# بیمن عون معین مطلق و فیض توفیق خدای برحق

للہ الحمد والمنہ کہ دریں ہنگام فرخی فرجام بفضل
حضرت ملک العلام این نسخہ عجیبہ غریبہ مسمے بہ

# براہین [illegible]

بمقام لکھنؤ بہ محلہ فراشخانہ وزیر گنج بتاریخ
بست و دوم ماہ شوال المکرم سنہ ۱۳۱۵ ہجرے

در مطبع اثنا عشری باہتمام سید عابد علی طبع شد

داخلہ نمبر ۸۴۸۹

فن نمبر ۲۰

کتاب نمبر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی رسولہ محمد خاتم المرسلین
وولیہ علی امیر المومنین وذریتہما المعصومین اما بعد واضح ہو
کہ یہ ایک رسالہ مختصر موسوم براہین بینہ زبان ہندی مین واسطے نفع عام
مومنین کے فضائل اور مناقب امام المتقین یعسوب الدین حضرت
امیر المومنین علی ابن ابیطالب اور سائر اہلبیت طیبین معصومین صلوات
اللہ علیہم اور حالات بعض حضرات مشائخ کبار اور اصحاب با دولت
واقتدار مین تالیف کیا گیا اور اس رسالہ مین دو امر کا اہتمام اور
التزام ہی اول یہ کہ تمام تر نقل اور استدلال ہی احادیث کتب
معتمدہ اور صحاح مستندہ اور تفاسیر معتبرہ اور مصنفات مطولہ اور
مختصرہ اکابر محدثین اور اعاظم متکلمین اور اجلای مفسرین اور
اصادق مورخین اہل سنت وجماعت سے دوم مولف نے کوئی
کلمہ تعصب کا نہین لکھا ہی بلکہ منقولات کبرائے موثقین اور ارشادات

علمای آئمہ دین اہل سنت کو نقل کر دیا ہی اور یہ رسالہ مرتب ہوا دو مقصد
اور خاتمہ پر واللہ الموفق المعین مقصد اول فضائل مین جانکہ
فضائل حضرت امیرالمومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام مین آیات
قرانیہ اور احادیث کتب معتبرہ اہلسنت مین اس کثرت سے منقول اور
وارد ہین کہ اگر بعض اونمین سے مذکور ہون تو ایک کتاب مبسوط مرتب
ہو جاتے پس نظر بمناسبت حال اس رسالہ مختصر کے چند آیات اور روایا
بطور نمونہ کے مثل چند قطرون کے بحر ذخار سے اور چند لفظون کے
دفتر طومار سے عرض کی جاتی ہین از انجملہ جب پیغمبر آخرالزمان نے حجۃ
الوداع سے مراجعت فرمائی یعنے اوس حج سے جسکے بعد مدینہ کو پہری کہ
بعد اوسکے دو مہینے کئے روز کے بعد دنیا سے انتقال فرمایا تو اثنا
راہ مین اشعار ہوئی ذیحجہ کو یہ آیت نازل ہوے یَا اَیُّہَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا
اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَہٗ وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ
مِنَ النَّاسِ یعنے اے رسولخدا پہونچا خلایق کو اوس چیز کو کہ بہیجے گئے تجکو
تیرے پروردگار کے پاس سے اور اگر نہ کریگا تو یہ کچھہ کہ ساتھہ اوس کے
امر کیا گیا ہی اور نہ پہونچاویگا تو اوسکو خلق کے تئین پس نہ پہونچایا
ہو گا تو نے پیغام پروردگار کو اپنے اور ادا ہی رسالت نہ کی ہو گی
تو نے اور خدا نگاہ رکہے گا تجکو آدمیون سے پس اوسوقت حضرت
نے مقام خم غدیر مین مقام کیا باوجود اوسکے کہ اوترنا قافلہ و رہنا
اور بیجگہہ متعارف نہ تہا اور بنا بر حکم حضرت کے پاک کی گئی کانٹے

جو درخت کے نیچے تھے اور جمع کئے گئے لوگ ابتدا سے کہ متفرق ہو گئے
تھے اور وہ وقت دوپہر اور دھوپ کی شدت کا تھا حسب ارشاد حضرت کے
اونٹوں کے کجاوؤں سے ایک چیز بلند بطور منبر کے بنی اوس پر حضرت
تشریف لیگئے تاکہ سب لوگ آپ کو دیکھیں اور ایک خطبہ طولانی پڑھا
اور اوس خطبہ مین خلائق کو اپنے رحلت سے خبر دی اور ترغیب
دی لوگون کو تمسک و باطاعت قران مجید اور اہلبیت طاہرین کے پس
فرمایا اَلَسْتُ اَوْلیٰ بِکُمْ مِنْ اَنْفُسِکُمْ یعنے آیا مین نہین ہون اولیٰ بتصرف
تم لوگون کے ذاتون سے آنحضرت نے یہ فرمایا تو سب نے کہا کہ ہان ایسا
ہی پس حضرت نے بازو مرتضیٰ علے کا پکڑا اور بلند کیا یہانتک کہ دیکھا
لوگون نے سفیدی زیر بغل رسولخدا کو پس فرمایا فَمَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ
فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ وَانْصُرْ مَنْ
نَصَرَہُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَہُ یعنی جو شخص کہ مین مولا اوسکا ہون
پس علے مولا اوسکا ہی یا اللہ دوست رکھ اوسکو جو دوست رکھے
علے کو اور دشمن رکھ اوسکو جو دشمن رکھے علے کو اور مدد کر اوسکے
جو مدد کرے علی کی اور چھوڑ دے اوسکو جو چھوڑ دے علی کو بعد ا
فرمایا اَلَا فَلْیُبَلِّغِ الشَّاهِدُ مِنْکُمُ الْغَائِبَ یعنے آگاہ ہو کہ پس پہونچا دے
اس خبر کو جو تم لوگون سے حاضر ہی اوس شخص کو جو غایب ہی پس اوس
وقت نازل ہوے یہ آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ
وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْناً یعنے آج کے روز کامل کیا ہمنے واسطے تم

[illegible] کے دین تمہارا اور تمام کیا میں نے تم پر اپنی نعمت کو اور اختیار کیا
تمہارے واسطے [illegible] اسلام کو دین پس رسول خدا نے کہا اللہ اکبر
والحمد للہ علی اکمال الدین واتمام النعمۃ ورضا الرب برسالتی والولا
یۃ [illegible] یعنی اللہ بزرگ ہے اور حمد ہے واسطے اللہ کے
اوپر [illegible] دین کے اور تمام کرنے نعمت کے اور ساتھ راضی
ہونے [illegible] اور ولایت علی ابن ابی طالب
کے [illegible] رسول خدا نے من کنت مولاہ الی آخر کو فرمایا تو [illegible]
[illegible] عمر بن خطاب نے علی ابن ابی طالب سے اور کہا [illegible]
ابی طالب [illegible] اصبحت مولای ومولی کل مومن ومومنۃ اور بعض روایت
میں بجای [illegible] مبارک ہو اور [illegible]
ہر مومن و مومنہ کی یہ ہے کیفیت حدیث غدیر خم کے تفسیر [illegible]
یا ایہا الرسول بلغ [illegible] آخر [illegible] بسبیل اختصار اور جمیع [illegible]
[illegible] معتبرہ اہل سنت وجماعت سے مثل تفسیر ثعلبی [illegible]
[illegible] مناقب ابن مغازلی اور [illegible]
[illegible] مناقب خطیب خوارزم اور صواعق ابن حجر
اور [illegible] ابن مردویہ کہ ہر ایک ان کتابوں میں حدیث غدیر کو
بطریق [illegible] روایت کیا ہے اور مثل صحیح ابی داود سجستانی اور صحیح
ترمذی اور جمع بین الصحاح الستہ کہ عبارت ہے روایات موطای مالک
اور صحیح مسلم اور صحیح بخاری اور صحیح ابی داود و صحیح ترمذی [illegible]

نسخہ کبیر نسائی سے اور جزو چہارم سرقات الشعراء ابی عبداللہ مرزبانی
اور شرح التحرین ابو الفرج اور کتاب مؤخر حافظ ابو الفتوح اور فصول
المہمہ ابن صباغ اور مشکوٰۃ اور تفسیر نیشاپوری اور مطالب السؤال محمد
بن طلحہ اور حلیہ حافظ ابو نعیم اور وسیلۃ المتعبدین عمر بن الخضر الملا کہ اور
روضۃ الاحباب جمال الدین اور شرح نہج البلاغۃ ابن ابی الحدید اور
مرآت الزمان سبط ابن جوزی اور سر العالمین غزالی اور کتاب اعتقادیہ
قاضی زادہ اور روایات بیہقی اور زہری اور طبرانی اور دارقطنی
اور ذہبی اور کتاب ولایت ابو العباس ہمدانی مشہور بابن عقدہ
کہ اسمین ایکسو چھبیس طریق سے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور نام
بعض ان راویوں کے کہ اس حدیث کو جن سے روایت کیا ہے
یہ ہین امیر المومنین علی ابن ابیطالب ابوبکر عمر عثمان طلحہ زبیر عبدالرحمن
ابن عوف سعد بن مالک عباس عبدالمطلب امام حسن امام حسین عبداللہ
ابن عباس عبداللہ ابن جعفر عبداللہ ابن مسعود عمار ابن یاسر ابوذر
غفاری سلمان فارسی سعد ابن زرارہ انصاری حبشی ابن جنادہ
خزیمہ ابن ثابت انصاری حذیفہ ابن الیمان عبداللہ ابن عمر ابن قتادہ
سمرہ ابن جندب سلمہ ابن اکوع اسلمی عمر ابن ابی سلمہ سہیل ابن سعد
انصاری ثابت ابن یزید عمران ابن حصین خزاعی بریدہ ابن
الحصیب جبلہ ابن عمر انصاری زید ابن حارثہ انصاری انس ابن
مالک انصاری عبداللہ ابن ثابت انصاری ابو امامہ انصاری

عامر ابن ابی لیلی انصاری حسان ابن ثابت انصاری قیس ابن [illegible]
مالک ابن حویرث حذیفہ ابن رسید غفاری ثابت [illegible] ابن [illegible]
ابوہریرہ ہاشم ابن عتبہ ابن ابی وقاص مقداد ابن عمر کندی عبد اللہ
ابن عبد اللہ ابن بشیر مازنی سعید ابن سعید ابن عبادہ انصاری
نعمان عجلان انصاری جندب ابن ابی سفیان حبیب ابن بدیل
ورقا خزاعی فاطمہ بنت رسول اللہ ام سلمہ ام ہانی بنت ابیطالب
عایشہ جریر ابن عبد اللہ بجلی ابوسعید خدری عدی ابن حاتم زید ابن
ارقم جابر ابن سمرہ اسامہ بن زید وحشی ابن حرب ابو الحمرا خادم رسول
اللہ عامر ابن واثلہ عبد اللہ بن ابی اوفی عطیہ بن بشیر مازنی اور ابو
عطا ہمدانی سے منقول ہی کہ کہا اوسنے کہ مین نے اس حدیث کو
دو سو پچاس طریق سے روایت کیا ہی اور ابن کثیر شامی نے [illegible]
کبیر مین لکھا ہی کہ دیکھا مین نے محمد بن جریر شافعی سے ایک کتاب کو
دو جلد ضخیم مین کہ جمع کیا تھا اوس کتاب مین روایات حدیث غدیر
کو اور نقل کیا کہ ابو المعالی جوینی شافعی کہ مشہور [illegible]
تعجب کرتا تھا اور کہتا تھا کہ بغداد مین ایک [illegible] دیکھی [illegible]
صحاف کے ہاتھ مین اور اوس کتاب مین [illegible]
تھین اور پشت پر اوس کتاب کے لکھا تھا کہ [illegible] مجلد [illegible]
من طرق من کنت مولاہ فعلی مولاہ یعنے اٹھائیسوین جلد ہی
طرق حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ سے اور بعد [illegible]

بھی رسولخدا نے اس کلام ہدایت فرجام کو فرمایا ہی جیسا کہ احمد حنبل اور ابن
مغازلی اور اخطب خوارزم و دیلمی اور ذہبی نے باسناد صحیح بریدہ بن حصیب سے
روایت کی ہی پس ملاحظہ سے کتب مذکورہ معتمدہ متکاثرہ مصنفہ مقتدایان
اہل سنت اور اخبار وافرہ متواترہ مستدلہ پیشوایان اس فرقہ کے تواتر
حدیث من کنت مولاہ الخ کا ظاہر اور روشن ہی اور انکار کرنا اسکے متواتر
ہونے سے منکر ہونا ہی تواتر سے کل اخبار متواترہ کے مخفی نرہی کہ اکثر علما
علما اہل سنت وجماعت کا قول یہ ہی کہ حاصل ہوتا ہی تواتر پانچ شخص
کے خبر سے اور بنابر قول بعض بارہ شخص اور موافق قول بعض بیس ۲۰
شخص کے خبر سے اور قول بعض کا یہ ہی کہ عددہای مخصوص معین نہین
ہین کبھی عددہای مذکورہ سے اور کبھی انسے زیادہ سے تواتر حاصل
ہوتا ہے پس اس حدیث غدیر مین بنابر ہر قول کے بملاحظہ کثرت اخبار
متواترہ [illegible] عدم تواتر ہو نہین سکتا اور انکار کرنا اسکے تواتر سے علاوہ ہی
[illegible] کے علم حدیث پر جیسا کہ شیخ جزری شافعی نے کتاب اسنی
المطالب مین بعد ذکر اس حدیث غدیر کے لکھا ہی کہ یہ حدیث صحیح ہے
بہت راویون سے اور متواتر ہی رسولخدا سے اور روایت کیا ہے
اسکو جمع کثیر نے اور اعتماد نہین ہی اوسکے سخن پر جو اطلاع نہین رکھتا ہی
علم حدیث پر اور لکھا ہی کہ ثابت ہوا ہے کہ یہ قول رسولخدا کا بیچ خطبہ
روز غدیر مین حق علی ابن ابیطالب مین اور ابن مغازلی نے بعد
روایت کرنے اس حدیث کے لکھا ہی اپنی محدث ابوالقاسم [illegible] ابو عبداللہ

سے کہ اوسنے کہا ہذا حدیث صحیح عن رسول اللہ یعنے یہ حدیث صحیح ہی پیغمبر
خدا سے اور کہا بہ تحقیق کہ روایت کیا ہی اس حدیث غدیر خم کو رسولخدا سے قریب تیس نفر نے
کہ منجملہ اونکی عشرہ مبشرہ ہین اور یہ ایک حدیث ہی ثابت اور واقع اور ابن
حجر نے صواعق مین لکھا ہی کہ یہ ایک حدیث صحیح ہی اور شک نہین ہی اسکی صحت مین اور سندین
اسکی بہت بہت ہین بعضی سندین ہین ثقات اوسکی تخریج ہی جو کہ منکر ہی اس حدیث کا ہی اور امام غزالی
نے دعوی اجماع کا صحت پر اس حدیث کے کیا ہی جیسا کہ اپنے کتاب
سر العالمین مین لکھا ہی کہ جمعت الجماہیر علی متن الحدیث فی یوم الغدیر خم
باتفاق الجمیع یعنے جمع ہوے سب لوگ اوپر صحت متن اس حدیث کے
ساتھ اتفاق کل کے پس ثابت ہوا کہ انکار کرنا کسی شخص اہلسنت کا
اس حدیث سے در حقیقت انکار کرنا ہی روایات اور کتب اور اقوال آئمہ
اپنی آئمہ دین اور اجلا محدثین اور مشایخ معتمدین کے اور موجب اسکا ہی
کہ کسی حدیث پر اعتماد نکرین کہ ہرگاہ اسقدر اخبار کثیرہ اور اقوال غیرہ
کو پیشوایان اہل سنت اپنی کتب معتبرہ مین جمع کئے صحابہ رسولخدا سے کہ انکے
اعتقاد مین سب صادق اور عادل ہین روایت کئے ہون اور انکا مثل
پیشوایان بخاری اور شیخ جزری اور ابن حجر اور ابن مغازلی اور امام
غزالی وغیرہم صحت اور تواتر پر اس حدیث کے اعتراف کئے اور انہیں اہتمام
بلیغ کئے ہون معتمد علم کا نہو تو پھر کس کتاب اور کس حدیث پر اعتماد باقی
رہ سکتا ہی واللہ یہدی من یشاء اب مخفی نرہے کہ کتب لغت مین معنی
لفظ مولا کے ناصر اور محب و ہمسایہ اور پناہ بردہ اور ابن عم اور آزاد

کنندہ اور آزاد کردہ شدہ اور اولے بتصرف آئی ہین بوجہ
کہ کلام اوسکا لغت مین سند ہے اور اوسکے کلام کو مصنفین کتب
لغت مثل صاحب صحاح وغیرہ سند مین کتاب مجاز مین اور فرا نے جو
مشہور عالم کامل نحو اور عربیت کا ہی کتاب معانی القرآن مین اور ابو بکر
انباری نے کتاب تفسیر المشکل مین اور صاحب صحاح نے صحاح مین
لفظ مولی کو بمعنے اولے بتصرف تفسیر کیا ہی اور بعض نے مین سے آیت قرآنی
اور حدیث اور اشعار معتمدین اکابر شعرای فصحای عرب مثل لبید
اور اخطل کو سند بھی لائی ہین اور ملا سعد الدین نے شرح مقاصد مین
لکھا ہی کہ استعمال لفظ مولا کا بمعنے متولی اور مالک امر اور اولے بتصرف
کلام عرب مین شایع ہی اور یہ معنی اولے بتصرف اور منقول ہی ائمہ لغت
سے اور واحدی نے معانی القرآن مین لکھا ہی کہ مولی اور ولی لغت مین ایک
معنے رکھتے ہین پس جاننا چاہیئے کہ حدیث غدیر خم مین جو اسنے
جو تصرف کے اور معانی اجید از مناسبت اور نا درست ہین اور وجوہ
اسکے اثبات کے کہ اس حدیث مین جز اسکے یقیناً یہی معنے ہین بہت
ہین منجملہ اونکے چند وجہین بیان کیجاتے ہین پہلے شیخ ابن اثیر جزری کا
ہے نہایہ مین لفظ مولی کو قول عمر یعنی ہنیأ لک یا ابن ابی طالب اصبحت
مولای و مولی کل مومن و مومنة مین بمعنے صاحب امر
لکھا ہی اور یہ قول عمر کا اوس وقت کا ہی کہ جب روز غدیر
آنحضرت نے من کنت مولاہ الخ فرمایا تھا جیسا کہ بیان ہو چکا تو لفظ مولی کو

قول رسول اللہ صلعم اور قول عمر مین مختلف المعنے سمجھنا بعید از قرینہ اور غیر
معقول ہے دوسری یہ کہ گانا بخ بخ کہنا عمر کا کہ یہ کلام تہنیت او
مبارکباد کا ہے پس دوسرے معنے کے فرض کرنے مین یہ کلام صورت
نہین رکھتا تیسرے یہ کہ روایت ابن مغازلی کتاب مناقب مین ہے کہ جو شخص
کہ روزہ رکھے اٹھارہوین ذالحجہ کو لکھا جاے واسطے اوسکے روزہ
ساٹھ مہینے کا کہ یہ روز غدیر خم ہے کہ پکڑا رسولخدا صلعم نے ہاتھ علی ابن
ابیطالب کا اور کہا الست بالمومنین من انفسہم الی آخرہ اسی معلوم
ہوا کہ اسقدر ثواب روزہ رکھنے کا کیسے امر عظیم کے وجہ سے ہے
جیسا کہ ستائیسوین رجب کو کہ بعثت اور رسالت رسول خدا کے ہونے
سے ثواب روزہ کا عظیم ہے پس وہ امر عظیم سوائے مراد اولی بتصرف اور
نصب امامت اور خلافت کے متخیل دوسرے معانی کے ساتھ نہین
ہو سکتا پانچوے کیفیات عدیدہ یعنے مقام کرنا رسولخدا کا منزل غیر
معارف قافلہ مین بیچ دہوپ کے شدت کے وقت مین اور پہیرنا اور
جمع کرنا لوگونکا جو متفرق ہونے لگے تھے اور منبر بنانا کجاوون سے
بول کے درخت کے نیچے اور خطبہ بہت طولانی پڑہنا اور خبر دینے
اپنی وفات کے اور ترغیب دینا اور وصیت کرنے لوگون کو تمسک
ہونے کے ساتھ قران اور اہلبیت کے اور ہاتھ پکڑنا مرتضی علی کا اور
بلند کرنا اوسکو صریح دلالت کرتے ہین کہ رسولخدا کو امر عظیم منظور تھا اور
اگر مراد حضرت کے ناصر اور محب وغیرہ ہوتے تو اس اہتمام شدید کے

کیا ضرورت تھی ناصر اور محب ہونا واسطے مرتضے علی کو ایسا قرینہ
نہیں کہ موجب زیادتی اور امتیاز کا اونکے ہو واقرال اور ایسی اسبب سے
اسواسطے کہ سب مومنین ناصر اور محب ایک دوسرے کے ہین جیساکہ
حقتعالی نے قرآن مجید مین خبر دی ہی کہ والمومنون والمومنات بعضہم
اولیاء بعض یعنے مومنین اور مومنات بعضے انمین دوستدار اور
ناصر بعضے دوسرے کے ہین اور بوجہ کمال اطاعت امیرالمومنین کی
نسبت برسولخدا اور نہایت فدا کاری اور مدد کرنے اونکے سامنے
کفار کے یہ امر کیسے پوشیدہ تھا کہ امیرالمومنین محب اور ناصر اون
لوگون کے ہین جنکے رسول محب اور ناصر ہین یہ کیا بات ہے کہ
رسولخدا ایسے حالت اور ایسے زمانہ ایسے مقام اور اتہام سے
ایسے امر کم فائدہ کی خبر دیتے ہین نہ ایسا نہین ہوسکتے انظ مولے کا
مگر اولی بتصرف اور مقتدا یا پیشوا تین معنی اور عرب مین استعمال الفاظ
مولی کا بمعنے سردار اور مطاع اور اولی بتصرف کے ہی اور یہ بات
نہایت شایع اور ظاہر ہی اون لوگون کے نزدیک کہ جو لوگ تتبع اور
اور مکالمہ سے اہل عرب کے اطلاع رکھتے ہین جیساکہ کلام ملا سعد الدین
کا مذکور ہوچکا پچھلے پیغمبر نے فرمایا رسولخدا کا فقرہ الست اولی بکم من
انفسکم یعنے نہین ہون مین اولیٰ بتصرف تم لوگون کے ذاتون سے
بعد اسکے کہنا لوگونکا کہ ہان ایسا ہی یا رسول اللہ بعد اسکے فرمانا
حضرت کا فمن کنت مولاہ فعلی مولاہ یعنے پس جو شخص کہ ہوا مین

مولا اوسکا پس علی ہی مولا اوسکا منجملہ دلائل قاطعہ کے ہی کہ یقیناً اور
جزماً فقرہ فمن کنت مولاہ مین کہ فرع ہی موافق پہلے فقرہ الست
اولی بکم کے کہ اصل ہی معنے مولی کے اولی ہی اور خلاف اصل کے
فرع مین دوسرے معانی مثل محب اور ناصر وغیرہ کے ذہن مین
نہین آسکتے مثلاً لفظ شیر کے دو معنے ہین ایک باگھ دوسرا
دودھ پس اگر کوئی شخص لوگون سے پوچھے کہ فلان جنگل مین شیر ہی
اور وہ لوگ کہین کہ ہان ہی بعد اسکے وہ شخص کہے کہ جو شخص شیر
کو میرے پاس پکڑ لادے اوسکو مین انعام دونگا یقین لائق ہی
کہ جو شخص یہ سنیگا سمجھیگا کہ مراد باگھ ہی اور احتمال دودھ کا اوسکے
ذہن مین ہرگز خطور نکریگا پس ظاہر ہوا کہ ملاحظہ سے فقرہ الست اولی
بکم کے سوا یقین کرنے معنے اولے کے احتمال دوسرے معنونکا ہو
نہین سکتا ساتوین طلب شہادت کرنا مرتضی علی ع کا لوگون
سے قسم دیکے بروز شوری اور مقام رحبہ مین بہ نسبت سننے اس
حدیث کے رسولخدا سے بروز غدیر اور ادا ے شہادت کرنا لوگونکا
کہ ہمنے اس حدیث کو اوس روز رسولخدا سے سنا ہی جیسا کہ احمد حنبل نے مسند
مین اور اخطب خوارزم اور ابن مغازلی اور ابن مردویہ نے
اپنے اپنے کتاب مناقب مین لکھا ہی آٹھوین علاوہ روز غدیر
کے بھی اوسے فرمانا رسولخدا کا امیرالمومنین ع کو جیسا کہ روایت
ابن مردویہ مین ہی کہ فرمایا رسولخدا نے ان علیاً اولی الناس بکم

بعدی اور احمد حنبل نے بنابر روایت ابن بریدہ کے لکھا ہی کہ
رسولخدا نے فرمایا لا تقع فی علی فانہ منی وانا منہ وہو ولیکم بعدی
یعنے بدنکہو علی کو کہ تحقیق وہ مجھسے اور مین اوس سے ہون اور وہ
اولی بتصرف ہی تم لوگون مین بعد میرے اور ترمذی اور حاکم نے
روایت کی ہی عمران بن حصین سے کہ رسول خدا نے فرمایا ما تریدون
من علی ان علیا منی وانا منہ وہو ولی کل مومن من بعدی یعنے
کیا چاہتے ہون تم علے سے کہ تحقیق علے مجھسے ہی اور مین اوس سے
ہون اور وہ اولی بتصرف ہی ہر مومن کا بعد میرے اور بسند
کلام خدا مذکور ہو چکا کہ ولی اور مولی ایک معنے رکھتے ہین اور
سوا اسکے دوسرے الفاظ بھی ہم معنے اولے بتصرف کے رسولخدا
نے حق امیر المومنین مین ارشاد فرماے ہین جیسا کہ ابن مردویہ
نے کتاب مناقب مین باسناد انس بن مالک کے لکھا ہی کہ رسولخدا
نے سلمان سے فرمایا یا سلمان ان خلیفتی ووصیتی ووزیری وخیر
من اخلفہ بعدی علی بن ابیطالب یودی عنی دینی وینجز موعدی
یعنے ای سلمان تحقیق کہ خلیفہ میرا اور وزیر میرا وصی میرا اور بہتر
اوس سے کہ جسکو چھوڑون مین بعد میرے علی ابن ابیطالب ہی
کہ احکام دین کو میرے پہونچا دیگا اور وعدی کو میرے بجالا دیگا
نویں قرینہ واضحہ معنے اولے بتصرف پر آیہ شریفہ یا ایہا الرسول
بلغ الخ ہی جیسا کہ مذکور ہوا اسواسطے کہ جب تک اہتمام کیسے امر مین

تو حق تعالی اپنے رسول کو اسطرح سے تاکید اور مبالغہ واسطے
تبلیغ کے نہ کرتا اور سوا اولی بتصرف کے کوئی امر کہ ایسا اہتمام
اوسمین ہوتا ہو نہیں ہے اور سوائے اوسکے [illegible] اولی بتصرف
پر آیہ کریمہ الیوم اکملت لکم دینکم ہے جیسا کہ بیان ہوچکا اسواسطے
کہ وہ امر کہ بسبب اوسکے دین اتمام کو پہنچے سوا اسے اولی
بتصرف کے کوئی امر دوسرا نہیں ہے اور کوئی چیز دوسری
بعد نازل ہونے اس آیت کے بطور وحی نہیں آویگی
کیونکہ جب کمال دین اور اتمام نعمت کا ہوا اسلیئے رسولخدا نے
اوس روز فرمایا الحمد للہ علی اکمال الدین واتمام النعمۃ ورضا
الرب برسالتی والولایۃ لعلی بن ابیطالب گیارہوین شعر
[illegible] علی ع کا ولم ار مثل ذاک الیوم یوما ٭ وابصرتها حقا
ضیعا یعنے نہین دیکھا مین نے مثل اس روز کے کوئی روز
اور نہین دیکھا مین نے مثل اس حق کے کوئی حق ایسا ضایع
ہوا ہو اور [illegible] شعر کو [illegible] الدین [illegible] نے کتاب [illegible]
مین اور سبط ابن جوزی نے مرآۃ الزمان مین نقل کیا ہے
بارہوین یہ دو شعر حسان ابن ثابت انصاری کے [illegible]
اشعار تہنیت روز غدیر کے ینادیہم یوم الغدیر نبیہم بخم
واسمع بالنبی منادیا [illegible] فقال [illegible] ان [illegible]
الیہ [illegible] ان دونون شعرون کے

ہے [illegible] کہ [illegible] ذکور غدیر خم کو نبی اونکا مقام غدیر خم مین
[illegible] علی کو کہ خوشی ہمارے اسمین [illegible] تو بعد ہمارے [illegible]
رہنما ہو اور روایت [illegible] الن [illegible] دوسرے شعرا
کے اخطب خوارزم نے مناقب مین ساتھ اسناد [illegible] ابی سعید خدری
سے کہ بعد اسکے کہ رسول خدا نے من کنت مولاہ الخ فرمایا بروز
غدیر خم حسان نے باذن اور حکم رسولخدا سے اشعار تہنیت کے کہی
اور ذکر کرنا اون سب شعروں کا اور مذکور کرنا اور قصاید شعرا
[illegible] اس رسالہ مختصر مین مناسب نہین ہے
[illegible] روایت کرنا اخطب کا باسناد [illegible] الرحمن ابن لیلی سے
اور اوسنے اپنے باپ سے کہ خبر دی روز غدیر خم مین رسولخدا
نے کہ علی مولی ہر مومن اور مومنہ کا ہی اور کہا خاص علے
سے کہ انت امام کل مومن و مومنۃ بعدی یعنے تو ہی امام ہر مومن
اور مومنہ کا بعد میرے اور یہی اخطب نے ابن عباس سے روایت
کی ہی کہ رسولخدا نے خاص علی سے کہا انت ولی کل مومن و
مومنۃ بعدی یعنے تو اولی بتصرف ہر مومن اور ہر مومنہ کا
بعد میرے چودھوین قول ابن مغازلی کا بعد اقرار صحت اس
حدیث کے کہ مین نہین جانتا کسواسطے مخصوص ہوے علی ابن ابیطالب
ساتھ اس فضیلت کے اور دوسرے اوسمین شریک نہوسکے
پندرہوین قول محمد ابن طلحہ شافعی کا مطلب السوال [illegible]

مین کہ لفظ من کا افادہ عموم کا کرتا ہی دلیل اسپر ہی کہ جو شخص کہ رسولخدا اَمر و نہی
اور صاحب اختیار اوسکا ہی علی بھی بہ نسبت اوسکی ایسا ہی ہی اور روایت
صریح ہی اسباب مین کہ رسولخدا نے علی کو مخصوص کیا ہی ساتھ اوس درجہ
او منقبت کے کہ کوئی شخص جانب رسول سے ساتھ اس درجہ کے
بہرہ مند نہین ہوا سولھوین قصہ حارث بن نعمان فہری اور ملخص اس روایت
کا یہ ہی کہ ثعلبی نے کہ اکابر مفسرین اور اعاظم محدثین اہل سنت سے ہی اپنی
تفسیر مین اس آیت کے سال سائل بعذاب واقع کے روایت کے ہے
کہ جب خبر اس ارشاد رسولخدا یعنے من کنت مولاہ فعلی مولاہ کے اطراف
اور جوانب مین مشہور اور منتشر ہوے اور سُنا اسکو حارث بن نعمان فہری
نے کہ سردار طائفہ فہر کا تھا شتر پہ سوار ہوا اور مدینہ مین آیا اور شتر سے
اوترکے خدمت رسولخدا مین آکے منازعت آغاز کے اور کہا اے محمدؐ
ہمکو ساتھ وحدانیت خدا اور اپنی نبوت اور روزہ و نماز کے حکم کیا
تم نے اور قبول کیا ہمنے بعد اسکے تم ان چیزون پر راضی نہ ہوے
یہانتک کہ خلافت کو اپنے ابن عم کے سپرد کیا تمنے یہ کام خود کیا ہے
تم نے یا جانب خدا سے رسولخدا نے فرمایا قسم ہی اوس خدا کے کہ
نہین ہی خدا سوا اوسکے کہ یہ امر خدا کیطرف سے تھا پس حارث پھرا اور
شتر کے طرف چلا اور کہا کہ اے خدا جو کچھہ محمد کہتے ہین اگر حق ہی تو
حکم کر کہ آسمان سے ایک پتھر مجھپر گرے کہ مجکو اس بات کے سُننے کے
تاب نہین تھی ہنوز حارث اپنی شتر تک نہ پہونچا تھا کہ ایک پتھر آسمان سے

اوسکے سر پر گرا کہ اوسکے مقعد سے باہر نکل آیا پس نازل ہوئے یہ آیت سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ لَيْسَ لَهُ دَافِعٌ مِنَ اللَّهِ ذِي الْمَعَارِجِ یعنے طلب کیا ایک سایل نے اوس عذاب کو کہ واقع ہونیوالا ہی واسطے کافروں کے کوئی شخص اوسکو دفع کرنے والا نہیں ہی اوس خدا کیطرف سے کہ صاحب آسمانونکا ہی پس ظاہر ہے کہ یہ عنایت حارث سے بسبب اولی تصرف ہونے امیر المومنین کے ظہور مین آیا ستر ہوین غزالی نے کہ پیشوائی مسلم الثبوت اہل سنت ہین کتاب سر العالمین کے مقالہ چہارم مین لکھا ہی کہ لکن اسفرت الحجة وجهها واجمعت الجماهير على متن الحديث في يوم الغدير باتفاق الجميع وهو يقول من كنت مولاه فعلي مولاه فقال عمر بن الخطاب بخ بخ يا ابا الحسن اصبحت مولاي ومولا كل مؤمن ومؤمنة وقال بعد اذا الكت هذا تسليم ورضى وتحكيم ثم بعد هذا غلب الهوى في قعقعة الرايات واشتباك ازدحام الخيول وفتح الامصار وسقاهم كاس الهوى فحملهم الى الخلافة فعادوا الى الخلاف الاول فنبذوه وراء ظهورهم فاشتروا به ثمنا قليلا فبئس ما يشترون یعنے لیکن روشن ہوئی وجہ حجت اور دلیل اور اجماع کیا جمہور نے اوپر حدیث غدیر خم کے کہ جناب رسولخدا نے فرمایا کہ جسکا مین مولی ہون اوسکا علی مولی ہے اور عمر بن خطاب نے کہا مبارک ہو تمہین اے علی تم مولی ہوئے میرے اور ہر مومن اور ہر مومنہ کے بعد اسکے کہا یہ تسلیم اور رضا ہے ولایت علی پر اور گردن جھکانا ہی حکم رسول خدا پر پس بعد اس تسلیم اور انقیاد کے غالب ہوئی خواہش ریاست اور شوق بادشاہی سے ستونوں خلافت کا اوسا

پر چمون کا علمون کے اور لٹینا ہوا کا اور حرکت انکی اور اضطراب انکا چلنے
کے وقت اور نشانون کا چلنا آگے اور پیچھے اور مشبک نظر آنا اوس ہیئت حاصلہ
کا جو چلنے سے اور وضع دست و پا سے گھوڑون کے معلوم ہوتے ہے
اور شوق فتح کرنے شہرونکا اور رالیچ سے ان امور کے اوس جماعت کو جام
شراب ہوائے نفس پلایا اور ایسا کیا کہ خلافت کو اونسے لیا اور بہرگئے حالت سے
کہ جسپر قبل اسلام کے تھے اور عہد اور پیمان روز غدیر کو توڑ ڈالا اور خریدکیا
ساتھ اس عہد شکنی کے اندک اور بے اعتبار چیز کو پس بد ہی وہ چیز جسکو
خرید کیا اونہون نے فقط پس مخفی نرہا کہ ہر ایک وجہ وجوہ مذکورہ سے
بالاستقلال یعنے بدون احتیاج دوسرے وجہ کے مقتضی اسکے ہے
کہ مراد مولے سے اولی بتصرف ہی ہے جائے ملاحظہ مجموع ان وجوہ کا اور
ہرگاہ ثابت اور متحقق ہوا کہ مراد مولے سے اولے بتصرف ہی تو لا ریب
علی ابن ابیطالب بعد رسولخدا کے خلیفہ اور امام ہین اسواسطے کہ مراد خلافت
سے نہین ہے مگر اولی بتصرف ہونا امت مین بارشاد خدا اور رسولخدا صلی
اللہ علیہ وآلہ انجملہ تفسیر ثعلبی اور مناقب خطیب خوارزم اور صحیح نسائی
اور جمع بین الصحاح الستہ اور مناقب ابن مغازلی مین ہے کہ جب علی ابن ابیطالب
نے حالت رکوع مین انگوٹھی سائل کو عطا کی تو اونکے شان مین یہ آیت
نازل ہوئی اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ
وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَہُمْ رَاکِعُوْنَ یعنے نہین ہے ولی تمہارا مگر خدا اور رسولخدا
اور وہ لوگ کہ ایمان لائے اور برپا رکھتے ہین نماز کو اور دیتے ہین زکوۃ کو

گواہ ہیں حالتیں کہ رکوع میں لیتے ہیں اور سیوطی اور فخر رازی اور نیشاپوری
اور ابن الشیخ اور واحدی اور سمعانی اور بیہقی اور صاحب مشکوٰۃ اور
مولف مصابیح وغیرہم مفسرین اور محدثین نے سدی اور حسن بصری اور
اعمش اور عتبہ ابن حکیم اور غالب ابن عبداللہ اور قیس ابن ربیعہ اور
عبایہ ابن ربعی اور ابن عباس اور ابوذر اور جابر وغیرہم سے روایت کی
ہے کہ یہ آیت شان مرتضیٰ علیہ السلام میں نازل ہوئی اور ثعلبی نے روایت کی ہے اور خلاصہ
اوسکا یہ ہے کہ جب علی علیہ السلام نے انگوٹھی سائل کو رکوع میں دی تو رسول خدا
نے بعد فراغ نماز کے سر آسمان کی طرف کیا اور کہا اللھم اشرح لی صدری
ویسر لی امری واجعل لی وزیرا من اہلی علیا اشدد بہ ظہری یعنے
اے خدا کشادہ کر میرے سینہ کو اور آسان کر مجھپر میرے کام کو اور
وزیر کر واسطے میرے اہلبیت سے کہ وہ علی ہے اور قوی کر اوس سے
میری پشت کو اور ابھی تمام نہیں کیا تھا رسول خدا نے یہ کلام کہ نازل ہوئے
جبرئیل اور کہا اے محمد پڑھو انما ولیکم اللہ الی آخر آیت اور [illegible] نے
مواقف میں اعتراف کیا ہے کہ اجماع کیا ہے مفسرین نے اوپر اسکے کہ الذین امنوا سے
اس آیت میں علی مراد ہیں اسواسطے کہ یہ آیت اونکی شان میں نازل ہوئی
جبکہ انگوٹھی کو سائل کو دیا نماز میں حالت رکوع میں اور اسیطرح
ملا سعد الدین تفتازانی نے شرح مقاصد میں اور ملا علی قوشجی نے شرح تجرید میں اقرار
کیا ہے کہ باتفاق جمیع مفسرین کے یہ آیت شان علی میں نازل ہوئی ہے وقت
عطا کرنے انگوٹھی کے سائل کو حالت رکوع میں اور انجملہ ان کے اخطب اخطبا

اور مناقب ابن مغازلی اور صحیح مسلم مین مذکور ہوا اور صراط المستقیم مین کہ تصانیف
شیخ [illegible] زرہیان سے منقول ہی کہ اگر چاہو کہ بلندی مرتبہ اور درجہ امیر المومنین
کو درگاہ الہی مین اور قدر اور منزلت اوس مسند نشین تخت سلونی کو معلوم
کرو تو آیہ شریفہ قل اننی ہدانی ربی الی صراط مستقیم مین تامل کرو کہ مفسرین
علما اور محققین عرفا نے کہا ہی کہ مقصود الہی اس خطاب سے یہ ہی کہ کہہ اے
محمد کہ بتحقیق کہ مجکو ہدایت کی میرے پروردگار نے محبت علی ابن ابیطالب
کے اور یہ مرتبہ بالاترین مراتب ممکنہ بشر کے ہی کہ حضرت خاتم انبیاء بامر
الہی اظہار ایسے مرتبہ علی کا کرے چنانچہ محمد ابن محمود کرمانی شافعی نے
اپنے کتاب مین نقل کی ہی کہ حضرت رسالت پناہ سجدہ شکر مین فرماتے
تھے الہی بحق علی ولیک اغفر لمحبی بنیک یعنے اے خدا بحق علی کہ ولی تیرا ہی
بخش دے محبان کو نبی تیرا ہی اور اوس سے بہتر خوارزمی نے مناقب مین نقل
کی ہی کہ روز مباہلہ مین جب سید الثقلین نے امیر المومنین و فاطمہ و حسنین
کو اپنے عبا مین داخل کیا تو ہاتھ کو اس دعا کے ساتھ اوٹھایا اللہم احشرنی
فی زمرۃ محبیہم یعنے خداوندا حشر کو میرا اوسی زمرہ مین کہ دوستدار ان
لوگون کے ہین انتہی پنجم یہ کہ صحیح بخاری اور صحیح ابو داود اور جمع بین الصحاح الستۃ
اور جامع ترمذی اور معجم طبرانی اور مسند احمد حنبل اور وسیلۃ المتعبدین اور
تفسیر ثعلبی اور تفسیر واحدی اور مصابیح اور تحفۃ الاحباب مین ہی کہ شان علی
و فاطمہ و حسن و حسین مین نازل ہوئی یہ آیت انما یرید اللہ لیذہب
عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا یعنے سوا اسکے نہین ہی کہ چاہتا ہی

چاہتا ہے اللہ کہ دور کرے تم سے گناہ اور پلیدی کو اے اہلبیت رسالت اور
پاک کرے تمکو بدی سے پاک کرنے پر اور جزو چہارم صحیح بخاری اور صحیح
ابو داؤد و جمع بین الصحاح الستہ اور جامع ترمذی اور مسند احمد حنبل
مین بطریق متعددہ اور تفسیر ثعلبی مین بھی باسناد عدیدہ اور مصابیح مین
ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوے تو رسولخدا نے علی اور فاطمہ اور حسن اور
حسین کو اپنی عبا تلے ڈھانپا اور فرمایا اللّٰہم ہٰؤلاء اہلبیتی یعنے خداوندا
یہ لوگ ہین اہلبیت میرے اور صحیح ابو داؤد اور جمع بین الصحاح الستہ اور
جامع ترمذی اور مسند احمد حنبل اور تفسیر ثعلبی اور مصابیح مین ہے کہ جب رسول
خدا نے یہ ارشاد فرمایا تو ام سلمہ نے کہا کہ آیا نہین ہون مین اہلبیت سے
تو فرمایا حضرت نے انک علی خیر یعنے تجکو نیکی نصیب ہے اور بعض کتب
مذکورہ مین اسطرح سے بھی یہ روایت ہے کہ ام سلمہ نے کہا کہ مین نے
اوٹھایا اوس گلیم کو تا کہ داخل ہون مین ان لوگون مین تو رسولخدا نے
گلیم کو میرے ہاتھ سے کہینچ لیا اور کہا انک علی خیر اور موطای مالک
ابن انس اور رسالہ قوامیہ سمعانی مین ہے کہ چھ مہینے تک رسولخدا وقت
نماز صبح علی اور فاطمہ کے مکان کے دروازے پر تشریف لاتے تھے
اور کہتے تھے یا اہل البیت اور آیہ شریفہ لیذہب عنکم الرجس الخ
کو پڑہتے تھے پس احادیث صحیحہ متواترہ المعنے سے جو کتب معتبرہ مذکورہ
مین موجود ہین صاحب انصاف کو یقین حاصل ہوتا ہے کہ مراد اہلبیت
سے مرتضی علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین صلواۃ اللہ علیہم ہین ازانجملہ

احمد حنبل نے مسند مین ابن عباس سے اور واحدی نے اسباب نزول مین
اور صاحب کشاف اور بغوی نے اپنی اپنی تفسیر مین اور ابن حجر نے
صواعق مین اور ابو القاسم حسکانی نے شواہد التنزیل مین تفسیر مین اس
آیت کے قل لا اسئلکم علیہ اجراً الا المودة فی القربی روایت کی ہے
کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ہمپر دوستی اونکی حضرت نے فرمایا علے
اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ ہین اور صحیح بخاری اور جمع بین الصحاح الستہ
مین بھی تفسیر مین اس آیت کے بروایت سعید ابن جبیر کے لکھا ہے
کہ مراد قربی سے آل محمد ہین اور ترجمہ اس آیت کا یہ ہے کہ کہہ اے محمد
کہ طلب نہین کرتے ہم تم لوگون سے عوض رسالت اور رہنمائی کا
مگر دوست رکھنا تم لوگون کا میرے اقربا کو ازانجملہ یہ آیت ہے
انما انت منذر و لکل قوم ہاد یعنے نہین ہے تو اے محمد مگر ڈرانیوالا اس گروہ
کو عذاب الہی سے اور واسطے ہر قوم کے ہدایت کرنیوالا ہے کتب اہل سنت
مین روایات اس باب مین کہ مراد ہادی سے اس آیت مین امیر المومنینؑ
ہین بہت ہین منجملہ اونکے حافظ ابو نعیم نے کتاب ما نزل فی القران مین
بسند ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب آیت نازل ہوئی تو
رسولخدا نے ہاتھ اپنا کاندھے پر مرتضی علی کے رکھا اور کہا تو ہی
یا علی ہادی اور تجھسے ہدایت پاوینگے ہدایت پانے والے بعد ہمارے
اور ثعلبی اور فخر رازی نے اپنی اپنی تفسیر مین ابن عباس سے روایت
کی ہے کہ رسولخدا نے فرمایا کہ مین ہون منذر اور علی ہادی ہے

یا علی تجھسے ہدایت پاوینگے ہدایت پانیوالے بعد ہمارے اور ابوالعباس مشہور
با ابن عقیدہ نے ایک سالہ تصنیف کیا ہی تفسیر مین اس آیت کے اور بطریق
متعدد روایت کے ہی کہ یہ آیت شان علی مین نازل ہوئی ازانجملہ یہ
آیت ہی وقفوہم انہم مسئولون احمد حنبل نے ابی سعید جذری سے روایت
کی ہی کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسولخدا نے فرمایا علیہ مسئولون عن ولایۃ
علی بن ابیطالب پس حاصل معنے اس آیت کا یہ ہی کہ باز رکھو خلایق کو محشر
مین کہ سوال کیے جاینگے ولایت علی ابن ابیطالب سے اور حافظ ابونعیم نے
حلیہ مین اور واحدی نے اپنی تفسیر مین اور ابوالقاسم حسکانی نے شواہد التنزیل
مین اور ابن شیرویہ نے فردوس الاخبار مین اور ابن مردویہ نے مناقب
مین اور ابن حجر نے صواعق مین تفسیر مین اس آیت کے بہت سندون
سے روایت کی ہی کہ سوال کیے جائینگے لوگ محبت علی سے اور
حافظ محمد بن موسی نے روایت کی ہی اپنے تفسیر مین سدی سے تفسیر
مین قولہ تعالی ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم کہ یہ آیت نازل ہوئی
اور حافظ ابونعیم کتاب
[illegible] آیت کو فرمایا رسولخدا نے ان ذنا تیر علی تیسالون عنہا
فی قبورہم یعنی تحقیق کہ لوگ سوال کیے جاینگے ولایت علی ابن ابیطالب
قبر مین بعد اسکے ایسا کوئی باقی نرہیگا مردہ مشرق اور مغرب اور دریا
اور خشکی مین مگر یہ کہ منکر و نکیر سوال کرینگے کہ کون ہی پروردگار تیرا
اور کون ہی پیغمبر تیرا اور کون ہی امام تیرا اور حافظ ابونعیم نے کتاب
منقبۃ المطہرین مین باسناد عدیدہ روایت کی ہی بریدہ سے کہ مین
ایک روز خدمت رسولخدا مین تھا فرمایا حضرت نے کہ قسم ہی ساتھ

حق اوس خدا وند کے کہ جان ہماری قبضہ قدرت مین اوسکی ہی کہ اپنی جگہہ سے حرکت نکرینگی دو پاؤن بندگی قیامت کے روز یہان تک کہ سوال کرینگے اوس چار چیز سے عمر سے اوسکی کہ کس کام مین تمام کے اور مال سے اوسکے کہ کہان سے حاصل کیا اور کس مصرف مین صرف کیا اور محبت ہم اہلبیت سے پس عمر نے کہا کہ اے رسولخدا کیا ہی علامت آپ کے محبت کے بعد آپ کے پس حضرت نے ہاتھہ علی کے سر پر رکھا اور فرمایا کہ علامت محبت ہم اہلبیت کی یہ ہی جو شخص کہ اسکو دوست رکھے مجکو دوست رکھا ہی اور جو شخص کہ اسکو دشمن رکھتے مجکو دشمن رکھا ہی واضح ہو کہ مفسرین اور محدثین اہل سنت فی تفاسیر اور کتب حدیث مین کثرت سے آیات قران کو شان حضرت امیر المومنینؑ نقل کیا ہی چنانچہ مسند احمد حنبل مین لکھا ہی کہ ابن عباس سے کہا ما فی القران آیۃ الا علی راسہا وقائدہا وشریفہا وامیرہا یعنے کوئی آیت قران نہین ہی مگر علی راس اور رئیس اوسکے اور باعث نزول اوسکے اور شریف اوسکے اور حکم کرنیوالے ساتھہ اوس آیت کے ہین اور مسند احمد حنبل مین ہی کہ نزل فی علی سبعون آیۃ یعنے نازل ہوئین شان علی مین ستر آیتین پس اس رسالہ مختصر مین بنظر اختصار سات آیتین جو مذکور ہوئین اسیقدر مناسب اور کافی ہین اب ستر حدیثین کتب معتبرہ اور صحاح معتمد اہل سنت سے فضائل جناب امیر المومنینؑ اور اہلبیت طاہرین مین نقل کئے جاتے ہین کہ اس مختصر مین اسیقدر کافی ہین ازانجملہ حدیث منزلت ہی کہ فرمایا رسولخدا نے خاص مرتضے علی سے انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی یعنے تو مجہہ سے بمنزلہ ہارون کے موسیٰ سے

نہ کہ یہ حدیث نہ نبی ہی بعد میرے اور باستنا کثیر اور ... از حد تر بوجہ حیثیت نقل
کیے گئے ہیں کتب معتبرہ مثل مسند احمد حنبل اور مناقب خطیب خوارزم اور صحیح مسلم
اور صحیح ابی داؤد اور صحیح ترمذی اور جمع بین الصحاح الستہ اور صحیح بخاری اور
صواعق اور مناقب ابن مغازلی ... اور ... اور ... کہ ...
معتبرین اہل سنت سے ہیں اپنے رسالہ میں لکھا اور بعض روایات کو اس حیثیت
سے جمع کیا ہے نقل کیا ہے اس حدیث کو اوتیس راویوں نے کہ اکثر انھیں
اصحاب رسولخدا ہیں پس کسیطرح سے شک نہیں ہے صحت اور تواتر میں
اس حدیث کے اور یہ حدیث نص صریح ہے امامت پر امیر المومنین علی
ابن ابیطالب کے اسواسطے کہ رسولخدا نے ثابت کیا ہے اوس مرتبہ اور
منزلت کو واسطے علی کے اپنی نسبت کہ جو مرتبہ اور منزلت کہ ہارون کے
لیے بہ نسبت موسے کے تھے سوا نبوت کے اور بعض روایت میں جو
زیادتی اور اختلاف بعض عبارت کا ہے اوس سے اصلا معنے میں کچھ ضرر اور
اختلاف نہیں ہے جیسے بعض روایت سے قبل متن اس حدیث کے اما
ترضی ان تکون بمنزلۃ ہارون الخ کے عبارت ہے یعنے آیا راضی نہیں ہے تو یہ
ہو تو بمنزلہ ہارون کے یا بنا بر بعض روایت کے بجاے لفظ الا کے
غیر کے لفظ ہے کہ دونوں لفظوں سے ایک ہی مراد ہے ازانجملہ حدیث
ہے کہ فرمایا رسولخدا نے انی تارک فیکم الثقلین ما ان تمسکتم لن تضلوا بعدی
احدھما اکبر من الاخر کتاب اللہ حبل ممدود من السماء الی الارض وعترتی
اہلبیتی الا وانہما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض یعنے تحقیق کہ میں چھوڑتا

ہین درمیان تم لوگون کے ایسے دو چیزین بڑی مرتبہ کے کہ اگر تمسک کرو گے
تم لوگ انسے ہرگز گمراہی مین نہ پڑوگے بعد میرے ایک ان دونون مین سے
بڑی ہی دوسری سے کتاب خدا کی ہی اور وہ ایک نور ہے کھینچی ہوئی مثل رسی
کے آسمان تک اور عترت میری کہ اہلبیت میرے ہین آگاہ ہو کہ یہ دو چیزین
آپس مین جدا نہوگی یہانتک کہ آوین میرے پاس حوض کوثر پر اور اس
حدیث کو بروایات کثیرہ نقل کیا ہی اکابر علمای حدیث نے اپنی مصنفات
مین مثل احمد حنبل نے مسند مین اور ابن مغازلی نے مناقب مین اور مسلم
صحیح مین اور حمیدی نے جمع بین الصحیحین مین اور ترمذی نے اپنی صحیح مین
اور صاحب مشکوۃ نے مشکوۃ مین اور صاحب جمع بین الصحاح الستہ نے
جمع بین الصحاح الستہ مین اور اخطب نے مناقب مین اور ثعلبی نے تفسیر مین
اور صاحب مصابیح نے مصابیح مین اور ابن حجر نے صواعق مین اور ابن
حجر نے کہا ہی کہ روایت کیا ہی اس حدیث تمسک کو بیس شخصون سے
زیادہ نے اصحاب پیغمبر خدا سے اور یہ حدیث بھی متواتر اور دلیل ہی
اوپر حقیت امامت امیر المومنین کے اور بنا بر بعض روایات کے اختلاف
بعض الفاظ کا اس حدیث کی عبارت مین مثل اسکے کہ بجاے لفظ تارک
کے مرکت یا بجای ثقلین کے خلیفتین اور مثل ان اختلافات کے جو واقع
ہا اوسی اصل معنے مین کچہ ضرر اور قباحت نہین ہی از انجملہ حدیث سفینہ
ہی کہ فرمایا رسول خدا نے مثل اہلبیتی کمثل سفینۃ نوح من رکب فیہا نجی
ومن تخلف عنہا غرق یعنے مثل میرے اہلبیت کے مثل نوح کے کشتی

سکے ہی جو شخص کہ سوار ہوا اوسمین اوسنے نجات پائی اور جسنے تخلف کیا
اوس کشتی سے غرق اور ہلاک ہوا یعنے جسنے کہ توسل اور پیروی عیرتی
اہلبیت کے اختیار کے اوسنے نجات پائی عذاب دوزخ اور ہلاکت
آخرت سے اور جسنے تخلف کیا وہ ہلاکت مین گرفتار ہوگا اس حدیث کو بروایات متعدد نقل کیا ہی
ایمہ حدیث نے مثل ابن مغازلے نے مناقب مین اور ابن حجر نے اور اسحق
اور احمد حنبل نے مسند مین اور صاحب مشکوۃ نے مشکوۃ مین اور صاحب
فصول المہمہ نے فصول المہمہ مین اور بنابر بعض روایات کے بجای لفظ
غرق کے ہلک ہی کہ دونون سے مراد واحد ہی ازانجملہ حدیث مواخات
ہی کہ فرمایا رسولخدا نے مرتضے علی سے کہ انت اخی فی الدنیا والاخرۃ یعنے
تو بھائی ہمارا ہی دنیا و آخرت مین اس حدیث کو جمع بین الصحاح الستہ
اور سنن ابی داود اور صحیح ترمذی اور مناقب ابن مغازلے مین بطریق
متعدد روایت کے ہی کہ جب رسولخدا نے درمیان اصحاب کے عقد مواخات
کا باندہا اور حضرت نے علی کو کسی کا برادر نکیا تو علی نے سبب برادر
نکرنیکا پوچھا تو آنحضرت نے ساتھ یہ بیان فرمایا کہ آخر مین نے تمہین اپنے واسطے رکھا ہی
واسطے اپنے ازانجملہ احمد حنبل نے مسند مین اور ابن مغازلے نے مناقب مین
اور صاحب مصابیح نے مصابیح مین اور اخطب نے مناقب مین اور ابن حجر نے
صواعق مین روایت کے ہے کہ فرمایا رسولخدا نے انا مدینۃ العلم وعلی
بابہا یعنے مین شہر علم کا اور علی ہی دروازہ اوس شہر علم کا اور روایت
حاکم مین بعد اس حدیث کے یہ عبارت حدیث ہی فمن اراد العلم

ذلکیات الباب یعنے پس جو شخص کہ ارادہ کریگا علم کا پس تحقیق کہ آویگا طرف دروازہ
اوسکے اور اوسی دروازہ سے داخل ہوگا از انجملہ جامع ترمذی اور جمع بین الصحاح الستہ اور سنن ابی داود
اور مناقب اخطب اور مناقب ابن مغازلی اور مصابیح میں ہی کہ رسولخدا
کے پاس مرغ بھنا ہوا تھا پس فرمایا حضرت نے اللھم ائتنی باحب خلقک
الیک یاکل معی یعنی خداوند بھیج میرے پاس اوس شخص کو جو محبوب
زیادہ تیرے خلق مین تیرے نزدیک ہی کہ کھاوے میرے ساتھ اس مرغ کو
پس آئے علی ابن ابیطالب اور تناول فرمایا مرغ کو ساتھ رسولخدا کے
از انجملہ ابن مغازلی نے کتاب مناقب مین روایت کی ہی کہ فرمایا رسولخدا نے
کہ مکتوب علی باب الجنۃ قبل ان یخلق اللہ السموات والارض بالفی عام
محمد رسول اللہ علی اخوہ یعنے لکھا ہوا ہی بہشت کے دروازہ پر قبل پیدا
کرنے خدا کے آسمانوں اور زمینوں کو دو ہزار سال کہ محمد پیغمبر خدا اور
علی بھائی اوسکا اور احمد حنبل نے بھی قریب اس مضمون کے روایت
کی ہی از انجملہ حافظ ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء مین روایت کی ہی رسولخدا سے
کہ فرمایا حضرت نے اخصمک یا علی بالنبوۃ فلا نبوۃ بعدی وتخصم الناس
بسبع لا یحاجک فیھا احد من قریش انت اولھم ایمانا باللہ واوفاھم بعہد اللہ
واقومھم بامر اللہ واقسمھم بالسویۃ واعدلھم فی الرعیۃ وابصرھم بالقضیۃ
واعظمھم عند اللہ مزیۃ یعنے غالب ہوتا ہوں مین تمپر اے علی ساتھ نبوت کے
اس لیے کہ نبوت نہین ہے بعد میرے اور غالب ہی
تو انسان پر ساتھ سات فضیلت کے منکر نہین ہی اونکا کوئی قریش سے

سے تو پہلا ہی اونسے ایمان مین ساتھہ خدا آپ کے اور وفا کرنیوالا زیادہ
ہی ساتھ عہد خدا کے اور برتر ہی ایمان مین قایم رہنی کے امر خدا مین اور
بہتر ہی ان سے برابر تقسیم کرنے مین اور عادل زیادہ ہی ان سے رعیت بیچ
اور بینا زیادہ ہی ان سے قضایا اور احکام مین اور بہت بڑا ہی ان سے پیش خدا
زیادتی شرف اور منزلت مین اور نزدیک اس مضمون کے اخطب نے بھی
روایت کی ہی از انجملہ احمد حنبل نے کتاب مسند مین اور ابن مغازلی نے
مناقب مین روایت کی ہی کہ ایک جمع اصحاب کے مکانون کے دروازے مسجد رسول مین
تھے پس ایک روز رسول خدا نے فرمایا کہ سدوا ہذہ الابواب الا باب
علی یعنے بند کرو ان دروازون کو سوا علی کے مکان کے دروازے کے
اور صحیح ترمذی مین بھی اسی مضمون کے روایت ہی اور حافظ ابو نعیم
اصفہانی نے کتاب مناقب عباس مین روایت کی ہی کہ رسول خدا نے علی
سے کہا ان موسیٰ سئل ربہ ان یطہر مسجدہ ولا یمر بہ جنب ولا یسکنہ الا
ہو و ہارون وانی سئلت ربی ان یطہر مسجدی ویحلہ لک ولذریتک
یعنے تحقیق کہ موسیٰ نے سوال کیا خدا سے کہ پاک کرے اوسکے مسجد کو
اور گذر نہ کرے اوس مین جنب اور ساکن نہ کرے اوس مسجد مین کسی
کو مگر موسیٰ اور ہارون کو اور تحقیق مین نے سوال کیا خدا سے کہ پاک
کرے میرے مسجد کو اور حلال کرے اوسکو واسطے تیرے اے علی
اور واسطے تیرے ذریت کے بعد اسکے روایت کی ہی کہ حضرت
نے حکم کیا واسطے بند کرنے مکان ابوبکر اور عمر اور عباس کے دروازے

کے لوگ گفتگو کے لوگون نے پس رسولخدا منبر پر گئی اور کہا ما انا سددت ابوابکم
ولا انا فتحت باب علی ولکن الله سد ابوابکم و فتح باب علی یعنے مین نے
بند نہین کیا دروازون کو تمھارے اور مین نے نہین کھولا علی کے دروازے
کو اور لیکن خدا نے بند کیا تمھارے دروازون کو اور کھولا علی کے دروازے کو

اور ترمذی نے ابی سعید خدری سے روایت کی ہی کہ رسولخدا نے علے
سے کہا لا یحل لاحد ان یجنب فی هذا المسجد غیری و غیرک یعنے ای علے
حلال نہین ہی واسطے کسی کے کہ جنب ہو اوس مسجد مین سوا میرے
اور تیرے از انجملہ احمد حنبل نے مسند مین روایت کی ہی کہ روز خیبر کے
ابوبکر نے علم کو اوٹھایا اور کفار کے طرف گئے اور بے فتح کیے پھیری
اور دوسرے روز عمر نے علم کو اوٹھایا وہ بھی بے فتح کیے پھرے اور اوس
روز لوگون کو آزار اور مشقت بہت پہونچے پس رسولخدا نے فرمایا لا
دفعن الرایة غدا الی رجل یحبه الله و رسوله و یحب الله و رسوله لا یرجع
حتی یفتح له یعنے تحقیق کہ مین دینے والا ہون علم کو کل اوس شخص کو کہ دوست
رکھتا ہی اوسکو خدا اور رسولخدا اور دوست رکھتا ہی وہ خدا اور رسول کو نہ پھریگا
وہ یہانتک کہ فتح ہو واسطے اوسکے بعد اوسکے روایت کی ہی کہ لوگ
اوس شب کو بیدار تھے اور ذکر کرتے تھے آپس مین کہ آیا کل رسولخدا
کسکو علم دینگے اور جب صبح ہوئے لوگ رسولخدا کے خدمت مین حاضر ہوے ہر شخص کو
امید تھی کہ رسولخدا اوسکو علم دینگے اوس وقت رسولخدا نے طلب کیا علی کو
اوس حالت مین کہ علی کے آنکھ مین آشوب تھا رسولخدا نے آب دہن

پہنا او نکے آنکھہ مین ڈالا اور علم اونکو دیا اور فتح نصیب لشکر اسلام ہوے
بعض روایت سے بجای دافع الرایہ کے لاعطین الرایۃ ہو اور بعض روایت مین
فقرہ یحبہ اللہ و رسولہ موخر اور فقرہ یحب اللہ و رسولہ مقدم ہے کہ یہ اختلافات
باعث اختلاف مطلب نہین ہین اور یہ حدیث روایت کی گئی ہے علاوہ
مسند احمد حنبل کے صحیح مسلم اور صحیح بخاری اور جمع بین الصحاح اور مناقب ابن
مغازلے اور تاریخ طبری اور حلیہ ابو نعیم اور صواعق ابن حجر اور مناقب اخطب
خوارزم وغیرہا مین از انجملہ احمد حنبل نے مسند مین روایت کی ہے کہ رسولخدا
نے حق علی ابن ابیطالب مین فرمایا والذی نفسی بیدہ لولا ان تقول طوایف
من امتی فیک ما قالت النصاری فی ابن مریم لقلت الیوم فیک مقالۃ
لا تمر بملاء من المسلمین الا اخذ التراب من تحت قدمک للبرکۃ یعنی قسم ہے
اوسکے کہ جان میری اوسکے قبضہ قدرت مین ہے اگر نہ کہتے گروہ کتنے
میری امت سے تیرے حق مین جو کچھہ کہتے ہین نصاری حق عیسیٰ مین ہر آینہ
کہتا مین آج کے روز تیرے شان مین چند سخن کہ نگذر کرتا تو اوپر کسی جماعت
کے مسلمین سے مگر یہ کہ اوٹھاتے تیرے قدم کے نیچے سے خاک کو واسطے تبرک کے
از انجملہ صحیح ترمذی مین روایت کی ہے رسولخدا سے کہ حضرت نے ایک وقت کسی
جگہہ علی کو بھیجا تہا تو کہتے تھے اللھم لا تمتنی حتی ترینی علیا یعنے خداوندا
موت نہ دے تو مجھکو اوس وقت کہ علی کو دیکھون مین از انجملہ ابن حجر نے صواعق
مین روایت کی ہے کہ رسولخدا نے کہا من اذی علیا فقد اذانی یعنے جس شخص
نے کہ رنج دیا علی کو پس بتحقیق کہ رنج دیا ہے اوسنے مجھکو از انجملہ ابن عبد البر

نے کتاب مستجاب مین لکھا ہی کہ روایت کی ہی ایک گروہ اصحاب نے کہ رسولخدا نے
علی سے کہا لایحبک الا مومن ولا یبغضک الا منافق یعنے دوست نرکھیگا
تجکو مگر مومن اور دشمن نرکھے گا تجکو مگر منافق ازانجملہ احمد حنبل نے مسند مین
روایت کی ہی ام سلمہ سے کہ رسولخدا نے علی بن ابیطالب سے کہا لا یبغضک
مومن ولا یحبک منافق یعنے دشمنی نرکھیگا تجھسے مومن اور دوستی نرکھیگا
تجھسے منافق اور صحیح مسلم اور صحیح ابی داؤد اور جمع بین الصحیحین اور مشکوۃ اور مسند
احمد حنبل اور صحیح بخاری اور جمع بین الصحاح الستہ اور صحیح ترمذی مین بھی
مثل مضمون اس حدیث کے احادیث متواترہ المعنے منقول ہین ازانجملہ
ابن حجر نے صواعق مین روایت کی ہی کہ فرمایا رسولخدا نے من احب علیا
فقد احبنی ومن ابغض علیا فقد ابغضنی ومن ابغضنی فقد ابغض اللہ یعنے
جسنے دوست رکھا علی کو پس تحقیق کہ دوست رکھا مجکو اور جسنے کہ دشمن رکھا
علی کو پس تحقیق کہ دشمن رکھا مجکو اور جسنے دشمن رکھا مجکو پس تحقیق کہ
دشمن رکھا خدا کو اور احمد حنبل نے بھی مسند مین قریب اسی مضمون کے
روایت کی ہی ازانجملہ احمد حنبل نے بھی مسند مین قریب طریق سے نقل کیا ہی
کہ فرمایا رسولخدا نے من اذا علیا فقد اذانی ایہا الناس من اذا علیا
بعث یوم القیامۃ یہودیا او نصرانیا یعنے جو شخص کہ آزار دی علی کو تحقیق
کہ اوسنے آزار دیا مجکو اے لوگو جسنے آزار دیا علی کو اوٹھے گا روز قیامت
کو یہودی یا نصرانی ازانجملہ احمد حنبل نے مسند مین روایت کی ہی کہ رسولخدا
نے فرمایا من سب علیا فقد سبنی یعنے جسنے کہ سزا بات کہے علی کو پس تحقیق کہ

کہ اوسنے نا سزا بات کہی مجکو اور ابن حجر نے صواعق مین اور اخطب نے مناقب
مین ایسے مضمونکی روایت کی ہی از انجملہ ابن حجر نے صواعق مین طبرانی اور حاکم
سے روایت کی ہی کہ رسولخدا نے فرمایا النظر الی علی عبادۃ یعنے نظر کرنا طرف
علی کے عبادت ہی اور اخطب نے بہی مناقب مین ایسے مضمون سے روایت کی ہی
اور انجملہ امام عبادی نے کتاب مراسم الدین مین اور ابن فواک نے کتاب
فصول مین اور ابن مغازلی نے مناقب مین اور صاحب کتاب اعتماد کہ فقہائے
حنابلہ سے ہی اور ابن ابی الحدید وغیرہم نے نقل کی ہی کہ جب رسالت پناہ
جنگ خیبر سے پہرے مقام صہبا مین وقت نماز عصر سر مبارک کو گود مین امیر المومنین
کے رکہے ہوے تہی کہ اثر وحی کا ظاہر ہوا اور زمانہ نزول وحی کو اسقدر طول
ہوا کہ آفتاب نے غروب کیا جب وحی نازل ہو چکی تو حضرت نے پوچہا کہ یا علی
نماز عصر کو تمنے پڑہا تہا کہا نہین یا رسول اللہ پس حضرت نے دعا کی کہ
الہی اگر علی تیری اطاعت اور تیرے رسول کی اطاعت مین تہا تو آفتاب
کو پہیر اوسکے واسطے کہ نماز عصر کو پڑہے آفتاب نکلا اور جب علی نماز
پڑہ چکی تو پہر غروب کیا طحاوی نے کہ اکابر علمائی حنفیہ سے ہی کہا ہی کہ راوی اس
حدیث کی سب ثقہ ہین اور احمد ابن صالح سے کہ اکابر علمائے اہل سنت سے
ہی منقول ہی کہ حفظ کرنے مین اس حدیث کے غفلت نکرین مسند احمد حنبل
اور صحاح الستہ اور مناقب خطب و فصول المہمہ مین منقول ہی کہ بروز جنگ
احد دوپہر سے عصر تک درمیان زمین اور آسمان کے صدا لافتی الا
علی لاسیف الا ذوالفقار کے کان مین اہل زمین کے آتی تہی اور اختلاف

اسمیں نگی کہ آیا صدا دینے والے جبرئیل ہیں تھے یا دوسرا فرشتہ از انجملہ ابن طلحہ شافعی
نے اپنی کتاب میں بیہقی کی روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا من اراد ان
ینظر الی آدم فی علمہ والی نوح فی تقویہ والی ابراہیم فی خلتہ والی موسیٰ
فی ہیبتہ والی عیسیٰ فی عبادتہ فلینظر الی علی بن ابیطالب یعنے جو شخص چاہے
کہ دیکھے آدم کے علم کو اور نوح کے تقویٰ اور ابراہیم کے خلت اور موسیٰ
کی ہیبت اور عیسیٰ کی عبادت کو ہر ایک ان انبیاء سے ساتھ ایک ان
صفات کے موصوف تھے پس دیکھے علی ابن ابیطالبؑ کو اور احمد حنبل نے مسند
میں اور بیہقی اپنی صحیح میں روایت کی ہے رسو لخدا نے فرمایا من اراد ان ینظر
الی آدم فی علمہ والی نوح فی عزمہ والی ابراہیم فی حلمہ والی موسیٰ فی
فطنتہ والی عیسیٰ فی زہدہ فلینظر الی علی بن ابیطالب یعنے جو شخص کہ
چاہے نظر کرے آدم کو اونکے علم میں اور نوح کو اونکے عزم میں اور ابراہیم کو
اونکے حلم میں اور موسیٰ کو اونکے فطنت میں اور عیسیٰ کو اونکے زہد
میں پس چاہیے کہ نظر کرے طرف علی ابن ابیطالب کے اور اخطب خوارزم
نے مناقب میں اور بغوی نے صحاح میں اور ابن مغازلی نے مناقب میں
قریب ایسے مضمونکے روایت کی ہے از انجملہ اخطب خوارزم نے مناقب میں
روایت کی ہے کہ فرمایا رسو لخدا نے ان اللہ نصب علیا بینہ وبین خلقہ فمن
عرفہ کان مومنا ومن انکرہ کان کافرا ومن ساواہ بغیر کان مشرکا ومن
جاء بولایتہ کان فائزا یعنے بتحقیق کہ نصب کیا حقتعالیٰ نے علیؑ کو درمیان
اپنے اور خلق کے پس جس شخص نے کہ پہچانا علیؑ کو وہ مومن اور جسنے انکار کیا

اوسی ہوا کافر اور جسنے برابر کیا اوسکو ساتھ غیر کے ہوا مشرک اور جسنی اختیار
کی ولایت اوسکے ہوا فایز از انجملہ اخطب خوارزم نے روایت کی ہی کہ فرمایا
رسولخدا نے عمار سے یا عمار اذا رایت علیاً سلک وادیاً وسلک الناس وادیاً غیرہ فاسلک مع علی ودع الناس انہ
لن یدلیک فی ردای ولم یخرجک من ہدی یعنے ای عمار جس زمانہ مین کہ
کہ دیکھے تو علی کو کہ ایک راہ پر چلتا ہی اور سب لوگ اوس
راہ پر چلتے ہین کہ سوا ے راہ علی کے ہے تو چل تو علی
کے ساتھ اور چھوڑ دے لوگونکو تحقیق کہ علی تجھکو بدی مین نہ ڈالیگا
اور ہرگز باہر نہ لیجائیگا ہدایت سے از انجملہ ابن حجر نے صواعق مین
روایت کی ہی دارقطنی اور ابن عباس سے کہ رسولخدا نے فرمایا علی باب حطہ
من دخل فیہ کان مومناً ومن خرج منہ کان کافراً یعنے علی باب خطہ ہی
جو شخص کہ داخل ہوا اوسمین ہوا مومن اور جو شخص کہ خارج ہوا اوسسے
ہوا کافر از انجملہ ثعلبی نے تفسیر مین اپنی روایت کی ہی کہ جب نازل ہوا
سورہ اذا جاء بعد مراجعت رسولخدا کے غزوہ خیبر سے تو حضرت نے
فرمایا یا علی انہ قد جاء ما وعدت بہ جاء الفتح ودخل الناس فی دین اللہ
افواجاً وانہ لیس احد احق منک بمقامی لقدمک فی الاسلام وقربک
منی وصہرک وعندک سیدۃ نساء العالمین یعنے ای علی تحقیق کہ ای
وہ چیز جسکا موعود ہوا تہا مین آئی فتح اور داخل ہوے لوگ دین خدا مین
فوج فوج اور تحقیق نہین ہی کوئی سزاوار زیادہ تجھسے میری جانشینی پر
بسبب تیری سبقت کے اسلام مین اور تیرے قرابت کے مجھسے اور

داماد ہونے تیرے اور تیرے پاس ہو بہترین زبان تمام عالم از انجملہ صحیح ابی داؤد
اور صحیح ترمذی مین روایت کی ہو کہ رسولخدا نے فرمایا علیٌّ منّی وانا من علیٍّ لا
یؤدی عنّی الا انا او علی یعنے علے مجھسے ہی اور مین علے سی ہون نہ پہونچاویگا
کوئی مجھسے احکام الہی کو مگر مین یا علی از انجملہ ابن شیرویہ نے کتاب فردوس
مین روایت کی ہو کہ رسولخدا نے فرمایا الحقّ مع علیٍّ وعلیٌّ مع الحقّ لن یفترقا
حتی یردا علیّ الحوض یعنی حق ساتھ علے کے اور علے ساتھ حق کے ہو نہ مفارقت
کرینگے دونون یہانتک کہ وارد ہون دونون حوض کوثر پر اور حدیثین اس
مضمون کی کہ حق ساتھ علے کے ہی اور علے ساتھ حق کے کتب اہل سنت مین
متعدد وموجود ہین از انجملہ شیخ معتمد حافظ محمد ابو بکر شیرازی نے اپنی تفسیر
کہ مستخرج ہی بارہ تفسیر ون سے روایت کی ہو کہ رسولخدا نے علی سی فرمایا یا ابا الحسن
انّ امّة موسیٰ افترقت علیٰ احدیٰ وسبعین فرقة فرقةٌ ناجیةٌ والباقون
فی النار وانّ امّة عیسیٰ افترقت اثنی وسبعین فرقة فرقةٌ ناجیةٌ والباقون
فی النار وانّ امّتی ستفترق علیٰ ثلث وسبعین فرقة فرقةٌ ناجیةٌ والباقون
فی النار فقلت یا رسول اللّٰہ وما الناجیة فقال المتمسک بما انت علیہ واصحابک
یعنے اى علی تحقیق کہ امت موسی اکہتر فرقہ ہوے ایک فرقہ ناجی ہوا
اور باقی سب اہل جہنم ہوے اور امت عیسے بہتر فرقہ ہوے ایک اہل
نجات ہوا اور باقی جہنمی اور امت میری قریب ہو کہ تہتر فرقہ ہو ایک فرقہ ناجی
ہوگا اور باقی دوزخ مین پس کہا مین نے یا رسول اللہ امت تمہارى نجی فرقہ
ناجی کون ہو فرمایا وہ لوگ کہ پکڑنے والے ہونگے اوس طریقہ کو جسپر تو اور

تیسرے اصحاب ہونگے از انجملہ اخطب خوارزم نے مناقب مین عبداللہ بن
عباس سے روایت کی ہی کہ کہا رسولخدا سے سُنا مین نے کہ فرمایا تو ان الریاض
اقلام و البحر مداد و الجن حساب و الانس کتاب ما احصوا فضائل علی بن
ابیطالب یعنے اگر باغ قلم ہون اور دریا سیاہی اور جن حساب کرنیوالے
ہون اور انسان لکھنے والے ہون شمار نہ کرسکین فضائل علی ابن ابیطالب کے
از انجملہ صحیح مسلم مین لکھا ہی کہ فرمایا مرتضی علی سلونی عن طرق السماء فانی
اعرف بہا من طرق الارض یعنے سوال کرو مجھ سے راہون سے
آسمان کے پس تحقیق کہ مین جاننے والا زیادہ تر ہون انکا زمین کے راہون
سے از انجملہ اخطب خوارزم نے مناقب مین روایت کی ہی کہ فرمایا رسولخدا
نے قسمت الحکمۃ علی عشرۃ اجزاء فاعطی علی تسعۃ و الناس جزء واحد
یعنے حکمت کو تقسیم کیا دس حصون پر پس عطا کی گئی علی کو نو جزء اور
اور ایک جزء مین سب لوگون کو دیا اور مناقب مین دوسری حدیث یہ ہی
کہ اعلم امتی علی ابن ابیطالب یعنے سب سے بڑا عالم میری امت کا علی ابن ابیطالب ہے
اور ثعلبی اور جمع کثیر مفسرین نے روایت کی ہی کہ مراد من عندہ علم الکتاب سے
آیت قل کفی باللہ شہیدا بینی و بینکم من عندہ علم الکتاب علی ابن ابیطالب
ہین اور ظاہر معنے اس آیت کا یہ ہی کہ کہہ اے محمد کہ کافی شاہد ہی درمیان
ہمارے اور تم لوگون کے خدا اور وہ شخص کہ اوسکے پاس ہی علم کتاب کا
از انجملہ احمد حنبل نے مسند مین اور ابن مغازلی نے مناقب مین روایت
کی ہی کہ رسولخدا نے فرمایا انا و علی نورا بین یدی اللہ یسبح ذالک النور و یقدسہ

من قبل ان یخلق آدم باربعة عشر الف عام فلما خلق الله تعالی آدم رکب ذلک النور فی صلبه فلم نزل فی نور واحد حتی افترقنا فی صلب عبد المطلب ففی النبوة وفی علی الخلافة یعنے ہم اور علیؑ ایک نور تھے خدا کے پاس پر تسبیح کرتا تھا وہ نور خدا کے ساتھ تسبیح اور تقدیس کر چودہ ہزار سال قبل پیدا کیئے جانے آدم کے پس جب خلق کیا خدا نے آدم کو تو لایا اوس نور کو صلب آدم میں اور ایک صلب سے دوسری صلب میں منتقل ہوا وہ نور واحد یہاں تک کہ وہ نور صلب عبد المطلب میں پہونچا پس محمدؐ میں نبوت اور علیؑ میں خلافت متحقق ہوئی اور ابن مغازلی نے کتاب مناقب میں روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا ان الله عز وجل انزل قطعة من نور فاسلنها فی صلب آدم فساقها حتی قسمها جزئین جعل جزء فی صلب عبد الله وجزء فی صلب ابیطالب فاخرج نبیا واخرج علیا وصیا یعنے بتحقیق کہ حقتعالی نے نازل کیا ایک نور کے ٹکڑے کو صلب آدم میں پس منتقل کیا اوس نور کو ایک صلب سے دوسرے صلب میں یہانتک کہ تقسیم کیا اوس نور کو ساتھ دو جزو کے منتقل کیا ایک جزو کو صلب عبد اللہ میں اور دوسری جزو کو صلب ابو طالب میں پس باہر لایا محمدؐ کو نبی اور باہر لایا علیؑ کو وصی از انجملہ ابن مغازلی نے کتاب مناقب میں روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا نے لکل نبی وصی ووارث وان وصی ووارثی علی بن ابیطالب یعنے واسطے ہر نبی کے وارث اور وصی ہے اور بتحقیق کہ وصی میرا اور وارث میرا علی ابن ابیطالب ہے از انجملہ ابن مردویہ نے کتاب مناقب میں روایت کی

کہ فرمایا رسولخدا نے ان خلیلی و وزیری و خلیفتی و خیر من اترک بعدی یقضی
عنی دینی و ینجز موعدی علی بن ابیطالب یعنے تحقیق کہ دوست میرا اور
وزیر میرا اور خلیفہ میرا اور بہترا و نسی جنکو چھوڑون مین بعد اپنے کہ حکم کر
میرے دین مین اور بجا لادے میرے وعدے کو علی ابن ابیطالب ہی از انجملہ
ابن مردویہ نے کتاب مناقب مین روایت کی ہی کہ عقبہ بن عامر نے رسولخدا
سے پوچھا کہ بعضے کہتے ہین کہ بہترین امت بعد آپ کے ابوبکر ہی اور بعضے کہتے
ہین عمر ہی پس کون ہی بہترین امت کہ جب آپ وفات کرین او سکے تابعدار
اور اقتدا کرین ہم لوگ رسولخدا نے فرمایا اتبعوہ من اختارہ اللہ تعالے
بالامامۃ من بعدی و من اشتق لہ اسما من اسمائہ و من زوجہ ابنتی من
عندہ و من وکل بہ ملٰئکتہ تقاتلون مع عدوہ و من ہو خیر امتی یعنے تابعداری
کرو اوس شخص کے کہ حقتعالی نے اختیار کیا ہی اوسکو ساتھہ امامت کے
بعد میرے اور وہ شخص کہ اشتقاق کیا ہی خدا نے واسطے اوسکے ایکنام
اپنے ناموں سے اور وہ شخص کہ خدا نے اوسکے زوجہ کیا میرے دختر کو اپنی
طرف سے اور وہ شخص کہ موکل کیا خدا نے اوسکے ساتھہ فرشتون کو کہ
جنگ کرین جسکے دشمنون سے اور وہ شخص بہتر اس امت کا ہے
عقبہ بن عامر نے کہا کہ مین نے کہا کہ کون ہی وہ جوان صفات کے ساتھہ موصوف
ہی ای رسول خدا حضرت نے فرما علی ابن ابیطالب از انجملہ ابن مغازلی
نے کتاب مناقب مین روایت کی ہی کہ رسولخدا نے فرمایا من ناصب علیا
للخلافۃ بعدی فہو کافر و قد حارب اللہ و رسولہ و من شک فی علی فہو

کافر ہی یعنے جس شخص نے منازعت کی ساتھہ علےؑ کے امر خلافت مین بعد میرے پس وہ کافر ہی اور تحقیق کہ جنگ کی او سنے ساتھہ خدا اور رسول کی اور جسنے شک کیا حق علےؑ مین پس وہ کافر ہی از انجملہ احمد حنبل نے مسند مین روایت کی ہو کہ رسول خدا نے کہا اللھم انی اقول کما قال اخی موسیٰ اجعل لی وزیرا من اھلی علیا اشدد بہ ازری واشرکہ فی امری واشرکہ فی امری یعنی خداوندا مین کہتا ہون جیسا کہ کہا بہائی میرے موسیٰ نے حاصل اوسکا یہ ہی جیسا کہ موسیٰ نے درخواست کی کہ میرے بہائی ہارون کو وزیر میرا کر اور پشت میری اوس سے قوی کر اور اوسکو شریک کر میرے امر مین یعنے اولی التصرف اور ہادی خلق ہونے مین مین بہی کہتا ہون کہ وزیر میرا کر علےؑ کو کہ میرے اہلبیت سی ہی اور بہائی میرا ہی اور قوی کر میرے پشت کو اوسسے اور شریک کر میرے امر مین یعنے اولے التصرف اور ہادی خلق ہونے مین از انجملہ ابن مغازلے نے کتاب مناقب مین روایت کی ہی ابن عباس سی کہ کہا مین بیٹہا تہا ساتہہ طائفہ قریش کے نزدیک رسولخدا کے کہ ناگاہ ایک ستارہ نیچے اوترا پس رسولخدا نے فرمایا من انقض ہذا النجم فی منزلہ فھو الوصی من بعدی اور دوسرے روایت مین بجای الوصی کے الخلیفہ ہی یعنے جو شخص کہ یہ ستارہ اوسکے گہر مین اوترے پس وہ ہی وصی اور خلیفہ میرا ہی بنا بر دوسرے روایت کے بعد میرے اوسوقت اوٹہے ایک گروہ بنی ہاشم سے اور دیکہا کہ وہ ستارہ علےؑ کے گہر مین گرا پس قریش نے کہا تم دوستی علی مین گمراہ ہو گئی ہو پس نازل کیا حق تعالیٰ نے اس آیت کو والنجم اذا ھوی ما ضل صاحبکم وما غوی وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی یعنے قسم ہی ستارہ کی جب طلوع

کرے یا غرور بکرے کہ گمراہ نہین ہوا ہم صحبت تمھارا ای قریش اور خطا نہین
کی اوسمین جو کچھ کہ تم سے کہا اور وہ بات نہین کرتا از روی خواہش نفس کیے
اور نہین ہی جو کچھہ کہ کہتا ہی مگر وحی کہ پہونچتی ہی جانب خدا سی از انجملہ صاحب
کتاب بشائر المصطفے مین روایت کی ہی کہ حضرت رسولخدا علیؑ کو زمان طفلی
مین اپنے سینہ پر لیکے کہتے تھے ہذا اخی و ولیی وناصری وصفیی وذخری وکہفی
وصہری ووصیی وزوج کریمتی وامینی علی وصیتی وخلیفتی یعنے یہ بہائی میرا ہی
اور ولی میرا اور مددگار میرا اور دوست میرا اور مایہ میرا اور پناہ میرا اور
داماد میرا اور وصی میرا اور شوہر میرے دختر کا اور امین میرا میری وصیت
پر اور خلیفہ میرا اور لکہا ہی کہ رسولخدا جہولے کو علی کے سونے کیوقت ہلاتے
تھے اور ہمیشہ اونکو اپنے کاندہی پر چڑہا کے پہاڑون مین مکہ کے پہرتے تھے اور
طواف کرتے تھے از انجملہ صاحب کتاب وسیلۃ المتعبدین نے اپنی اس کتاب
مین روایت کی ہی کہ رسولخدا نے فرمایا علیؑ اخی وصہری وخلیفتی وعضدی
ان اللہ لا یقبل فریضۃ الا بحب علی بن ابیطالب یعنے علی بہائی میرا اور داماد میرا
اور قوت بازو میرا ہی تحقیق کہ خدا قبول نہین کرتا ہی کسیے فریضہ کو مگر بسبب
دوستی علی ابن ابیطالبؑ کے از انجملہ حافظ ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء مین روایت
کی ہی کہ حضرت رسولخدا نے فرمایا لما اسری بی لیلۃ المعراج فاجتمع علیّ
الانبیاء فی السماء فاوحی اللہ تعالی الی سلہم یا محمد بما ذا بعثتم قلت قالوا بعثنا
علی شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وعلی الاقرار بنبوتک والولایۃ لعلی بن ابیطالب
یعنے جب مجکو شب معراج مین لیگئے آسمان پر جمع ہوے میرے پاس انبیاء

پس حقتعالی نے مجکو وحی بہیجی کہ پوچھا انبیا رسی کہ ساتھہ کس چیز کے مبعوث ہوئی
تہے او نسے پوچھا کہا انبیا نے کہ ہم لوگ مبعوث ہوے اوپر گواہی دینی اسبات
کے کہ نہین ہی معبود لائق عبادت مگر اللہ اور اوپر اقرار کرنے تمہارے نبوت
اور ولادت علی ابن ابیطالبؑ کے از انجملہ ابن مردویہ نے کتاب مناقب مین عبد اللہ
ابن عباس سی روایت کی ہی کہ اے علیؑ رسولخدا کے گہر مین اور عایشہ نزدیک
حضرت کے بیٹہے تہی علی پس بیٹہے درمیان رسولخدا اور عایشہ کے اسوقت
عایشہ نے کہا ای علی نہ تہی تمکو جگہہ بیٹہنے کے سوائے جگہہ میری پاس کے
پس رسولخدا نے ہاتہہ عایشہ کے پشت پر مارا اور کہا کہ لاتوذینی فی اخی فانہ
امیر المومنین وسید المسلمین وقائد الغر المحجلین یوم القیامۃ یقعد علی الصراط
فیدخل اولیاءہ الجنۃ ویدخل اعداءہ فی النار یعنے نہ رنج دے تو مجکو رنج
دینی مین میرے بہائی کے پس تحقیق کہ وہ ہی امیر المومنین اور سید المسلمین اور
قائد الغر المحجلین روز قیامت کو صراط پہ بیٹہیگا پس داخل کریگا اپنے دوستونکو
بہشت مین اور داخل کریگا اپنی دشمنونکو دوزخ مین از انجملہ ابن ابی الحدید
نے شرح نہج البلاغۃ مین روایت کی ہی کہ رسولخدا نے فرمایا علے سے کہ لولا
انی خاتم الانبیاء لکنت شریکا فی النبوۃ فانک وصی نبی و وارثہ بل انت
سید الاوصیاء وامام الاتقیاء یعنے اگر نہوتا یہ کہ مین خاتم انبیاء ہوتا
میرا ایکتا تو شریک ہوتا نبوت مین اور اگرچہ نبی نہین ہی تو لیکن وصی
نبی اور وارث اوسکا ہی تو بلکہ سردار وصیونکا اور امام متقیونکا ہی
از انجملہ محمد بن یوسف گنجی شافعی نے کتاب کفایۃ الطالب مین روایت کی ہی

کہ کہا رسول خدا نے ستکون بعدی فتنۃ فاذ کان ذالک فالزموا علی

بن ابیطالب الزموہ فانہ اول من یرانی واول من یصافحنی یوم القیامۃ

وہو الصدیق الاکبر وفاروق ہذہ الامۃ یفرق بین الحق والباطل وہو

یعسوب المومنین وامام المتقین لیعنی قریب ہی کہ بعد میرے فتنہ پیدا ہو پس جسوقت

کہ وہ فتنہ پیدا ہو پیروی کرو علے ابن ابیطالب کے اور اونکے ملازمت

مین رہو تحقیق کہ وہ اول وہ شخص ہی کہ مجکو دیکھیگا اول وہ شخص ہی کہ مجھہ سے

مصافحہ کریگا روز قیامت مین اور وہ ہی صدیق اکبر اور فاروق اس امت کا ہی

کہ فرق کریگا درمیان حق اور باطل کے اور وہ ہی امیر اور سردار مومنون کا

اور پیشوا متقیونکا ازانجملہ ابن مردویہ نے کتاب مناقب مین روایت کی ہی

کہ فرمایا رسولخدا نے کہ جب پیدا کیا خدا نے آدم کو اور اونکے روح کو اونکے

بدن مین داخل کیا تو چھینکا آدم نے اور الحمد للہ کہا پس وحی بھیجی خدا نے

آدم کو کہ حمد کر میرے بندہ میرے اور قسم ہی مجکو اپنی عزت اور جلال کے

کہ اگر نہوتے وہ دو بندی کہ مین چاہتا ہون اونکو پیدا کرون دنیا مین

پیدا نہ کرتا مین تجکو پس کہا آدم نے خداوندا امیدوار ہون مین کہ یہ دو بندے

تیرے میرے نسل سی ہون خطاب آیا کہ ہان اے آدم سر اوپر اوٹھا اور

دیکھ آدم نے سر اوٹھایا اور دیکھا کہ لکھا ہی عرش پر لا الہ الا اللہ محمد

نبی الرحمۃ وعلی مقیم الحجۃ من عرف حق علی زکی وطاب ومن انکر حقہ لعن

وخاب یعنی نہین ہی کوئی معبود مگر اللہ محمد نبی رحمت ہین اور علی قایم کرنے

والے حجت خدا کے ہین جو پہچانے حق علی کا پاک اور طیب ہی اور جسنے

انکار کیا حق علی سے ملعون و زنا کار ہی از انجملہ ابن مردویہ نے کتاب مناقب میں
روایت کی ہو کہ فرمایا رسولخدا نے کہ نازل ہوے جبرئیل ایک صبح کو خوشحال بسیار
کہا مین نے ای محبوب میرے جبرئیل کیا ہی تمکو کہ تمکو بہت خوش دیکھتا ہون مین کہا
یا محمد کیونکر خوش نہ ہون مین حالانکہ روشن ہوے آنکھ میری ساتھ اوس چیز کے
کہ عطا کی خدا نے تمہاری بھائی اور تمہاری وصی اور تمہاری امت کے پیشوا
علی ابن ابیطالب کو پس کہا مین نے ساتھ کس چیز کے اکرام کیا میرے بھائی
اور میرے امت کے امام کو کہا مباہات کے خدا نے بسبب اوسکے عبادت
شب گذشتہ کے ملائک اور حاملان عرش سے اور کہا ای ملائک میری نظر
کرو میرے حجت کو میری زمین مین بعد میرے نبی کے کہ کیونکر خاک پر ملا
اپنے منہ کو از روے تواضع اور عاجزی کے بسبب میری بزرگی اور عظمت کے
اشہدکم انہ امام خلقی و مولی بریتی یعنے گواہ کرتا ہون مین تمکو کہ وہی امام
میرے خلق کا اور صاحب اختیار میرے خلق کا از انجملہ ابن مغازلی نے کتاب
مناقب مین روایت کی ہی ابن عباس سے کہ فرمایا رسولخدا نے یا علی انت سید المسلمین
و امام المتقین و قائد الغر المحجلین و یعسوب الدین یعنی اے علی تحقیق کہ تو
سردار مسلمانونکا اور پیشوا پرہیزگارونکا اور پیشوا اون لوگونکا ہی کہ ساتھ
نور سعادت اور ایمان کے ممتاز ہین مثل امتیاز اون گھوڑون کے کہ
پیشانی اور چارون دست و پا اونکے سفید ہین از انجملہ ابن مغازلی نے
کتاب مناقب مین روایت کی ہی ابوایوب انصاری سے کہ رسولخدا نے فاطمہ
سے کہا یا فاطمہ ان اللہ اطلع الی الارض اطلاعۃ فاختار منہا اباک فبعثہ نبیا

ثم اطلع الیہا ثانیۃ فاختار منہا بعلک فاوحی الی فانکحتہ واتخذتہ وصیا یعنی
ای فاطمہ تحقیق کہ حق تعالی نے نظر کی زمین پر نظر کرنے پر پس اختیار کیا اہل
زمین سے تیرے باپ کو پس بھیجا اوسکو ساتھ نبوت کے بعد اسکے نظر کی زمین پر
دوسری دفعہ پس اختیار کیا اہل زمین سے تیرے شوہر کو پس وحی بھیجی مجکو پس
مینے بیاہا اوسکے نکاح مین دیا اور کیا مینے اوسکو وصی اپنا آخر انجملہ اخطب
خوارزم نے کتاب مناقب مین روایت کی باسناد امیر المومنین علی ابن ابیطالب
سے کہ جناب رسولخدا نے فرمایا لما اسری بی الی السماء ثم من السماء الی سدرۃ
المنتہی وقفت بین یدی ربی عزوجل فقال لی یا محمد قلت لبیک وسعدیک
یاربی قال قد بلوت خلقی فایہم رایت وطوع لک قلت یاربی علیا قال
صدقت یا محمد فہل اتخذت لنفسک خلیفۃ یودی عنک ولیعلم عبادی
من کتابی مالا یعلمون قلت اختر لی فان خیرتک خیرتی قال قد اخترت لک
علیا فاتخذہ لنفسک خلیفۃ ووصیا ونحلتہ علمی وحلمی امیر المومنین حقا لم ینلہا
احد قبلہ ولیست لاحد بعدہ یا محمد علی رایۃ الہدی وامام من اطاعنی ونور
اولیائی وہی الکلمۃ التی الزمتہا المتقین من احبہ فقد احبنی ومن ابغضہ
فقد ابغضنی یعنی جب شب معراج مین مجکو آسمان پر لیگئے بعد اسکے آسمان سے
سدرۃ المنتہی تک تو کھڑا ہوا مین سامنے اپنے رب کے خطاب آیا کہ اے
محمد کہا مینے حاضر ہو مین تیرے پاس اے پروردگار میرے کہا تحقیق کہ میری
مخلوقات سے کسکو فرمانبردار اپنا زیادہ پایا تو نے کہا مینے اے پروردگار
میرے علی کو کہا سچ کہا تو نے آیا لیا ہی تو نے واسطے اپنے خلیفہ کہ پہنچاوے

احکام دین کو تیری اُمت کو اور تعلیم دے میرے بندون کو میری کتاب سے اور جن چیزون
کو کہ نہین جانتے ہین کہا مینے تو اختیار کر اوسکو واسطی میرے پس تحقیق کہ برگزیدہ
تیرا امیر ابر گزیدہ ہی اوسوقت خطاب الہی پہونچا کہ تحقیق کہ برگزیدہ کیا مینے
واسطے تیرے علیکو پس لے تو اوسکو واسطے اپنے خلیفہ اور وصی اور عطا کیا
مین نے اوسکو علم اور حلم اپنا اور وہ امیر مومنونکا ہی کہ تحقیق کہ نہین پہونچا ہی
ساتھ اس مرتبہ کے خلافت سے کوئی شخص قبل اور نہوگا کوئی بعد اوسکے
اے محمد علے علم ہدایت ہی اور امام اون لوگونکا ہی کہ اطاعت میری کرینگے
اور روشنی بخشنی والا میرے دوستونکا ہی اور وہ ہی وہ کلمہ کہ لازم کیا مینے
اوسکو اوپر پرہیزگارون کے جو شخص کہ دوست رکھے اوسکو پس تحقیق
کہ دشمن رکھا اوسنے مجکو اور اخیر مین اسی حدیث کے روایت کی ہی کہ
حق تعالی نے خطاب کیا اپنے رسول کے اور فرمایا کہ لولا علی لم یعرف حزبی
ولا اولیائی ولا اولیاء رسلی یعنے اگر علے نہوتا نہ پہچانا جاتا لشکر میرا اور
نہ دوست میرے اور نہ دوست میرے پیغمبرون کے ازانجملہ اخطب خوارزم
نے روایت کی ہی ام سلمہ سے کہ کہا جس روز کہ نوبت میرے تھی کہ رسولخدا
کے پاس رہو نمین دیکھا مینے حضرت کو اونگلیان اپنی علے کے اونگلیونمین
ڈالے تھے اوسحالت مین کہ تکیہ کیے تھے اپنے ہاتھ سے کاندھے پر علے کے
پس کہا حضرت نے کہ اے ام سلمہ باہر جا پس مین باہر گئے اور وہ
دونون آپس مین راز کہتی تھے اور مین سنتی تھی کلام کو لیکن سمجھتے نہ تھی
کہ کیا کہتے ہین یہانتک کہ مین آپ انسے کہا کہ دوپہر دن آیا آنکھ ائی ہین

اور کہا مین نے السلام علیکم مین آؤن حضرت نے فرمایا پھر جا اور اپنی جگہہ پر جا
بعد اوسکے آپسمین راز کہنے مین مشغول ہوے یہانتک کہ ظہر کا وقت ہوا پس
اپنی سی مینے کہا روز میرا گیا اور علےؑ نے باز رکہا حضرت کو میری ملاقات سے
اوسوقت مین آگے گئے اور کہا مین نے السلام علیکم مین آؤن رسولخدا نے
کہا مت آ پس گئے مین اپنی جگہہ پر یہانتک کہ اپنی سے کہا مین نے کہ وقت زوال
کا ہوا باہر چل نماز کے جگہہ پر پس مین آگے آے اور کہڑے ہوے اور
کہا مین نے السلام علیکم مین آؤن پس نبی نے کہا آ مین داخل ہوے اور
علےؑ رکہی ہوے تہی اپنی ہاتہہ کو رسولخدا کے زانو پر اور دونون سر کو ایک دوسرے
کے کان مین لیگئے تہے اور آپسمین راز کہتی تہی جب مین داخل ہوے اور
علے باہر گئے نبی نے میرے ساتہہ مہربانی کی اور بعد اسکے کہا یا ام سلمتہ
لاتلومینی فان جبرئیل اتانی من اللہ تعالیٰ بامران اوصی بہ علیاً من بعدی
وکنت بین جبرئیل وعلی عن یمینی وعلی عن شمالی فامرنی جبرئیل ان امر
علیاً بما کان بعدی الی یوم القیامتہ فاعذرینی ولاتلومینی ان اللہ عزوجل
اختار لکل نبی وصیاً فانا نبی ہذہ الامتہ وعلے وصیی فی عترتی واہلبیتی و
امتی من بعدی یعنے ای ام سلمہ ملامت نہ کر مجکو اسواسطے کہ جبرئیل آئی تہی
مجہے اللہ تعالیٰ کیطرف سے واسطے اوس امر کے کہ مین وصی کرون
ساتہہ اوس امر کے علےؑ کو بعد اپنے اور تہا مین درمیان جبرئیل اور علے کے
جبرئیل میرے دہنی طرف تہی اور علےؑ میرے بائین طرف اور امر کیا مجکو
جبرئیل نے کہ خبر دون مین علے کو ساتہہ اون چیزون کے کہ ہونگے بعد میرے

روز قیامت تک پس معذور رکھہ مجھکو اور ملامت نہ کر مجھکو تحقیق کہ خدائی
عزوجل نے اختیار کیا ہی واسطے ہر امت کے ایک پیغمبر کو اور برگزیدہ کیا ہی
واسطے ہر پیغمبر کے ایک جانشین کو اور مین نبی اس امت کا ہون اور
علیؑ جانشین میرا میری عترت اور میرے اہلبیت امت مین ہین بعد میرے
ازانجملہ صحیح مسلم اور صحیح بخاری اور تفسیر ثعلبی مین تفسیر مین آیت ان اللہ
وملائکتہ یصلون علی النبی کے روایت کی ہی کعب ابن عجرہ سے کہ پوچھا ہمنے
رسولخدا کیونکر درود تمپر بھیجنا چاہئے حضرت نے فرمایا کہو اللھم صلی علی محمد
وآل محمد کما صلیت علی ابراہیم وآل ابراہیم یعنے خداوندا تو درود بھیج
محمد اور آل محمد پر جیسا کہ تونے درود بھیجا اوپر ابراہیم اور آل ابراہیم کے
اور روایت ثعلبی اور بخاری اور موطائی مالک مین اسقدر عبارت
بعد عبارت مذکور کے زیادہ ہی کہ روایت مسلم مین نہین ہی انک حمید مجید
وبارک علی محمد وآل محمد کما بارکت علی ابراہیم وآل ابراہیم انک حمید مجید
ازانجملہ ابن حجر نے صواعق مین کہا ہی کہ نقل کیے ہی جمیع کثیر نے مفسرین سے
کہ مراد آل یسین سے قول حق تعالی سلام علی آل یسین مین آل محمد ہاز
صاحب کشاف نے تفسیر آیہ قل لا اسئلکم مین کہا کہ فرمایا رسولخدا نے
من مات علی حب آل محمد مات شہیدا الا ومن مات علی حب آل محمد مات
مغفورا الا ومن مات علی حب آل محمد مات تائبا الا ومن مات علی
حب آل محمد مات مومنا مستکمل الایمان الا ومن مات علی حب آل محمد
بشرہ ملک الموت بالجنۃ ثم منکر ونکیر الا ومن مات علی حب آل محمد

یزف الی الجنۃ کما تزف العروس الی بیت زوجہا الا ومن مات علی حب آل محمد فتح لہ فی قبرہ بابان الی الجنۃ الا ومن مات علی حب آل محمد جعل اللہ قبرہ مزار ملائکۃ الرحمۃ الا ومن مات علی حب آل محمد مات علی السنۃ والجماعۃ الا ومن مات علی بغض آل محمد جاء یوم القیامۃ مکتوب بین عینیہ ایس من رحمۃ اللہ الا ومن مات علی بغض آل محمد لم یشم رائحۃ الجنۃ حاصل معنے یہ ہین کہ جو کوئی کہ مرے دوستی آل محمد پر اجر شہیدا ور توبہ کرنیوالیکا پاوے اور بخشا جاوے اور کامل الایمان ہو اور ملک الموت اور منکر و نکیر سے خوش خبری بہشت کے سنی اور قبر مین اوسکے دروازہ ہون بہشت سے اور فرشتہ رحمت کے لئے اوسکے قبر زیارتگاہ ہو اور طریقہ ملت نبوی پر دنیا سے جاوی اور جو کوئی کہ دشمنی آل محمد پر مری اور حاضر ہو روز قیامت مین تو اوسکے دونون آنکھون کے درمیان مین لکھا ہوگا کہ یہ شخص محروم ہی رحمت خدا سے اور دنیا سے کافر جاوی اور خوشبو بہشت کے اوسکے دماغ مین نہ پہونچے اور ابن حجر نے کہا ہی کہ روایت ہوئی نبی سے کہ فرمایا حرمت الجنۃ علی من ظلم اہلبیتی واذانی فی عترتی یعنے حرام ہی جنت اوس شخص پر کہ جو ظلم کرے میرے اہلبیت پر اور رنج دے مجکو بسبب رنج دینے کے میرے اہلبیت کو اور ثعلبی نے پہلے حدیث کو اپنے تفسیر مین جریر ابن عبد اللہ سے اور دوسری حدیث کو علی ابن ابیطالب سے روایت کیا ہی انا بجلہ

صحیح بخاری اور جمع بین الصحاح الستہ مناقب حضرت فاطمہ مین باسناد روایت کی ہی رسولخدا سے کہ فرمایا فاطمۃ سیدۃ نساء اہل الجنۃ یعنی فاطمہ بہترین زنان جنت ہی اور جمع بین الصحاح مین ہی کہ رسولخدا نے فاطمہ سے کہا الا ترضین ان تکونی سیدۃ نساء العالمین یعنی راضی نہین ہی تو ای فاطمہ کہ ہو تو سردار زنان عالم اور صحیح مسلم مین بھی مثل اسکے حدیث روایت ہوئی ہی لیکن اوسمین بجای العالمین کے المومنین ہی از انجملہ صحیح مسلم اور صحیح بخاری اور جمع بین الصحیحین اور جمع بین الصحاح الستہ باسناد روایت کی ہی رسولخدا سے کہ فرمایا فاطمۃ بضعۃ منی فمن اغضبہا فقد اغضبنی یعنی فاطمہ ایک ٹکڑا مجھہ سے ہی جو کوئی کہ غضب مین لایا اوسکو بس تحقیق کہ غضب مین لایا مجکو اور قریب اس مضمون کے صاحب مشکوۃ نے مشکوۃ مین بھی متفق علیہ بخاری اور مسلم اور حافظ ابو نعیم نے حلیہ مین روایت کی ہی اور حاصل مضمون اوس حدیث کا یہ ہی کہ تہمت کرنا فاطمہ پر تہمت کرنا مجھپر ہی اور رنج دینا فاطمہ کو رنج دینا مجکو ہی از انجملہ احمد حنبل نے مسند مین روایت کی ہی کہ پکڑا رسولخدا نے ہاتھہ حسنین کا اور کہا من احبنی واحب ہذین واحب اباہما وامہما کان معی فی درجتی فی الجنۃ یعنی جو شخص کہ دوست رکھی مجکو اور ان دونون کو اور اونکے باپ اور مان کو ہوگا ہمارے ساتھہ درجہ بہشت مین از انجملہ اخطب خوارزم نے روایت کی ہی ابن عمر سے کہ رسولخدا نے فرمایا من احب علیاً قبل اللہ صلوتہ وصیامہ وقیامہ واستجاب دعائہ الا ومن احب علیاً اعطاہ بکل عرق

فی بدنہ مدینۃً فی الجنۃ الا ومن احبّ آل محمدؐ امن من الحساب والمیزان و
الصراط الا ومن مات علیٰ حبّ آل محمدؐ فانا کفیلہٗ فی الجنۃ مع الانبیاء الا
ومن ابغض آل محمد جاء یوم القیامۃ مکتوب بین عینیہ آئس من رحمۃ اللّٰہ
حاصل معنے یہ ہی کہ دوستی علی باعث ہی قبول ہونے نماز اور روزہ اور
دعا کے اور محب علی کو بعوض ہر قطرہ عرق کے کہ اوسکے بدن مین ہی ایک
شہر دیگا حق تعالیٰ بہشت مین اور محب علی اور محب سائر اہلبیت امن مین
ہی حساب قیامت اور میزان اور صراط سے اور مین ضامن ہون کہ وہ
بہشت مین پیغمبرون کے ساتھ ہوگا اور روز قیامت مین دشمن آل محمد
کے دونون آنکھون کے درمیان مین لکھا ہوگا کہ یہ محروم ہی رحمت خدا سے
۵
ازانجملہ صاحب کشاف نے روایت کی ہی باسناد رسول خدا سے کہ فرمایا
فاطمۃ مہجۃ قلبی وابناہا ثمرۃ فوادی وبعلہا نور بصری والائمۃ من ولدہا
امناء ربی وحبل ممدود بینہ وبین خلیقتہ من اعتصم بہم نجی ومن تخلف
عنہم ہوی یعنے فاطمہ جان میری قلب کی ہی اور دونون بیٹے اوسکے
پہل میری قلب کے ہین اور شوہر اوسکا نور ہی میری بینائی کا اور دوسری
آئمہ کہ اوسکے نسل سے ہین امین ہین خدا کے اور حبل ممدود ہین درمیان
خدا اور اوسکے خلق کے ازانجملہ احمد حنبل نے مسند مین اور اخطب نے
مناقب مین روایت کی ہی کہ فرمایا رسول خدا نے النجوم امان لاہل الارض فاذا ذہب ذہبو
واہلبیتی امان لاہل الارض فاذا ذہب اہلبیتی ذہب اہل الارض یعنی جیسا کہ ستارے
باعث امن اور بقا اہل آسمان کے ہین جب برطرف ہونگے اہل آسمان بھی برطرف

ہونگے اور اہلبیت میری بھی امان او زنگاہ رکھنے والے اہل زمین کے ہیں
اور اونکے بقا سے اہل زمین باقی ہین او رجب یہ جائینگے جہان سے تو اہل
زمین بھی باقی نہ رہینگے از انجملہ مستدرک نے روایت کی ہے عبدالرحمن بن
عوف سے کہا اوسنے کہ تو مجہہ سے اس حدیث کو قبل اسکے کہ موضوع ہون جہوٹے
حدیثین رسولخدا سے سنا ہے جنہے کہ فرمایا کہ انا الشجرۃ و فاطمۃ فرعہا و علی لقاحہا
والحسن والحسین ثمرتہا و شیعتنا ورقہا واصل الشجرۃ فی جنۃ عدن و سائر
ذالک فی الجنۃ یعنے مین درخت ہون اور فاطمہ شاخ اوس درخت کی
اور علی مایہ نخل تر اور حسن اور حسین پہل اور شیعہ ہم لوگونکے پتے اوسکے
اور اصل درخت کے بہشت مین از انجملہ ابن مغازلی نے کتاب مناقب
مین روایت کی ہے باسناد علی ابن ابیطالب سے کہ رسول خدا نے فرمایا تختموا
بالعقیق فانہ اول حجر شہد للہ بالوحدانیۃ ولی بالنبوۃ ولعلی بالوصیۃ
ولولدہ بالامامۃ ولشیعتہ بالجنۃ یعنی انگوٹھی عقیق کی پہنو کہ عقیق پہلا پتہر ہے
کہ جسنے گواہی دی واسطے خدا کے وحدانیت کے اور واسطے ہمارے ساتھہ
نبوت کے اور واسطے علی کے ساتھہ وصی ہونے کے اور واسطے فرزندان
علی کے ساتھہ امامت کے اور واسطے شیعہ علی کے ساتھہ جنت کے از انجملہ
اخطب نے مناقب مین روایت کی ہے سلمان فارسی سے کہ رسولخدا نے
امیر کیا علی کو کہا اے علی انگوٹھی و نہی ہاتھہ مین پہنو کہ مقربین سے ہو گے
کہا علی نے یا رسول اللہ کون ہین مقربین کہا جبرئیل اور میکائیل
کہا علی نے یا رسول اللہ کس چیز سے انگوٹھی بناؤن مین کہا بالعقیق الاحمر

فانہ حبیبی اقر اللہ بالوحدانیۃ ولی بالنبوۃ ولک بالوصیۃ ولولدک بالامامۃ
ولمحبیک بالجنۃ ولشیعۃ والدک بالفردوس یعنی ساتھ عقیق سرخ کے
پس تحقیق کہ عقیق وہ تمہارا ہی کہ جسنے اقرار کیا وحدانیت خدا اور میری نبوت
اور تمہاری وصی ہونے اور تمہاری فرزندون کے شیعون کے اہل فردوس
ہونیکا از انجملہ اخطب خوارزم نے مناقب مین روایت کی ہی امام زین العابدین
سے اور آپ نے اپنی والد بزرگوار امام حسینؑ سے کہ رسولخدا نے علی سے فرمایا
یا اباالحسن کلم الشمس فانہا تکلمک یعنے ای ابا الحسن بات کر آفتاب سے
پس تحقیق کہ وہ بھی بات کریگا تجھ سے اوسوقت کہا علی نے آفتاب
سے السلام علیک ایہا العبد المطیع اللہ تعالی پس کہا آفتاب نے و
علیک السلام یا امیر المومنین وامام المتقین وقائد الغر المحجلین یا علی انت
وشیعتک فی الجنۃ از انجملہ اخطب خوارزم نے روایت کی ہی جابر سے کہ کہا
تھا مین نزدیک رسولخدا کے کہ نمود ہوے علی ابن ابیطالب پس رسولخدا
نے کہا قد اتاکم اخی یعنے تحقیق کہ آیا تمہاری پاس بھائی میرا بعد اسکے منہ
طرف کعبہ کے کیا اور کہا والذی نفسی بیدہ ان ہذا وشیعتہ ہم الفائزون
یوم القیامۃ یعنے قسم ہی خدا کے کہ جان میری قبضہ قدرت مین اوسکے
ہی کہ یہ شخص یعنے علی اور شیعہ اوسکے پہونچنے والے ہین رحمت الہی
کو قیامت کے روز از انجملہ اخطب خوارزم نے مناقب مین ایک حدیث
کو کہ جسمین چند فضائل علی ابن ابیطالبؑ کے مذکور ہین اور بروز فتح خیبر کو
رسولخدا نے علی سے ارشاد فرمایا ہی روایت کیا ہی کہ بعض فقری اوس

ہے امام ہونے اور تمہارے دوستونکے اہل جنت اور تمہارے فرزندونکے

حدیث کے یہ ہین وانت وکل داخل فی الجنۃ من امتی وان شیعتک علی
منابر من نور رواء مروین حولی وجوھھم مبیضۃ حربک حربی وسلمک سلمی وسرک سری وعلانیتک علانیتی ودمک
دمی وان الحق معک حاصل معنی یہ ہے کہ ای علی تو پہلا شخص ہے کہ داخل
ہوگا جنت مین میری امت سے اور تحقیق کہ شیعہ تیرے نور کے منبرون
پر ہونگے جنگ کرنا ساتھ تیری جنگ کرنا ساتھ میری ہے اور صلح ساتھ تیری
صلح ساتھ میری ہے اور راز تیرا راز میرا ہے اور گوشت تیرا گوشت میرا ہے اخون تیرا
تحقیق کہ حق تیری ساتھ ہے ازانجملہ صحیح مسلم مین روایت کی ہے سعد ابن
ابی وقاص سے کہ فرمایا رسولخدا نے لایزال الدین قائما حتی تقوم الساعۃ
وعلیہم اثنا عشر خلیفۃ کلہم من قریش یعنی ہمیشہ یہ پایرہیگا دین قیامت تک
اور اوسپر بارہ خلیفہ ہونگے سب قریش سے اور جمع بین الصحاح الستہ
مین روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا لایزال الاسلام عزیزا الی
اثنا عشر خلیفۃ کلہم من قریش یعنے ہمیشہ اسلام عزیز رہیگا جب تک کہ ہون
بارہ خلیفہ سب قریش سے اور احادیث اس مضمون کے کہ بارہ خلیفہ
قریش سے ہونگے صحیح بخاری اور صحیح ابی داؤد اور جمع بین الصحیحین مین بھی
منقول ہین ازانجملہ مسند احمد حنبل مین روایت کی ہے عباس ابن عبد المطلب
سے کہ فرمایا رسولخدا نے یا عم یملک من ولدی اثنا عشر خلیفۃ ثم یخرج المھدی
من ولدی یصلح اللہ امرہ فی لیلۃ واحدۃ یعنے ای چچا مالک کریگا خدا
میری فرزندون سے بارہ خلیفہ کو اور بعد اوسکے باہر آویگا مہدی میری فرزند
درست کریگا خدا اوسکے امرکو ایک رات مین ازانجملہ اخطب خوارزم

نے ایک حدیث طولانی سلمان راعی سے حال شب معراج مین روایت کی ہے
کہ بعض فقرے اوسکے تمام خطاب حقتعالی مین بقدر ضرورت اس مقام
کے یہ ہین یا محمد انی خلقتک وخلقت علیا وفاطمۃ والحسن والحسین حالانا
من ولدہ من نوری وعرضت ولایتکم علی اہل السموات والارض فمن قبلہا
کان عندی من المومنین ومن جحدہا کان عندی من الکافرین یعنے ای
محمد بتحقیق کہ پیدا کیا مین نے تجکو اور علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو
اور اولاد ائمہ کو کہ بیٹے اوسکے ہین اپنے نور سے اور ظاہر کیا مین نے تم لوگون
کے دوستی کو اہل آسمان اور اہل زمین پر جسنے قبول کیا تم لوگون کے
دوستی کو ہوا میرے نزدیک مومنین سے اور جسنے انکار کیا تم لوگون کے
دوستی کو ہوا میرے نزدیک کافرون سے اور جسنے انکار کیا تم لوگون
کی دوستی کو ہوا نزدیک میرے کافرون سے یا محمد تحب ان تراہم قلت
نعم یا رب فقال التفت علی یمین العرش فالتفت فاذا بعلی وفاطمہ
والحسن والحسین وعلی بن الحسین ومحمد بن علی وجعفر بن محمد وموسی بن جعفر
وعلی بن موسی ومحمد ابن علی وعلی محمد والحسن بن علی والمہدی فی
ضحضاح من نور قیام یصلون وہو فی وسطہم کوکب دری یعنے ای
محمد چاہتا ہے تو کہ دیکھے تو اون لوگون کے کہا مین نے ہان ای پروردگار
میرے پس کہا متوجہ ہو داہنے طرف عرش کے جب متوجہ ہوا مین
دیکھا مین نے علی اور فاطمہ اور حسن و حسین اور علی بن الحسین اور
محمد بن علی اور جعفر بن محمد اور موسی ابن جعفر اور علی ابن موسی

اور محمد بن علی اور علی ابن محمدؑ اور حسن ابن علی اور مہدیؑ کو ایک نور مثل آب
نازک مین پڑے ہین اور نماز پڑہتے ہین اور مہدیؑ درمیان انکے مثل ستارہ
روشن کے تہے فقال یا محمد ہؤلاء الحجج پس کہا اے محمد یہ لوگ ہین حجتین ہماری
ازانجملہ اخطب نے روایت کی ہے امیر المومنین علی ابن ابیطالب سے کہ رسولخداؐ
نے فرمایا انا وارد کم وانت یا علی الساقی والحسن والزائد والحسین الامر وعلی
بن الحسین الفارط ومحمد بن علی الناشر وجعفر بن محمد السائق وموسی بن جعفر
محصی المحبین والمبغضین وقامع المنافقین وعلی بن موسی مزین المومنین ومحمد
بن علی منزل اہل الجنۃ فی درجاتہم وعلی بن محمد خطیب شیعتہم ومزوجہم الحور
العین والحسن بن علی سراج اہل الجنۃ یستضیئون بہ والہادی شفیعہم یوم
القیامۃ حیث لا یاذن اللہ الا لمن یشاء ویرضی یعنے مین وارد ہونیوالا
تم لوگون پر ہون حوض کوثر پر اور تو ہے اے علی ساقی اور حسن نشان دینے
والا حوض کا اور مقام عیش کا شیعون کے اور حسین امر کرنیوالا اور علی ابن
الحسین پہلے آنیوالا حوض پر واسطے تہیا اسباب کے اور محمد بن علی خبر کرنیوالا اور
جعفر ابن محمد آگے چلنے والا اور موسی ابن جعفر شمار کرنیوالا دوستون کا اور
دشمنون کا اور گرانیوالا منافقون کا اور علی ابن موسی زینت دینیوالا مومنون کا
اور محمد ابن علی جگہ دینے والا اہل جنت کو موافق اونکے مرتبہ کے اور علی ابن محمد
خطبہ کہنے والا شیعون کا اور نکاح کرنے والا حور عین کا اونکے ساتھ اور حسن
ابن علی چراغ اہل جنت کا ہے کہ روشنی ڈہونڈہین گے اوسے اور مہدی
ہادیؑ شفاعت کرنیوالا شیعون کا ہے روز قیامت مین اس حیثیت سے کہ

رخصت نہین دیتا ہے خدا واسطے شفاعت کے مگر واسطے اوس شخص کے کہ چاہے
اور راضی ہوا زانجملہ اخطب نے روایت کی ہے سلمان سے کہا اونہنے کہ مین
داخل ہوا خدمت نبیؐ مین اوسوقت کہ امام حسینؑ ابن علیؑ ران پر حضرت کے تھے
اور حضرت بوسہ لیتے تھے دونون آنکھون اور دونون لب کو اونکے اور
کہتے تھے انتَ سَیِّدٌ ابنُ سَیِّدٍ ابُو السَّادَاتِ انتَ امَامٌ ابنُ امَامٍ ابُو
الائِمَّۃِ انتَ حُجَّۃٌ ابنُ حُجَّۃٍ ابُو حُجَجٍ تِسعَۃٍ مِن صُلبِکَ تَاسِعُھُم قَائِمُھُم یعنی تو
سید بیٹا سید کا باپ سادات کا تو ہے تو ہے امام بیٹا امام کا باپ اماموں کا
تو ہے تو ہے حجت خدا بیٹا حجت خدا کا باپ نو حجت خدا کا نوان اونکا قائم
اونکا ہے ابن ابی الحدید نے کہ جملہ مشاہیر اہل سنت سے ہین جلد اول
شرح نہج البلاغت مین کہا ہے کہ نزدیک ہم لوگون کے شک نہین ہے
اسمین کہ علیؑ وصی رسولؐ ہین اور نسبت دی ہے ساتھہ عناد کے اوس
شخص کو کہ خلاف اسکے اعتقاد رکہے اور ایک جمع کثیر صحابہ سے اشعار
متضمن وصی ہونے آنحضرت کے نقل کئے ہین اور اون اشعار سے
کہ روایت کئے ہین عبداللہ ابن سفیان سے ایک مصرعہ یہ ہے مصرعہ
وَصِیُّ النَّبِیِّ وَابنُ عَمِّہٖ ۔۔ اور عبدالرحمن بن جعیل سے یہ ہے مصرعہ عَلِیًّا
وَصِیُّ المُصطَفٰی وَابنَ عَمِّہٖ ۔۔ اور ابو الہیثم سے یہ ہے مصرعہ اِنَّ الوَصِیَّ
اِمَامُنَا وَوَلِیُّنَا ۔۔ اور اخطب خوارزم نے مناقب مین عبداللہ ابن رافع سے
روایت کی ہے کہ مدح مین آنحضرت کے کہا شعر عَلِیٌّ وَلِیُّ صَحِبِ الحَمِیدِ
وَصِیُّ النَّبِیِّ مِنَ العَالَمِینَا ۔۔ شبہہ پوشیدہ نہین ہے کہ ہر عاقل منصف کو

ان شواہد واضحہ سے کہ اس رسالہ مین مختصراً مثل ملیحا از ہزار کتب معتبرہ اہل سُنت سے منقول اور مذکور ہوے جزم اور یقین حاصل ہوتا ہے کہ علی ابن ابی طالبؑ امام اور مقتدائے خلق اور خلیفہ بلا فصل ہین اور بعد اونکے گیارہ فرزند اونکے ایک بعد دوسرے کے اور یہ قول علمائے اہل سنت کا کہ علی ابن ابی طالبؑ وصی رسولؐ علم مین تھے امام بافاصلہ نہ تھے ارباب فہم سلیم کے نزدیک رکیک اور قابل عدم اعتنا ہے اسلئے کہ مراد وصی سوا اسکے نہین ہے کہ شخص وصی متصدی امور موصی کا ہو بعد اوس کے پس ہرگاہ حضرت رسولخداؐ نے حضرت علی مرتضیؑ کو وصی کیا تو چاہیئے کہ بعد رسول خداؐ کے احکام دین اور ہدایت امت اور حفظ شریعت بالکل اونکے ساتھ تعلق رکھے نہ دوسرے کے ساتھ معہذا احادیث مذکورہ متضمن معنے امامت اور خلافت کے بھی ہین اور سب دال ہین اسپر کہ جناب امیر المومنینؑ علی ابن ابی طالبؑ بلا واسطہ اور بدون فصل امام اور خلیفہ بعد رسالتمآبؐ کے ہین اور اوس تقدیر پر بھی کہ مراد علی سے وصے علم مین ہے مدعی ثابت ہے اسواسطے کہ ہرگاہ وصی علم مین جناب امیر المومنینؑ تھے تو وہ عالم احکام دین کے اور عارف قوانین شریعت اور حفظ ملت حضرت رسولؐ کے تھے نہ غیر اونکا پس باوجود اونکے دوسرا کوئی ہرگز مستحق خلافت کا نہین ہوسکتا الحمد للہ الذی جعلنا من المتمسکین بولایۃ امیر المومنینؑ والائمۃ علیہم السلام

**مقصد دوم** حالات مین بعض اصحاب ذوی الاقتدار کے جاننا چاہئے کہ اصحاب رسولخداؐ علی العموم ممدوح

نہیں ہیں بلکہ بعض ان میں سے بالیقین مذموم ہیں چنانچہ حمیدی نے جمع بین الصحیحین
میں کہ متفق علیہ بخاری و مسلم ہے عبد اللہ ابن عباس سے روایت کی ہے
کہ فرمایا رسول خدا نے الا انہ سیجاء برجال من امتی فیؤخذ بہم ذات الشمال
فاقول یا رب اصحابی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک الی آخرہ
اور آخر حدیث میں یہ عبارت ہے مرتدین علی اعقابہم حاصل معنے یہ ہے
کہ قریب ہے کہ کچھ لوگوں کو میری امت سے اصحاب شمال میں کہ اہل جہنم ہیں
داخل کریں گے اور میں کہونگا اے پروردگار میرے یہ لوگ اصحاب میرے
ہیں پس فرمائیگا حق تعالے کہ تو نہیں جانتا کہ ان لوگوں نے کیا احداث کیا
ہے بعد تیرے جسوقت سے کہ یہ لوگ تجھ سے جدا ہوئے وے اپنا ارملت سے
تیری پھر گئے اور بھی جمع بین الصحیحین میں ہے کہ فرمایا رسول خدا نے
یرد علی الحوض رجال من امتی فیحلئون عنہ فاقول یا رب اصحابی فیقول
لا علم لک بما احدثوا بعدک انہم ارتدوا علی ادبارہم القہقری حاصل
معنے یہ ہے کہ وارد ہونگے حوض کوثر پر کچھ لوگ میری امت سے پس
نکالے جائینگے اسوقت کہونگا میں کہ اے پروردگار میرے یہ لوگ اصحاب
میرے ہیں پس فرمائیگا حق تعالے نہیں ہے علم تجھکو اس چیز کا کہ
احداث کیا ہے ان لوگوں نے بعد تیرے تحقیق کہ یہ لوگ مرتد اور بیدین
ہو گئے اور اپنے کفر اصلی کیطرف پھر گئے اور ایسے مضمون کے بہت حدیثیں
کتب معتبرہ اہل سنت مثل صحیح بخاری اور مناقب خوارزمی اور مسند
احمد حنبل وغیرہ میں بعبارت مختلف اور مضمون واحد منقول ہیں پس

معلوم ہوا کہ اصحاب میں ایسے لوگ بھی ہیں کہ بعد وفات حضرت رسول خدا کے
احداث بدعت شرع میں کیا اور مرتد ہوگئے پس انھین سے جناب ابوبکر
اور جناب عمر اور جناب عثمان ہیں ان بزرگوارون کی شان میں اخبار
احداث بدعت کتب معتبرہ اہل سنت وجماعت میں کثرت سے ہین کہ
اس رسالہ مختصر مین گنجایش نقل کے نہین ہے ازانجملہ عبد الرحیم
بلستانی نے منتخب جامع الاصول سے اور موطاے مالک سے اپنے رسالہ
ارشاد الحنفا میں روایت ابو نصر کو نقل کیا ہے کہ جس روز جنگ احد
واقع ہوئے بہت صحابہ ہے شہید ہوے ایک مقام مین نعشین انکے
جمع کین حضرت رسول خدا وہان تشریف لائے اور نیکوی عاقبت پر انکی
شہادت دے تو ابوبکر نے کہا اے رسول خدا آیا نہین ہین ہم لوگ
بھائی انکے ایمان لائے ہم لوگ جیسا کہ یہ ایمان لائے ہین اور جہاد کیا ہے
ہم لوگون نے جیسا کہ ان لوگون نے جہاد کیا ہے حضرت رسول خدا نے
فرمایا ہان ایسا ہی ہے لیکن مین نہین جانتا کہ کیا احداث کروگے شرع
مین بعد میرے پس روئے ابوبکر اور کہا ہم لوگ احداث کرنیوالے
ہین بعد آپ کے ازانجملہ جمع بین الصحیحین مین ہے کہ ابوبکر تقسیم کرتے تھے
خمس کو موافق تقسیم پیغمبر کے مگر نہین دیتے تھے اقربا کے پیغمبر کو
جس طرح سے کہ پیغمبر دیتے تھے ازانجملہ کمال الاصحاب ثلثہ نے حے
علی خیر العمل کو اذان اور اقامت سے اور زیادہ کیا الصلوۃ
خیر من النوم کو جیسا کہ حمیدی نے جمع بین الصحیحین مین لکھا ہے ازانجملہ

احمد حنبل نے مسند مین لکھا ہے کہ سید انبیا ہرگز بعد غسل جنابت وضو نہین کرتے تھے اور صحیح سجستانی اور حلیہ ابونعیم مین حضرت رسولؐ خدا سے روایت کی ہے کہ جو شخص کہ وضو کرے بعد غسل جنابت کے وہ اہل اسلام اور امت سے ہماری نہین ہے اور اصحاب ثلثہ نے خلاف اسکے حکم دیا اور یہ بدعت ابتک جاری ہے از انجملہ حمیدی نے جمع بین الصحیحین مین روایت کی ہے کہ سید کائنات نماز ظہر مین اور مغرب مین کو ملا کے پڑھتے تھے اور اصحاب ثلثہ نے اس حکم کو نا جایز قرار دیا ہے از انجملہ جمع بین الصحیحین مین ہے کہ منع جبریئن سے کیا کہ ہمراہ میت کے نہو باوجود اس کے کہ صحاح مین ہے کہ حضرت رسولؐ خدا نے حکم دیا تھا از انجملہ مسند احمد بن حنبل اور جمع بین الصحیحین مین ہے کہ حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا کہ پیچھے جنازہ کے چلو اور حضرت پیچھے جنازہ کے چلتے تھے برخلاف اسکے حکم دیا کہ آگے جنازہ کے چلین اور اگرچہ اکثر ان بدعتون سے زمانہ جناب ابوبکر مین جاری ہوئین لیکن ساتھ کوشش جناب عمر کے اور جناب عثمان بھی اون بدعتون پر عمل کرتے رہے از انجملہ تفسیر کشاف اور جمع بین الصحیحین مین ہے کہ بروز چہارم خلافت اپنے عمر نے منبر پر کہا کہ جو شخص کہ مہر اپنی زوجہ کا چارسو درہم سے زیادہ قرار دے اوسکو لیکے داخل بیت المال کرونگا ایک عورت نے کہا کہ تو منع کرتا ہے اوس چیز کو کہ جو خدا نے قرآن مجید مین حلال کیا ہے واسطے ہمارے اور اس آیت کو پڑھا اِن آتَیتُم اِحْدٰھُنَّ قِنطَاراً فَلَا تَأخُذُوا مِنْہُ شَیئاً عمر

شرمندہ ہوئے اور روئے اور کہا کل الناس افقہ من عمر حتی المخدرات فی الحجال یعنے سب لوگ فقیہ زیادہ ہین عمر سے یہان تک کہ عورتین گھر کی بھی انتہٰی آز انجملہ تفسیر کشاف اور جمع بین الصحیحین مین ہے کہ عمر نے اپنے زمانہ خلافت مین حکم سا تھہ رجم زن حاملہ کے کیا حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ اگر تجھکو اس عورت پر سلطنت ہے نہین ہے سلطنت اوسپر جو اوسکے شکم مین ہے عمر نے کہا لولا علی لہلک العمر یعنے اگر نہوتے علی تو عمر ہلاک ہو جاتا آز انجملہ مسند احمد حنبل مین ہے کہ عمر نے اپنے عہد خلافت مین چاہا کہ مجنون پر حد جاری کرے امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ حد اوسکو نہ مار کہ اوٹھا یا گیا ہے قلم مجنون سے عمر نے کہا لولا علی لہلک العمر ایسے طرح سے بہت سے مقدمات کمین اور بدعت اور جہل جناب خلیفہ ثانی کا ظاہر ہوا اور حضرت امیر المومنینؑ نے تنبیہ فرمائی اور جناب خلیفہ ثانی نے وہی کلمہ کہا یہان تک کہ ستر مرتبہ سے زیادہ نوبت اس کلمہ کے کہنے کی آئے آز انجملہ جمع بین الصحیحین مین ہے کہ ایک شخص نے عمر سے پوچھا کہ ہر گاہ جنب ہوئین اور پانی نہ پاؤن مین کیا کرون عمر نے کہا کہ نماز نہ پڑہ پس عمار یاسر نے اس غلط پر تنبیہ کیا اور کہا کہ تیمم کرنا چاہئے افسوس ہے کہ اس حکم ضروری اور مشہوری سے بہی جناب خلیفہ ثانی آگاہ نہ تہے اور آیت قرآنی فلم تجدوا ماءً فتیمموا کو نہین جانتے تہے یعنے نہ پاؤ پانی تو تیمم کرو آز انجملہ جمع بین الصحیحین مین روایت کی ہے جابر ابن عبداللہ انصاری سے سا تھہ اس مضمون کے کہ کہا اونے کہ حج تمتع اور متعہ عورتون سے

کرتے تھے ہم لوگ زمانہ رسول خدا مین اوسوقت تک کہ جب عمر نے
منع کیا دونون کو اور کہا عمر نے کہ جو عورتون سے متعہ کریگا مین اوسکو
سنگسار کرونگا اور کتاب مذکور مین روایت کی ہے کہ ابن عباس
حکم کرتے تھے متعہ کرنیکا اور صحیح ترمذی مین روایت کی ہے کہ ایک
مرد شامی نے ابن عمر سے پوچھا کہ متعہ عورتون سے حلال تھا اونے
کہا حلال ہے پس اوس مرد نے کہا کہ باپ نے تیرے منع کیا ہے متعہ
کرنیکو ابن عمر نے جواب مین کہا کہ مین رسول خدا کی سنت کو باپ کے
کہنے سے ترک نہین کرتا اور احمد حنبل نے مسند مین اور حافظ ابونعیم نے
حلیہ مین روایت کی ہے عمر ابن حصین سے کہ نازل ہوا کتاب خدا مین
حکم متعہ کرنیکا اور کیا ہم لوگون نے زمانہ رسول خدا مین اور نازل
نہین ہوا قران مین حرام ہونا متعہ کا اور پیغمبر نے بھی منع نہین کیا متعہ
کرنیکو اوسوقت تک کہ دنیا سے رحلت کی اور مشہور ہے اور کتب
اہل سنت مین مذکور ہے کہ جناب عمر نے فرمایا مُتْعَتَانِ کَانَتَا فِیْ
عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَاَنَا اُحَرِّمُھُمَا وَاُعَاقِبُ عَلَیْھِمَا مُتْعَةَ النِّسَاءِ وَمُتْعَةَ الْحَجِّ
یعنے دو متعہ تھے زمانہ رسول خدا مین اور مین منع کرتا ہون دونون
کام کو اور سزا دیتا ہون لوگون کو دونون کام کرنے پر وہ متعہ
کرنا عورتون سے ہے اور حج تمتع کرنا تعجب ہے کہ جو چیز کہ خدا اور
رسول اوسکو حلال کرے جناب خلیفہ ثانی کون ہوتے ہین کہ اوسکو
حرام کرین باوجود اس کے کہ خود بھی معترف ہون اوسکے حلال

ہوئے ہیں از انجملہ جب عمر نے احداث کیا تراویح کو شبہائے رمضان مین
چنانچہ حمیدی نے جمع بین الصحیحین مین مسند ابوہریرہ سے باتفاق بخاری
ومسلم اور کتاب کامل مین ابن اثیر نے واقدی سے روایت کی ہے
کہ بعد اوس کے کہ عمر نے وضع نماز جماعت کے نافلہ رمضان مین ایک
شب عمر کے ساتھہ مسجد میں گیا مین دیکھا مینے کہ لوگ نافلہ کو بجماعت
پڑہتے ہین پس کہا عمر نے نعمة البدعة یعنے خوب چیز ہے بدعت حالانکہ
جمع بین الصحیحین مین جابر ابن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ کہا رسولخدا
نے کل بدعة ضلالة یعنے ہر بدعت گمراہی ہے اور ابن حجر نے صواعق
مین حافظ ابونعیم سے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا اہل البدعة
شر الخلق والخلیقة یعنے اہل بدعت بدترین خلایق ہین اور ابن
حجر نے ابوحاتم سے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا اہل البدع
کلاب النار یعنے اہل بدعت کتے ہین جہنم کے اور ابن حجر نے طبرانی
سے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا من وقر صاحب بدعة
فقد اعان علی ہدم الاسلام یعنے جسنے تعظیم اور توقیر کی اہل بدعت
کی پس تحقیق کہ اوسنے مدد کی خرابی اسلام از انجملہ نماز جنازہ مین
پانچ تکبیرین تہین چار تکبیرین مقرر کین چنانچہ ابو ہلال عسکری نے کہ
علمائے اہل سنت سے ہے کتاب اوائل مین لکہا ہے کہ اول وہ
شخص کہ لوگون کو امر کیا نماز میت مین ساتھہ چار تکبیرون کے عمر
ابن خطاب تہا از انجملہ جناب عثمان نے سفر مین چار رکعت نماز فرا[illegible]

دے چنانچہ حمیدی نے جمع بین الصحیحین مین روایت کی ہے مسند عبداللہ
بن عمر سے کہ کہا نماز کیا رسول خدا نے ہم لوگون کے ساتھ نماز
مسافری وغیرہ مین دو رکعت اور ایسے طرح ابو بکر اور عمر اور عثمان نے
بھی اول خلافت مین ایساہی کیا بعد اسکے عثمان نے چار رکعت کے
اور جمع بین الصحیحین مین متفق علیہ بخاری اور مسلم سے روایت کی ہے کہ
بفرمودۂ رسول خدا نماز سفر مین دو رکعت ہے اور حضر مین چار رکعت
ازانجملہ صحیح مسلم مین روایت کی ہے تفسیر سورہ احقاف مین کہ ایک
عورت نے شوہر کیا اور بعد چھہ مہینے کے لڑکا جنے جب خبر عثمان کو پہونچی
سنگسار کرنیکا حکم دیا پس علی ابن ابی طالب نزدیک عثمان کے آئے
منع کیا اور فرمایا کہ حق تعالے نے قران مجید مین فرمایا ہے وَفِصَالُہٗ فِی عَامَیْنِ
یعنے مدت دودھ پینی کے دو سال ہین اور دوسری جگہ حق تعالے نے
فرمایا ہے وَحَمْلُہٗ وَفِصَالُہٗ ثَلٰثُونَ شَہْرًا یعنے مدت حمل اور دودھ پینی کے
تیس مہینے ہین اور خارج کرو چھہ مہینے واسطے حمل کے باقی رہتے ہین پس ہرگاہ
حق تعالے نے مدت حمل کے چھہ مہینے فرمایا تو کسواسطے بندہ خدا کو سنگسار
کرتا ہے فقط یہ احداث جناب خلیفہ ثالث کا صریح خلاف حکم خدا تھا حق تعالے
نے قران مین فرمایا ہے وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الْکَافِرُوْنَ
یعنے جو لوگ کہ حکم نکرین ساتھ اوس چیز کے کہ حق تعالے نے نازل کیا
ہے پس یہ لوگ کافر ہین اور دوسرے جگہ فرمایا ہے فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ
الظَّالِمُوْنَ یعنے پس یہ لوگ ظالم ہین اور تیسرے جگہ فرمایا ہے

فاولئک ہم الفاسقون یعنے پس یہ لوگ فاسق ہین پس اوس نزدایتین
اور این آیات قرآن سے کفر اور ظلم اور فسق جناب خلیفہ ثالث کا ظاہر
ہے اور جان کہ علاوہ اخبار احداث بدعت کے حالات مین ان تینون
صاحبون کے اس کثرت سے اخبار اور آثار ظلم اور فسق اور کفر اور
نفاق اور نا قابل خلافت ہونے کے کتب معتمدہ اہل سنت مین ہین کہ
اگر تھوڑے اونمین سے نقل کئے جائین تو ایک کتاب ضخیم بنجاسکے
لیکن نظر بحال اختصار اس رسالہ کے چند اخبار مثل مشتی نمونہ
از خروار اور اندکے از بسیار پر اکتفا کیجاتی ہے از انجملہ نصر ابن
مزاحم نے کتاب صفین مین اور ابن اسیر نے اپنے کتاب تاریخ مین
اور ابن ابی الحدید وغیرہم اکابر علماے اہل سنت نے نقل کیا ہی
کہ علی بعد وفات رسول خدا کے فرماتے تھے کہ اگر چالیس شخص
صاحبان عزم سے پاتا مین تو جہاد کرتا ابو بکر سے از انجملہ بخاری نے
کتاب الادب مین اور سیوطی نے تفسیر در منثور مین روایت کی ہے کہ
ایک روز حذیفہ اور ابو بکر خدمت مین رسول خدا کے آئے جب حضرت نے
اونکو دیکھا فرمایا کہ شرک مخفی ہے تم مین مثل چونٹے کے چال کے
ابو بکر نے کہا یا رسول اللہ شرک وہ ہے کہ ہم عبادت مین شریک
کرین غیر خدا کو اور ایسا نہین ہے فرمایا کہ شرک چھپا ہے تم مین
مثل چونٹے کے چال کے از انجملہ حمیدی نے جمع بین الصحیحین مین اور صاحب
مشکوۃ اور ثعلبی اور طبری اور واقدی اور بخاری اور مسلم ہر ایک نے

اپنے کتاب مین لکہا ہے کہ جب صلح حدیبیہ ہوے تو عمر نے کہا ما شککت
منذ یوم اسلمت الا یومئذ یعنے نہین ہوا تہا شک مجہے نبوت مین مگر
آجکے روز پس شک نہین کہ شک کرنیوالا نبوت مین مسلمان نہین
ہے از انجملہ کتاب احیاء العلوم غزالی اور فتوحات شیخ محی الدین
اور ریاض النفس اور تہذیب القلق اور کتاب سواد و بیاض و
بخاری مین روایت کی ہے کہ بنا بر اوس کے کہ رسول خدا نے
منافقین کو حذیفہ سے کہدیا تہا عمر نے حذیفہ سے پوچہا کہ ہم منافق
ہین یا نہین اسے معلوم ہوا کہ خود جناب خلیفہ ثانی کو احتمال اپنے
منافق ہونیکا تہا از انجملہ حافظ ابو نعیم نے کتاب حلیۃ الاولیا مین
روایت کی ہے کہ حالت نزع مین عمر کہتے ستہے لیتنی کنت من القوم
فسمنونی ثم جاءہم احب قومہم الیہم فذبحونی و جعلوا النصفی شواء
و النصفی قدیرا واکلونی فاکون عذرۃ و لا اکون بشرا یعنے کاش
مین گوسفند ہوتا قبیلہ سے مجہکو فربہ کرتے پس کوئی شخص سب سے
زیادہ دوست اونکا ہوتا اونکے ملاقات کے واسطے آتا مجہکو ذبح
کرتے اور نصف بدن کو میرے کباب کرتے اور نصف بدن کو
میرے خشک کرلے کہ دوسرے وقت کہاے پس گو ہوتا مین
اور آدمی نہوتا مین یہ روایت قریب ہے مضمون سے اس آیت
قرانی کے و یقول الکافر یا لیتنی کنت ترابا یعنے کہیگا کافر کاش
کہ ہوتا مین مٹے از انجملہ جمع بین الصحیحین مین روایت کی ہے مسند عبد اللہ

ابن عباس سے کہ عمر نے وقت وفات کے عبداللہ ابن عباس سے کہا کہ یہ
رونا اور بیقراری جو مجھ سے دیکھتا ہے تو بسبب تیرے اور تیرے اصحاب
کے ہے یعنے بنی ہاشم پر جو مینے ظلم کیا ہے اوسکے سبب سے ہے اور
کتب اہل سنت مین روایت کی ہے ما من محتضر یحتضر الا یری مقعدہ
من الجنۃ والنار یعنے کوئی صاحب حالت نزع نہین ہے مگر یہ کہ جگہ
اپنی بہشت یا دوزخ مین دیکھتا ہے ازانجملہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین ہے
کہ عمر نے علی اور عباس سے کہا فلما توفی رسول اللہ قال ابو بکر انا
ولی رسول اللہ فجئتما تطلب انت میراثک من ابن اخیک ویطلب
ہذا میراث امرأتہ من ابیہا فقال ابو بکر قال رسول اللہ ما نورث
ما ترکناہ فہو صدقۃ فرائیتما کاذبا آثما غادرا خائنا ثم توفی ابو بکر
فقلت انا ولی رسول اللہ وولی ابی بکر فرائیتمانی کاذبا آثما غادرا
خائنا حاصل معنے یہ ہے کہ جسوقت کہ وفات پائے رسول خدا نے
کہا ابو بکر نے کہ مین ہون ولی رسول خدا پس آئے تم دونون اے
عباس تم طلب کرتے تھے میراث اپنی بھتیجے کے طرف سے اور
علی طلب کرتے تھے میراث اپنی زوجہ کی اونکے باپ کے طرف سے
پس کہا ابو بکر نے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ جو کچھ کہ چھوڑا ہمنے
صدقہ ہے میراث نہین ہے پس جانا تم دونون نے اوسکو جھوٹا
گنہگار عذر کرنیوالا اور جب ابو بکر مرے مینے کہا کہ مین ہون ولے
رسول خدا کا اور ولی ابو بکر کا پس جانا تم دونون نے مجھکو جھوٹا

گنہگار غدر کرنیوالا خیانت کرنیوالا اور شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی نے
پدر صاحب تحفہ نے کتاب خزاین الحکیہ مین لکھا ہے کہ علی ابن ابی طالب
اور عباس وارثان حکمت اور عصمت اور وجاہت سید المرسلین اور
قطب اور امام اور سینہ منور بنور نبوت تھے پس ایسے شخصون سے
محال ہے کہ بلا وجہ جناب شیخین کو جھوٹا اور گنہگار اور غدر کرنیوالا
اور خیانت کرنیوالا سمجھا چنانچہ خود جناب عمر نے اقرار اسکا کیا اور کتاب
صحیح مسلم مین یہ حدیث رسول خدا کی ابوہریرہ سے روایت کی ہے
کہ فرمایا رسول خدا نے کہ نشان منافق کے تین ہین اگرچہ روزہ رکھے
اور نماز پڑہے اور اپنے کو زعم کرے کہ مسلمان ہے اور وہ تین
خصلتین یہ ہین کہ جھوٹ بولے اور خلاف وعدہ کرے اور امانت
مین خیانت کرے اور قران مین ہے واللہ یشہد ان المنافقین
لکاذبون یعنے اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ بتحقیق کہ منافقین جھوٹے
ہین اور بھی قرانین ہے الا لعنۃ اللہ علی الکاذبین یعنے لعنت خدا
جھوٹون پر از انجملہ جمع الجوامع سیوطی اور کنز الاعمال ملا علی متقی
اور سیرہ معامعین مین مذکور ہے کہ غزوہ طایف مین رسول خدا
نے ساتھ امیر المومنین کے تا دیر مناجات کی اور اسرار الٰہی اونسے
کہے تو شیخین نے حسد کیا اور اونکو ناگوار ہوا اور رسول خدا پر
طعن کیا اور کنز الاعمال مین منقول ہے کہ جو کوئی حسد حضرت امیر کا
کرے پس اوسنے حسد رسول خدا کا کیا اور جسنے حسد رسولخدا کا کیا

وہ کافر ہے از انجملہ صحیح مسلم مین ہے کہ ایک مال کے تقسیم مین اور کتاب
ازالۃ الخفاء تصنیف شاہ ولی اللہ صاحب مین درباب نماز کرنے
رسولؐ خدا کے عبد اللہ ابی پر اور کتاب حجۃ البالغہ تصنیف شاہ صاحب
موصوف مین درباب صلح حدیبیہ کے اور صحیح بخاری مین قصہ حاطب بن
بلیعۃ مین لکہا ہے کہ عمر نے رسولخدا کے فعل پر اعتراض کیا اور صاحب
کتاب ملل و نحل نے لکہا ہے کہ اعتراض کرنا افعال رسولؐ خدا پر نشان
منافقین ہے از انجملہ خطبہ مشہورہ شقشقیہ ہے کہ اس خطبہ مین حضرت
امیر المومنینؑ نے حال غصب خلافت اور ظلم خلفاء ثلثہ کو بیان فرمایا ہی
اور فقرہ اول اوس خطبہ کا یہ ہے اما واللہ لقد تقمصہا ابن ابی قحافۃ
وانہ لیعلم ان محلی منہا محل القطب من الرحی حاصل معنے یہ ہے کہ
آگاہ ہو خدا کی قسم کہ پہنا جامہ خلافت کو ابن ابی قحافہ نے اور حالانکہ
وہ جانتا تہا کہ بتحقیق کہ مین نسبت خلافت کے بمنزلہ میخ آسیا کے
ہون چونکہ عبارت خطبہ کی طویل ہے لنظر بحال اختصار اس رسالہ کے
نقل اوسکی مناسب معلوم نہین ہوے جس شخص کو ملاحظہ کرنا کل
عبارت خطبہ کا منظور ہو شرح ابن ابی الحدید مین فقرہ اول مذکور
کے نشان سے ملاحظہ کرے اکابر علماے اہل سنت مثل ابن عبد اللہ
نے خبر ورابع کتاب عقد مین اور ابو ہلال عسکری نے کتاب اوایل
مین اور علامہ قوشجی نے شرح تجرید مین اور ملا سعید الدین تفتازانی
نے شرح مقاصد مین اور ابن اثیر جزری نے نہایت اللغات مین اور

محمد طاہر گجراتی نے مجمع البحار میں اور ابن خشاب نے درس میں اور ابن ابی الحدید مدنی نے شرح نہج البلاغۃ میں اور صاحب قاموس نے اپنی کتاب لغت میں اعتراف اور یقین کیا ہے کہ یہ خطبہ امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ سے ہے اور صاحب قاموس نے کتاب لغت میں لکھا ہے کہ خطبہ شقشقیہ علویہ کو اسواسطے شقشقیہ کہتے ہین کہ ابن عباس نے درخواست کی تھے کہ کاش اتمام کو پہونچاتے اپنے مقالہ کو حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا یا ابن عباس تلک شقشقۃ ھدرت ثم قرت حاصل معنے یہ ہے کہ اے ابن عباس گیا جو کچہ کہ دیکھا تو نے وہ ایک حالت تھے شقشقہ شتر کی کہ خوشی کی وقت مین حرکت مین آیا ایک آواز غریب اوسے ظاہر ہوے اور بعد اسکے ساکن ہوا ابن ابی الحدید نے اس خطبہ کی شرح مین بعض علماء سے اپنے نقل کیا ہے کہ وہ عالم کہتا تہا کہ اگر مین اوسوقت مین ہوتا تو ابن عباس سے کہتا کہ تمہارے چچا کے بیٹے نے مذمت مین اصحاب کبار کے کس چیز کو چھوڑا کہ تم آرزو اوسکی کرتی ہو الغرض الجملہ ابن قتیبہ شیخ معتمد الروایت اہل سنت نے کتاب سیاست باب امامت ابو بکر مین لکھا ہے کہ انکار کیا علی ابن ابی طالب نے بیعت ابو بکر سے اور جب علیؑ سے بیعت چاہے تو علیؑ نے کہا انا احق بھذا الامر منکم لا ابایعکم وانتم اولی بالبیعۃ لی و تاخذون ھذا الامر منا اھل البیت غصبا حاصل معنے یہ ہے کہ ہم سزاوار زیادہ ہین ساتھ امر امامت کے تم سے بیعت نکرونگا مین تمہارے اور

حالانکہ تم لوگ سزاوار زیادہ ہو ساتھ ہماری بیعت کرنیکے اور ساتھ غصب کے
حق تو ہمارے کہ ہم اہل بیت رسول مین ہمسے لیتے ہو اوسوقت عمر سے
فرمایا اشدد له الیوم لیرده علیک غدا یعنے سخت پکڑ آج کے روز واسطے ابو
بکر کے امر خلافت کو تاکہ خلافت دیوے وہ تجکو دوسرے کل کے روز بعد اسکے
[illegible] ہے کہ حضرت سے کہا واللہ لا اقبل قولک ولا ابایعه
یعنے خدا کی قسم [illegible] قول تیرا قبول نہ کرونگا اور نہ بیعت کرونگا
میں بیعت ابوبکر سے بعد اسکے روایت کی ہے کہ انحضرت نے اوس
محفل مین کہا یا معاشر المهاجرین لا تخرجوا سلطان محمد في العرب من
داره [illegible] بیوتکم یعنے اے جماعت مہاجرین باہر نہ نکالو سلطنت محمدی کو
اونکے گھر سے اپنے گھرون مین از انجملہ صحیح مسلم اور صحیح بخاری میں ہے کہ
عمر نے اپنے عہد خلافت میں کہا کہ کانت بیعة ابی بکر فلتة وقی الله
المسلمین شرها فمن عاد الی مثلها فاقتلوه یعنے بیعت کرنے ساتھ ابوبکر
کے ناگہانی [illegible] تھی [illegible] محفوظ رکھا خدا نے مسلمانونکو شر سے
اوسکے پس اگر پھر کوئی ایسا کرے تو قتل کرو اوسکو از انجملہ
صاحب کتاب الاموال نے موافق روایت ابن ابی الحدید اور قاسم
ابن سلام کے روایت کی ہے کہ ابوبکر نے منبر پر کہا اقیلونی و لست
بخیرکم وعلی فیکم یعنے چھوڑدو اور فسخ کرو میرے بیعت کو اسواسطے
کہ میں بہتر تم لوگون سے نہین ہون اور حالانکہ علی تم لوگون مین
موجود ہین از انجملہ ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغت میں روایت

کی ہے کہ عمر نے کہا واللہ ما ادری خلیفۃ انا او ملک یعنے خدا کی قسم نہین
جانتا ہون کہ مین خلیفہ ہون یا بادشاہ ازانجملہ کامل التاریخ مین شیخ ابن
اثیر سے مذکور ہے کہ عمر نے سلمان سے پوچھا کہ آیا مین بادشاہ ہون
یا خلیفہ سلمان نے جواب مین کہا کہ اگر ایک درم بھی مال سے مسلمانون
کے بغیر حق کے تو نے صرف کیا ہوگا تو خلیفہ نہین ہے یہ سُنکے عمر روئے
اور حال یہ تہا کہ جناب خلیفہ ثانی نے خلاف حکم خدا اور رسولؐ کے
تصرفات بہت کئے تہے حصہ مہاجرین کا زیادہ انصار سے قرار دیا تہا
اور خمس حق سادات کو منع کر کے خود لیتے تہے چنانچہ بروایت ابن
عبدالبر کتاب استیعاب مین ہے کہ بعد وفات جناب خلیفہ ثانی کے
ہر ایک اونکی زوجہ کو کہ بروایتے تین اور بروایتے چار تہین تراسی
تراسی ہزار اشرفیان آٹہوان حصہ اونکے مال متروکہ سے ملین ازانجملہ
ابن قتیبہ نے کتاب امامت اور سیاست مین روایت کی ہے کہ جنگ
نہروان مین ایک شخص خدمت مین حضرت امیر المومنینؑ کے آیا اور
عرض کرنے لگا کہ آپ سے بیعت کرونگا کتاب خدا اور سُنت پیغمبرؐ اور
سُنت ابوبکر اور عمر پر قال امیر المومنینؑ ما دخل لسنۃ ابی بکر و عمر
فی کتاب اللہ و سُنۃ رسول اللہ انما کانا عاملین بالجور حیث عملا
یعنے حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا کیا دخل ہے سنت ابوبکر اور عمر کو
کتاب خدا اور سنت رسولؐ خدا مین نہ تھے ابوبکر اور عمر مگر دو عامل
ساتھہ ظلم کے ازانجملہ ابوداؤد سجستانی نے اپنے سنین مین

اور ترمذی نے اپنے صحیح مین اور مسلم اور حمیدی اور احمد حنبل ہر ایک نے
اپنی کتاب مین روایت کی ہے کہ حالت بیماری رسول خدا مین جب
ابوبکر نے اپنی بیٹی عایشہ کے کہنے سے پیش نمازی کی اور رسولخدا کو
معلوم ہوا تو اوسے حالت بیماری مین فضل ابن عباس کے دوش پہ
ہاتھ رکھکے مسجد مین تشریف لائے اور ابوبکر کو پیش نمازی نکرنے دی
پس حضرت رسول خدا نے ابوبکر کو قابل پیش نمازی بہی نہ سمجہا
کہ بنابر مذہب اہل سنت کے ہر فاسق اور فاجر پیش نماز ہوسکتا ہی
از انجملہ جمع مین الصحیحین اور مشکوۃ اور ملل و نحل مین روایت کی ہے
کہ ابن عباس روتے تھے اور کہتے تھے کہ تحقیق کہ مصیبت اور
تمام مصیبت وہی تھے کہ مانع ہوے رسول خدا کو لکہنے سے اور کہا
رسول خدا کو کہ ہذیان کہتے ہین از انجملہ ابن ابی الحدید نے شرح
نہج البلاغت مین روایت کی ہے ابن عباس سے کہ ابن عباس نے
کہا کہ گیا مین عمر ابن خطاب کے گہر مین اول خلافت مین اوسکی خبر علی
ابن ابی طالب کی مجہسے پوچہے اور کہا اعتقاد اونکا یہ ہی کہ رسولخدا نے
امامت کو اونپر مقرر کیا مینے کہا ہان اور مینے اپنے باپ سے بہی
پوچہا تہا اوسنے کہا علی سچ کہتے ہین پس عمر ابن خطاب نے کہا تحقیق
کہ چاہا رسول خدا نے کہ مرض الموت مین تصریح ساتھ اسم
علی کے کرین پس مین مانع ہوا بسبب اسکے کہ قریش اونکی طرف
گرویدہ نہونگے اور ابن ابی الحدید نے کہا ہے کہ اس روایت

باسناد ذکر کیا صاحب تاریخ بغداد نے اپنی کتاب مین از انجملہ اخطب
خوارزم نے کتاب مناقب مین روایت کی ہے ساتھ اسناد کے عبد اللہ
ابن مسعود سے ساتھ اس مضمون سے کہ کہا مین ساتھ رسول خدا کے
اوس حالت مین کہ مدینہ سے بجانب صحرا متوجہ تھے پس اونحضرت نے
ایک آہ کھینچی کہا مینے یارسول اللہ کیا ہے آپکو کہ آہ کھینچتے ہین اون
حضرت نے فرمایا اے ابن مسعود دل میرا موت کی گواہی دیتا ہے
کہا مینے یارسول اللہ خلیفہ کرو اونحضرت نے فرمایا کہ کسکو خلیفہ کرون
کہا مینے ابوبکر کو پس چپ رہے بعد اوسکے ایک آہ کھینچی پھر پوچھا
مینے اونحضرت نے وہی جواب دیا کہا مینے یارسول اللہ کسکو خلیفہ کرو
اونحضرت نے کہا کہ کسکو خلیفہ کرون کہا مینے عمر ابن خطاب کو پس چپ
ہوئے اور بعد اوسکے ایک اور آہ کھینچی اور جب مینے پوچھا اونحضرت نے وہی جواب
دیا کہا مینے کسیکو خلیفہ کرو فرمایا کسکو خلیفہ کرون مین کہا مینے علی ابن ابی
طالب کو اونحضرت نے فرمایا اوہ ولن تفعلوا ذلک ابدا واللہ
لئن فعلتموہ لید خلنکم الجنۃ حاصل معنے یہ ہے کہ اطاعت اوسکی نکرو گے
ہرگز بلکہ دوسرے کو خلیفہ بناؤگے خدا کی قسم اگر اوسکی خلافت
پر راضی ہوتے تو ہر آئینہ داخل کرتا وہ تم لوگون کو جنت مین از انجملہ
بلاذری نے نقل کیا ہے کہ جب امام حسین علیہ السلام شہید ہوے عبد اللہ
عمر نے اوسکو لکھا کہ من عبد اللہ بن عمر الی یزید بن معاویۃ اما بعد
لقد عظمت الرزیۃ الخ حاصل معنے یہ ہے کہ یہ نامہ ہے عبد اللہ بن عمر سے

یزید بن معاویہ کو آنا بعد بڑا واقعہ ہوا اور بڑی مصیبت واقع ہوئے اور
ایسا حادثہ اسلام مین ہوا کہ سب حادثوں سے عظیم ہے اور جو روز
کہ حسین پر گذرا مثل اوس روز کے کوئی روز نہو گا کہہ جاتا ہی
کہ تجھ سے یہ کیا کام ظہور مین آیا پس یزید نے جواب مین لکہا کہ اما
بعد یا احمق فانا جئنا الی بیوت مجددۃ و فروش ممہدۃ الخ حاصل
معنے یہ ہے کہ جان اے احمق کہ مجھکو آرزو دنیا اور زینت دنیا کی
سب حاصل ہوئے مجھکو مکانات بلند اور قصر ہائے رفیع اور فرشہائے
نفیس اور تکیہ ایک دوسرے پر رکہے ہوئے اور جو کچھ کہ لوازم
عیش دنیا سے تہے میرے واسطے حاصل اور مہیا ہوئے پس اگر
یہ حق ہمارا تہا تو حق پر ہمنے جدل کیا اور اگر حق دوسرے کا تہا تو باپ
تیرا پہلا وہ شخص تہا کہ ظلم بانی ہوا اور یہ سب میوے اوس درخت
کے ہین کہ اوسنے نصب کیا اور حاصل اوس تخم کے ہین کہ اوسنے
بویا بد کیا اوسینے کہ امیر المومنین اپنا لقب کیا اور یہ مخصوص دوسرے
شخص کے لئے تہا پس تجھکو اعتراض اپنے باپ پر کرنا چاہئے نہ مجھپر
از انجملہ عبدربہ نے کتاب عقد مین لکہا ہے کہ عمر بن خطاب نے عمرو عاص
کو عامل مصر کا کیا عمر بن خطاب کو خبر پہونچی کہ عمرو عاص نے بہت
مال جمع کیا ہے کسیکو بہیجا کہ اوس سے لے لے پس عمرو عاص نے کہا
قبح اللہ زمانا عمل فیہ عمرو بن عاص لعمر بن خطاب واللہ انی
لاعرف خطاب یحمل علی راسہ حزمۃ من خطب و علی ابیہ مثلہ یعنی برا ہون

کرے حق تعالے اوس زمانہ کو کہ عمرو عاص عامل عمر ابن خطاب کا
ہو خدا کی قسم مینے دیکہا ہے کہ عمر اور باپ اوسکا دونون بوجہا
لکڑی کا سرپر رکہہ کے بیچتے تہے اور ابن ابی الحدید نے اس
نقل کو اسطرح لکہا ہے کہ لعنت اوس زمانہ پر کہ مین عامل ابن
خطاب کا ہون خدا کی قسم کہ مینے دیکہا ہے کہ دونون عبا ے کہنہ
اور گندہ پہنے ہوے تہے کہ گہٹنے تک نہ پہونچتے تہے اور دونون کے
گردن پر بوجہا لکڑی کا تہا اور باپ میرا لباس ریشمی اور ناز و
نعمت مین غرق تہا اب وہ خلیفہ ہے اور مین عامل اوسکا ہون از انجملہ
عبدربہ نے جلد دوم مین کتاب عقد کے لکہا ہے کہ عمر زمانہ خلافت
مین اپنے رستہ مین چلا جاتا تہا ایک عورت قریشیہ نے اوس سے
کہا کہ اے عمر کہڑا ہو جب عمر کہڑا ہوا تو اوس عورت نے کہا کہ
ایک مدت تک مین تجہکو عمیر جانتے تہے اور لوگ نام تیرا ساتھہ
تصغیر کے لیتے تہے یعنے مثل مردک کے بعد اوسکے عمر ہوا تو اور
ایک مدت تک تو عمر کہا گیا اب تو امیر المومنین ہوا اور تجہکو اس نام
سے پوکارتے ہین اے پسر خطاب خدا سے نہین ڈرتا ہے تو لوگون
کے حال پر ساتھہ عدالت کے نظر کر تو کہ عنقریب تو رہیگا اور نہ یہ
حکومت از انجملہ حمید نے کہ رئیس مفسرین اہل سنت ہین اپنے
تفسیر مین اس قول حق تعالے کے وَلَا تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا
لکہا ہے کہ عائشہ [illegible]

نکاح کرے اور عورتین اونکی امت پر ہمیشہ کے لئے حرام ہین اور دوسرے جگہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ یعنے عورتین پیغمبر خدا کے تمہارے مائین ہین اور سدی نے کہ رئیس محدثین اہل سنت ہین نقل کیا ہے کہ عثمان نے طلحہ سے کہا کہ واللہ جب محمد مرینگے ہم لوگ عورتون پر اون کی قرعہ ڈالینگے مین ام سلمہ کو چاہتا ہون پس طلحہ نے کہا مین عایشہ کو چاہتا ہون بعد اس گفتگو کے حق تعالیٰ نے اس آیت کو نازل کیا اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ یعنے بتحقیق کہ وہ لوگ کہ ایذا دیتے ہین خدا اور اوس کے رسولؐ کو لعنت کی ہے خدا نے اونپر دنیا اور آخرت مین اور اپنے رسولؐ کو اس گفتگو سے ان لوگون کی آگاہ کیا پس یہ گفتگو عثمان کے اور یہ آیت دلیل واضح ہے ایذا و اہانت رسولؐ خدا پر جو عثمان کیطرف سے واقع ہوے از انجملہ بروایت ابن ابی الحدید وغیرہ عثمان نے مروان ابن حکم کو ایک مرتبہ تمام خمس دیدیا اور عبد اللہ ابن سرح کو تمام غنایم کہ فتح افریقیہ سے ہاتھہ آیا تہا بخش دیا اور کسیکو اوسمین شریک نلیا اور ابو موسیٰ اشعری جو بہت مال عراق سے لایا تہا وہ سب اپنے اقربا کو تقسیم کر دیا از انجملہ ابن ابی الحدید نے نقل کیا ہے کہ ابن مسعود نے عمار سے وصیت کی کہ عثمان میرے جنازہ پر نماز نہ پڑہے اور جب عثمان واسطے عیادت ابن مسعود کے آئے اور کہا کہ ہمارے واسطے خدا سے طلب مغفرت کرو تو ابن مسعود نے کہا کہ خدا سے سوال کیا ہی مینے

اور سوال کرتا ہون کہ قیامت مین حق میرا تجھہ سے لے از انجملہ ابن ابی
الحدید نے شرح نہج البلاغت مین ابو مخنف سے روایت کی ہے کہ اس مضمون کے
بطریق متعددہ روایت ہوئے کہ جب خبر قتل عثمان کی عایشہ کو پہونچے
تو عثمان پر نفرین کی اور کہا کہ بدکاری عثمان نے عثمان کو قتل کیا تحقیق
کہ عثمان لایق قتل کے سب سے زیادہ تہا از انجملہ روضۃ الاحباب مین
ہے کہ عایشہ شان مین عثمان کے کہتے تہین لعن اللہ نعثلا قتل ای نعثلا یعنی
لعنت کرے خدا نعثل پر اور قتل کرے خدا نعثل کو نعثل لغت مین
بمعنی گفتار او مرد پیر احمق کے آیا ہے اور نام ایک مرد یہودی کا
تہا اور یہی نام ایک مرد مصری کا تہا کہ ڈاڑہی اوسکی بہت لنبی تہی
او مشابہ تہا جناب عثمان سے اور جناب عایشہ بعد بسبب مشابہ
ہونے کے ایسے نام سے جناب عثمان کو یاد فرماتے تہین اور اکثر عثمان کو
نعثل کہتے تہے جیسا کہ تصریح اسکی جامع الاصول مین ہے اور فیروزآبادی
نے سفر السعادت مین صراحت کی ہے از انجملہ ابن ابی الحدید نے شرح
نہج البلاغت مین لکہا ہے کہ احوال صحابہ رسول خدا سے ظاہر ہوتا ہے کہ
سب اصحاب عثمان سے بیزار و دلگیر رہے ہین اور تصدیق مطاعن کے
اونکی کرتے تہے اور جب عثمان کو بعد قتل کے تین روز تک چہوڑ دیا
تو اصحاب نے نہ خود دفن کیا اور نہ دوسرونکو دفن کرنے دیا اور واقدی
وغیرہ نے نقل کیا ہے کہ اہل مدینہ نہین چہوڑتے تہے کہ کوئی اوسپر نماز
پڑہے یا دفن کرے تیسری شب کو مروان نے ساتھ دو تین شخص کے

غلام کے ارادہ اونکے دفن کا کیا لوگ پہر او نپر پہینکتے تھے جب دیکھا کہ
مسلمانون کے قبرستان مین اونکو دفن نہین کر سکتے تو قبرستان یہود
مین ایک گڈہے مین اونکو ڈالدیا اور مٹی بہر دی آتہ انتہی تفسیر کشاف
مین سے ہے از زمخشری او ثعلبی نیشاپوری او صاحب مناقب السادات
وغیرہم علماے اہل سنت قایل ہین کہ یہ آیت حق مین اون لوگون کے
ہے کہ جن لوگون نے اذیت پہونچائے نبی اور علی کو اِنَّ الَّذِینَ یُؤذُونَ
اللّٰہَ وَرَسُولَہُ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنیَا وَالآخِرَۃِ وَلَہُم عَذَاباً مُّہِیناً یعنے تحقیق کہ
وہ لوگ کہ ایذا پہونچاتے ہین خدا اور رسول اوکو لعنت کی ہے اونپر
حق تعالی نے اور واسطے اونکے وہ عذاب ہے کہ موجب اہانت
اور فضیحت کا اونکے ہے اور صحاح مین ہے کہ فرمایا رسول خدا نے
مَن اَحَبَّ عَلِیّاً فَقَد اَحَبَّنِی وَ مَن اَبغَضَ عَلِیّاً فَقَد اَبغَضَنِی وَمَن اذی
عَلِیّاً فَقَد اَذَانِی وَ مَن اَذَانِی اَذَی اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یعنے جسنے محبت کی
علی سے مجھ سے محبت کی اور جسنے عداوت کی علی سے مجھ سے عداوت
کی اور جسنے اذیت دی علی کو مجھکو اذیت دے اور جسنے مجھکو اذیت
دے اوسنے اذیت دی حق تعالی کو اور مسند احمد حنبل مین ہے
کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا مَن اذی عَلِیّاً فَقَد اَذَانِی اَیُّہَا النَّاس
مَن اَذی عَلِیّاً بُعِثَ یَومَ القِیَامَۃِ یَہُودِیّاً اَو نَصرَانِیّاً یعنے جو شخص
کہ اذیت دے علی کو تحقیق کہ اوسنے اذیت دے مجھکو اے گروہ
مردم جو شخص کہ اذیت دے علی کو اوٹہایا جائیگا روز قیامت کو

یہودی یا نصرانی اور صحیح مسلم اور صحیح بخاری اور جمع بین الصحیحین اور جمع
بین الصحاح الستہ مین ہے کہ فرمایا رسول خدا نے فاطمۃ بضعۃ منی من
اغضبہا فقد اغضبنی یعنے فاطمہ ٹکڑا مجھ سے ہے جو کوئی کہ غصہ مین لایا
اوسکو بتحقیق کہ غصہ مین لایا مجھکو اور صحیح مسلم اور صحیح بخاری اور مشکوۃ
مین ہے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ فاطمۃ منی من اذاھا فقد اذانی
ومن اذانی فقد اذی اللہ ومن اذی اللہ فقد کفر یعنے فاطمہ ایک ٹکڑا
مجھ سے ہے جس شخص نے اذیت دی اوسکو پس بتحقیق کہ اوسنے
اذیت دی مجھکو اور جسنے اذیت دی مجھکو پس بتحقیق کہ اوسنے اذیت
دی خدا کو اور جسنے اذیت دی خدا کو پس بتحقیق کہ وہ کافر ہوا پس
آیت کریمہ اور ان احادیث سے ثابت اور متحقق ہوا کہ اذیت دینے
والا حضرت علیؑ اور حضرت فاطمہؑ کا اذیت دینے والا رسول خدا اور
خدا کا ہے اور سزاوار لعنت اور کافر ہے اب دیکھنا چاہیے کہ
کسنے اذیت حضرت علیؑ اور حضرت فاطمہؑ کو دی اور مستحق لعن اور
کافر ہوا جان کہ ابن قتیبہ نے کہ اکابر علمائے اہل سنت سے ہین کتاب
امامت وسیاست مین ذکر مین اوس واقعہ کے کہ جناب خلیفہ ثانی
نے لکڑیان اور آگ طلب کے اور قسم کہائی کہ مین گھر کو فاطمہ کے
جلادونگا لکھا ہے کہ فوقفت فاطمۃ علی بابھا فقالت لاعھد لی بقوم
یعنے اوسوقت جناب فاطمہؑ دروازے پر کھڑے کہتے تہین کہ تم سے
زیادہ بدکوئی قوم نہوگے اور اوس کتاب مین مقام مذکور مین ہے

قَالَ عُمَرُ یَا اَبَا بَکْرٍ اَلَا تَاْخُذُ ہٰذَا الْمُتَخَلِّفَ عَنْکَ بِالْبَیْعَۃِ یعنے کہا عمر نے
ابو بکر سے کہ کیون بیعت نہین لیتا تو اس برگشتہ سے یعنے حضرت
علیؑ سے اور اوس کتاب مین مقام مذکور مین ہے فَاِذَا سَمِعَتْ
اَصْوَاتَہُمْ نَادَتْ یَا عَلِیُّ صَوْتَہَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا لَقِیْنَا بَعْدَکَ عُمَرَ بْنَ
خَطَّابٍ وَابْنَ اَبِیْ قُحَافَۃَ فَلَمَّا سَمِعَ الْقَوْمُ صَوْتَہَا وَبُکَاءَہَا یَفْتَرِقُوْا
بَاکِیَۃً کَادَتْ قُلُوْبُہُمْ تَتَصَدَّعُ وَاَکْبَادُہُمْ تَتَفَطَّرُ وَبَقِیَ مَعَہٗ قَوْمٌ یعنے
جسوقت سُنے حضرت فاطمہؑ نے آوازین عمر اور اونکے ہمراہیونکی
رونے کی حالت مین باواز بلند پکارین یا رسول اللہؐ بعد آپکے
وفات کے کسقدر مصیبت پہونچے مجھکو ہاتھہ سے عمر ابن خطاب
اور ابو بکر ابن قحافہ کے جب یہ آواز حضرت فاطمہؑ کی ہمراہیان عمر نے
سُنے کچھہ لوگ اونمین سے روتے ہوے چلے گئے قریب تہا کہ دل
اونکے شگافتہ اور جگر اونکے پارہ پارہ ہو جائین اور باقی لوگ عمر کے
ساتھہ ٹھہرے رہے کتاب مذکور مین اوسی واقعہ مین ہے فَلَحِقَ عَلِیٌّ
بِقَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم یَصِیْحُ وَیَبْکِیْ وَیُنَادِیْ یَا ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِیْ
وَکَادُوْا یَقْتُلُوْنَنِیْ یعنے پس لپٹ گئے علیؑ قبر رسول اللہؐ سے اور چلا
کے روئے اور پکارے اے بہائی ان لوگون نے مجھکو ضعیف کیا
ہے اور چاہتے ہین کہ مجھے قتل کرین اور اوسی کتاب مین ہے کہ حضرت
فاطمہؑ نے سنائین اون لوگون کے کہ جن لوگون نے بیعت ابو بکر
کی سے فرمایا وَسَیَاْخُذُہُمُ اللّٰہُ بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ یعنے اب قریب ہے

که خدا اونکو بسبب اس فعل بد یعنے بیعت کرنیکے عذاب مین گرفتار کرے
اور فرمایا بئس المولیٰ و بئس العشیر و بئس للظالمین بدلا یعنے برآئینہ
بد ہے پیشوائی اوسکے اور بد ہے وہ شخص یعنے ابوبکر ظالمون نے
اوسکو بعوض امام حق کے پیشوا اپنا بنایا ہے اور شہرستانی نے کتاب
ملل ونحل مین لکھا ہے قال النظام ان عمر ضرب بطن فاطمة حتی القت
المحسن من بطنها وكان يصيح احرقوا الدار بمن فيها وما كان في الدار غير
علی و فاطمة والحسن والحسین علیهم السلام یعنے نظام نے کہ علمائے اہل سنت
سے ہین لکھا ہے کہ عمر نے شکم پر حضرت فاطمہؑ کے ایسی ضرب لگائی کہ
بسبب اوسکے اسقاط حمل ہوا اور محسن شہید ہوئے اور بآواز بلند
عمر کہتے تھے کہ جلادو اس گھر کو معہ اون لوگون کے جو اس گھر مین ہین
اور نہ تھا اوسمین کوئی سوائے علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ
علیہم السلام کے اور مسلم اور بخاری اور واقدی اور ابن عبد ربہ
اور صاحب کتاب اضاف المحامد وغیرہم اکابر علمائے اہل سنت نے
اپنی مصنفات مین لکھا ہے کہ جب خلافت ابو بکر کی دلون مین جمے
تو عمر بن خطاب اور خالد بن ولید اور سالم مولای ابو حذیفہ وغیرہم
در حجرۂ فاطمہ پر آئے پس عمر نے کہا آؤ اے علی بیعت کرو ابو بکر سے
امیر المومنینؑ نے کہا کہ مین مشغول ہون مصیبت حضرت رسولؐ مین اور جمع
کرنے مین قرآن کے عمر نے کہا کہ اے علیؑ اگر تم باہر نہ آؤگے تو
مین گھر مین داخل ہوتا ہون حضرت فاطمہ نے کہا خدا نے تجھپر حرام کیا ہے

کہ سئے اذن تمہارے گھر مین داخل ہوکہ مین نے مقنعہ ہون عمر گھر مین معصوم
کے گھس آئے ساتھ اون لوگون کے جو اونکے ساتھ تھے حضرت فاطمہ
نے فریاد کی اور ایک گلیم کو کہ گھر مین فرش کیا تھا اوٹھا یا اور اپنے
سر پر ڈالا اور اون لوگون نے گریبان امیر المومنین کا پکڑا اور کہینچکر اون
حضرت کو گھر سے باہر لائے اور حضرت فاطمہ نے کہا کہ پھیر لاؤ علی کو
اور فاطمہ کو غصہ مین نہ لاؤ کہ مینے حضرت رسول خدا سے سُنا ہے کہ
جو شخص کہ فاطمہ کو غصہ مین لایا مجھکو غصہ مین لایا اور جو شخص مجھہ کو
غصہ مین لایا حق تعالی کو غصہ مین لایا اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور
مناقب خوارزمی مین لکھا ہے کہ حضرت فاطمہ بسبب فدک کے ابوبکر
سے رنجیدہ تھین جب تک زندہ رہین ابوبکر سے بات نہ کی اور
حالت احتضار مین وصیت فرمائے کہ مجھے شب کو دفن کرو تا ابوبکر اور
عمر مجھپر نماز نہ پڑہین اور امیر المومنین نے اونکے وصیت پر عمل کیا
کہ جب ابوبکر اور عمر نے اونکی قبر کو پوچھا نشان نہ دیا ہر چند ڈہونڈا
نہ پایا اور ابوبکر جوہری نے کہ اکابر علمائے اہل سنت سے ہین روایت
کی ہے قَالَ فَاطِمَۃ وَاللہِ لَا اُکَلِّمُکَ اَبَدًا قَالَ اَبُوبَکْرٍ لَا اَہْجُرُکَ اَبَدًا
قَالَت وَاللہِ لَاَدعُوَنَّ عَلَیکَ قَالَ وَاللہِ لَاَدعُوَنَّ اللہَ لَکِ فَلَمَّا
حَضَرَتْہَا الوَفَاتُ اَوصَیتْ اَنْ لَا یُصَلِّی عَلَیہَا فَدُفِنَتْ لَیْلًا حاصل معنے
یہ ہے کہ کہا حضرت فاطمہ نے ابوبکر سے کہ واللہ نہ بولون گے مین
تجھہ سے کبھی اور واللہ نفرین اور دعائے بد کرونگے مین تجھپر

وقت وفات کا پہونچا تو حضرت فاطمہؑ نے وصیت کی کہ ابو بکر میرے
جنازہ پر نماز نہ پڑہے پس دفن کے گئین شب کو اور ابن قتیبہ نے
کہ اماظم علماے اہل سنت سے ہین کتاب امامت اور سیاست مین
ایک روایت طولانی نقل کی ہے کہ حاصل مضمون اور خلاصہ اوسکا
یہ کہ عمر نے ابو بکر سے کہا کہ آؤ چلین ہم لوگ نزدیک فاطمہؑ کے بتحقیق
کہ ہم نے اور تم نے غضبناک کیا ہے فاطمہؑ کو پس جب گئے دونون تو
فاطمہ نے اجازت گھر مین آنے کے ندے پس بسفارش علیؑ دونون
گھر مین گئے اور بیٹہے حضرت فاطمہؑ نے مونہہ اپنا دونون کے طرف سے
پھیر لیا پس دونون نے سلام کیا حضرت فاطمہؑ نے جواب سلام کا
ندیا اور فرمایا فاطمہؑ نے کہ گواہ کرتی ہوئین خدا کو اور ملائکہ کو کہ تم
دونون نے رنجیدہ کیا ہے مجھکو جسوقت ملاقات کرونگی مین
رسولؐ خدا کی تو ہر آئینہ شکایت کرونگی مین تم دونون کے پس
ابو بکر چلا کے روئے اور قریب تہا کہ روح بدن سے نکل جائے
اور فاطمہؑ نے کہا لَاَدْعُوَنَّ عَلَیْکَ بَعْدَ کُلِّ صَلٰوۃ یعنے ہر آئینہ نفرین
کرونگی مین تجہپر بعد ہر نماز کے اور بروایت ابو بکر جوہری ابن اثیر
نے کتاب نہایہ مین اور مسعود نے مروج الذہب مین اور ابن ابی
الحدید نے شرح نہج البلاغت مین کہ یہ لوگ اکابر علماے اہل سنت
ہین ایک خطبہ طولانی کو حضرت فاطمہ زہرا سے نقل کیا ہے کہ جس مین
اونحضرت نے کوئی نسبت نفاق اور ظلم اور غضب اور کفر کے حق

جناب خلیفہ اول مین اونہا نہین رکھے اور شروع روایت خطبہ
یہ ہے لما بلغ اجماع ابی بکر علی منعہا فدک اور اسوجہ سے کہ وہ خطبہ
بہت طولانی ہے اس رسالہ مختصر مین اوسکو نقل نہین کیا جو چاہے
نشان عبارت مذکور سے اون کتابو نمین ملاحظہ کرے لیکن بطور نمونہ
کے دو چار فقرے متفرق اوس خطبہ کے مذکور ہوتے ہین ایہا
معاشر المسلمین أابتز ارث أبیہ اللہ اشرت یا ابن ابی قحافہ اسلئے
عبارت عذاب عظیم یعنے اے گروہ مسلمانان ایا بغلبہ و قہر و غضب
کیا جاوے حق میرا اور تم لوگ امانت میرے نکرو یاد دلاتے ہونے
مین تم سب کو خدا کی آیا اے پسر ابی قحافہ تو اپنے باپ کا وارث
ہوا اور مین اپنے باپ کی وارث نہون بدرستیکہ افترا کیا ہے
تو نے عجیب خدا پر پس لے تو فدک کو آجکے روز تا کہ روز حشر
سزا کو اوسکی پہونچے اور مقام حساب مین تجھہ سے سوال کیا
جاوے پس نیک حکم کرنیوالا خدا ہے اور طلب حق کرنیوالا
محمد مصطفےٰ ہے اور وعدہ گاہ روز قیامت ہے اور اوس روز زیان
کار ہونگے اہل باطل اور واسطے ہر امر کے قرارگاہ ہے اور
عنقریب جانوگے تم کہ کون ہے وہ شخص کہ آوے گا اوسکے
جانب عذاب خوار کنندہ اور گرفتار ہوگا وہ شخص عذاب ابدی
مین وا استحف بنا و عبث فتحن الیوم تغیضب یعنے اور استخفاف
اور سب کے اور ہمارے کے اور اب تو بظلم حق کو ہماری غضب کیا

اور از جملہ فقرات خطبہ مذکور یہ ہے کہ حضرت فاطمہؑ نے انصار سے
مخاطب ہوکے فرمایا فَقَاتِلُوْا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ لَا اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ یعنے
پس جہاد کرو پیشوایان کفر سے کہ وہ اپنے عہد سے پھر گئے شاید
کہ اپنے فعل سے باز آویں ابن ابی الحدید ابوبکر جوہری سے
باسناد اوسکے روایت کرتا ہے کہ جب ابوبکر نے خطبہ حضرت فاطمہؑ کو سُنا
تو بہت شاق ہوا کلام حضرت فاطمہؑ کا منبر پر گیا اور بروایت مذکور از
جملہ اون کلمات کے کہ جو جناب خلیفہ ثانی نے منبر پر جاکے ارشاد فرمایا
یہ بھی فرمایا کہ نہین ہے یہ شخص مگر مثل روباہ کے کہ اپنے دعوے پر
اپنے دم کو گواہ لاتا ہے اور چاہتا ہے کہ فتنہ اور فساد گذشتہ کو
سرنو سے برپا کرے اور مدد اپنی ضعفا اور عورتون سے ڈھونڈھتا ہے
ابن ابی الحدید کہتا ہے کہ مینے اس کلام ابوبکر کو ابوجعفر یحیی ابن زید پر
پڑھا اور کہا مینے کہ یہ اعتراض کسکے طرف کیا کہا اوسنے کنایہ نہین ہے
بلکہ تصریح ہے مینے کہا اگر تصریح ہوتی تو پوچھتا کیون پس ابوجعفر ہنسا
اور کہنے لگا علی ابن ابی طالب سے مراد تھی مینے تعجب کرکے کہا کہ یہ کلام
علیؑ کے حق مین وہ کہنے لگا نعم هُوَ الْمُلْكُ يَا بُنَيَّ یعنے ہان اے فرزند
ابوبکر بادشاہ تہا ایسی باتین بادشاہون سے بہت ہوتے ہین پس
معلوم ہوگئے وہ بزرگوار جن لوگون نے اذیت دے حضرت امیرالمومنینؑ
علی مرتضی اور بضعة الرسول حضرت فاطمہ زہراؑ کو کہ وہ ایذا اسے
حضرت رسولخدا و خدا ہے اور باعث کفر اور عذاب اور موجب لعن

اور عقاب سے آور منجملہ اصحاب غیر محدودین کے جناب معاویہ تھے کہ
عداوت انکی اہل بیت رسول سے کسی پر مخفی نہین ہے ان صاحب نے
حدیث حربک حربی کو فراموش کر کے عزم قتل امیر المومنین کا کیا
بہتر لڑائیان انحضرت سے کین ان لڑائیوںمین ہزارون مسلمان اور
بہت سے اصحاب رسول ان صاحب کے حکم سے قتل ہوے اور
انکی تاکید شدید سے مدت دراز تک عیاذاً باللہ حضرت امیر المومنین
پر لعن کی گئے اور گالیان دے گئین اور جو کوئی کہ سب ولعن نکرتا تہا
اوسکو سزا دیجاتی تھے اور یہ قانون اسی برس تک جاری رہا تا آنکہ
عمر ابن عبد العزیز نے بہزار حیلہ وتدبیر اسکو موقوف کیا جیسا کہ یہ
حالات کتب تواریخ اور سیر اہل سُنت مین بتفصیل مذکور اور
مشہور ہین حافظ آبروے شافعی نے اپنے کتاب تاریخ مین لکہا ہے
کہ تعجب سب سے زیادہ ہی کہ بعضے مسلمان معاویہ کو مجتہد جانتے ہین
مذموم اور قابل لعن اور کافر ہونے مین ان صاحب کے اخبار کثرت
سے ہین از انجملہ احمد بن حسن بیہقی نے کہ علماے اہل سنت سے ہی
کتاب فضایل صحابہ مین نقل کیا ہے نصر ابن عام سے کہ رسولخدا منبر
پر خطبہ پڑہتے تھے کہ اس درمیان مین معاویہ اوٹہا اور ہاتھ ابوسفیان
کا پکڑ کے باہر گیا پس رسول خدا نے دیکہا اور فرمایا لَعَنَ اللّٰہُ القَائِد
وَالمَقُود وَوَیلٌ لِاُمَّتِی مِن مَعَاوِیَہ ذِی الاَشتَاہ یعنے لعنت خدا کے
کہینچنے والے اور کہینچے گئے پر ہے اور واسطے میرے امت پر معاویہ صاحب

کفل بزرگی سے اور ذی الاشباہ اوس شخص کو بھی کہتے ہین کہ مال
مردم کو ناحق تصرف کرے اور نیت دینے کے نرکھے از انجملہ بیہقی نے
روایت کی ہے کہ ابو سفیان ایک شتر پر سوار جاتا تہا اور معاویہ اور
ایک بہائی اوسکا اوسکے ہمراہ تہا ایک شتر کو کہینچتا تہا اور دوسرا
شتر کو ہانکتا تہا رسول خدا نے فرمایا لعن اللہ القائد والراکب والسائق
یعنے لعنت خدا کی کہینچنے والے پر اور سوار ہانکنے والے پر از انجملہ بیہقی
نے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے احد مین نماز صبح مین ابو سفیان
پر اور علی نے قنوت مین معاویہ پر لعنت کی ہے از انجملہ قاضی القضاۃ نے
روایت کی ہے کہ معاویہ اوس حالت مین مرا کہ بت سے امید شفاعت
کے رکہتا تہا از انجملہ ناموتی نے اپنے کتاب مین لکہا ہے کہ متقدمین
اور متاخرین سے کسی نے اس مین خلاف نہین کیا ہے کہ معاویہ جب
مرا تو بت اوسکے گلے مین تہا از انجملہ عبد اللہ ابن عمرو عاص نے روایت
کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا لیدخلن رجل یموت علی غیر ملتی یعنے البتہ
کہ داخل ہو ایک مرد کہ نہ مرے گا غیر ملت پر میرے ناگاہ معاویہ داخل
ہوا از انجملہ صاحب مصابیح نے روایت کی ہے کہ ایک روز رسولخدا
نے فرمایا یطلع علیکم رجل من اہل النار یعنے ایک شخص اسوقت ظاہر
ہوتا ہے کہ جہنمی ہے بعد ایک لمحہ کے معاویہ پیدا ہوا از انجملہ صاحب
مصابیح نے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا یموت معاویۃ
علی غیر ملتی یعنے مرے گا معاویہ غیر ملت پہ میرے از انجملہ صاحب مصابیح نے

اسپنے اسنادوسے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا نے
اِذَا رَأَیْتُمْ مُعَاوِیَۃَ عَلٰی مِنْبَرِیْ فَاقْتُلُوْہُ یعنے اے اُمت میری جسوقت دیکھو
تم معاویہ کو میرے منبر پر چاہیئے کہ اوسکو قتل کرو از انجملہ روضۃ الصفا اور
جامع التواریخ اور شواہد النبوۃ مین لکہا ہے کہ معاویہ نے امام حسن کو
زہر دلوایا اوسکے حکم سے شاہزادہ مسموم ہوا از انجملہ ابو یوسف ابن ابراہیم
نے کہ صاحب ابو حنیفہ کی تھے اپنے مجلس درس مین کہا اور کتاب
حادیۃ الالفاظ مین بجنسہا اوسکو لکہا ہے کہ معاویہ اول وہ شخص تہا کہ رہنمائے
فتنہ باغیہ کا ہوا اور اشارہ فتنہ باغیہ سے جنگ صفین اور قتل عمار ہے
اور اول وہ شخص ہے کہ خلافت کو شمشیر سے لیا اور اول وہ شخص ہے
کہ مسلمانون کے سر کو ہدیہ مین بہیجا اور اول وہ شخص ہے کہ اسلام مین
تخت پر بیٹہا اور مشابہت اکاسرہ اور فراعنہ کے اختیار کی اور اول وہ
شخص ہے کہ مشرکون سے جزیہ لیکے صلح کی اور اول شخص ہے کہ بت
فروشی کی اور اول وہ شخص ہے کہ مسلمان قیدیون کو بیچا اور
اول وہ شخص ہے کہ بے اجازت صحابہ رسول خدا کے مقام رسول خدا
پر بیٹہا اور اول وہ شخص ہے کہ بیراثہ بنیاد خلافت کی رکھے اور
خلافت کو حوالہ اپنے بیٹے کے کیا از انجملہ شیخ زاہد حافظ ابو اسماعیل
کہ مشاہیر محدثین اہل سنت سے ہین کتاب مثالب بنی امیہ مین لکہا
ہے کہ ہند نے مسافر ابن عمر ابن امیہ سے آشنائی کیے اور چند
سال تک مسافر اوسکے ساتھہ زنا کرتا تہا اور اوسی سے و جدہ

کرتا تہا لیکے اپنے زوجہ کر دیگا یہان تک کہ حاملہ ہوے اور حمل چہ مہینو کا
ہوا مسافر خوف فضیحت سے بہاگا اور ہند ابوسفیان کی عقد مین آئے
اور جب تین مہینے اوسکے گہر مین رہے تو جناب معاویہ پیدا ہوئے
اور ابو المنذر ہشام نے اپنی کتاب مثالب مین لکہا ہے کہ چار شخص
بہ نسبت معاویہ کے دعوی کرتے تہے کہ ہمارا بیٹا ہے ایک عمار بن
ولید بن مغیرہ دوسرا ابن عمر تیسرا ابوسفیان چوتہا ایک شخص اور اور
ہند حبشیون سے کہ صحبت سے بہت محفوظ رہتے تہی اور چند مرتبہ سیاہ
لڑکے جنے اور اوسے روز مار ڈالا اور ہند کی مان کے پاس ایک
علم تہا کہ اوس علم کو کوٹہے پر نصب کرتی تہے اسواسطیکہ اوس زمانہ
مین زنان فواحش کو اوس علم سے پہچانتے تہے اور در اصل بنی امیہ
قریش سے نہ تہے اسواسطیکہ مشہور ہے کہ امیہ غلام عبدالشمس کا تہا
اور وہ رومی تہا چونکہ عاقل اور فہیم تہا عبدالشمس نے اوسکو آزاد
کرکے اپنے فرزندی مین رکہا اگر کوئی کہے کہ تواریخ مین نسب عثمان کا
اسطرح لکہا ہے کہ عثمان ابن عفان ابن ابی العاص ابن امیہ ابن عبد الشمس
پس کیونکر ہو سکتا ہے کہ امیہ غلام تہا تو جواب اوسکا یہ ہے کہ عادت
عرب کی تہے کہ جب غلام کو آزاد کرتے تہے تو اوسکو لوگ بیٹا اوس
شخص مالک کا کہتے تہے چنانچہ رسولخدا نے زید ابن حارث کو آزاد
کیا تو عرب اوسکو زید ابن محمد کہتے تہے پس مشخص ہوا کہ بنی امیہ
بہ عوض بنی ہاشم نہ قریشی پس [illegible] ابت ہو [illegible] جناب [illegible] معاویہ کے

باطل ہے اسواسطے کہ کتب اہل سنت مین منقول ہے کہ رسول خدا نے
فرمایا الائمۃ من قریش یعنے ایمہ قریش سے ہونگے از انجملہ سفینۃ الکاملہ
اور ربیع الابرار اور تاریخ حافظ ابرو اور کامل السفینہ مین ہے کہ
سنہ ۵۶ ہجری مین معاویہ مدینہ مین آیا اور اوسنے ایک کنوان کھودوایا
اور اوسکے مونہہ کو چہپایا اور اوسپر کرسی ابنوس کی رکھے اور ام
المومنین جناب عایشہ کو بلایا اور اوس کرسے پر بٹھایا بیٹھنے کے
ساتھہ ہی ام المومنین کنوین مین گرین جناب خال المومنین نے جناب
ام المومنین کو زندہ درگور کرکے کنوین کو مٹی اور پتھر سے بند کروادیا
اور بعض علما نے لکہا ہے کہ یہ واقعہ عظمی آخر ذیحجہ سنہ ۵۸ ہجری مین واقع
ہوا اور منجملہ اون اصحاب کے کہ جن لوگون نے صحبت رسول خدا کے
پائے اور غیر ممدوحین مین سے ہین جناب عایشہ صاحبہ اور جناب حفصہ
صاحبہ ہین کہ تا وقت مرگ پیروی اپنے والد بزرگوار کی کرکے ہمیشہ
عداوت حضرت امیر المومنین سے رکہتے تہین اور اس جہت سے بارہا
حضرت رسول خدا کو آزردہ اور ناخوش کیا اور اخبار اسکے خلاف ہزار
کثرت سے ہین کہ اس رسالہ مختصر مین ذکر اونکا مناسب نہین ہے از انجملہ
غزالی نے کتاب نکاح مین بہت سے باتین نقل کے ہین اونمین ایک
یہ ہے کہ ایک روز ابوبکر اپنے بیٹی کے دیکھنے کیواسطے گئے سنا کہ
رسول خدا اون سے رنجیدہ ہین ابوبکر نے کہا کہ جو کچہ درمیان تم دونو کے
گذرا ہے مجہسے بیان کرو کہ عایشہ نے کہا پس رسول خدا سے

عایشہ سے فرمایا تکلمی یا انا اتکلم یعنے تو کہیگی کہ مین کہون عایشہ نے
کہا تکلم و لا تقل الا حقا یعنے تم کہو مگر نہ کہنا سوائے سچ کے کیا غضب ہے
کہ جناب ام المومنین حضرت رسالت پناہ مخبر صادق سے طرف گمان
جہوٹ بولنے کا رکہین ازانجملہ بخاری نے احادیث صحیحہ مین حضرت رسولخدا
سے نقل کیا ہے کہ اونحضرت نے فرمایا الفتنۃ تخرج من ھنا من حیث
یطلع قرن الشیطان یعنے فتنہ ظاہر ہوگا اوس مکان سے جہان سے سیر وان
شیطان اور اشارہ کیا عایشہ کے مکان کے طرف ازانجملہ روایت
ابو مخنف مین ہے کہ عایشہ نے جب سُنا کہ لوگون نے بیعت کی علیؑ کی کہا
اگر زمین اور آسمان ملجاتے بہتر تہا میرے نزدیک بیعت کرنے سے
ساتھہ علی ابن ابی طالبؑ کے ازانجملہ روایات مشہورہ سے ہے کہ
جب حضرت امیر المومنینؑ بصرہ کے طرف روانہ ہوسے تو ایک منزل
مین انتظار جمع ہونے لشکر کا کیا عایشہ نے اوسوقت خط حفصہ کو
لکھا کہ علیؑ فلان مقام پر اوترے ہین نہ طاقت آگے چلنے کی رکہتے
ہین نہ پہر جا سکیے اور یہ عبارت عایشہ کے خط کی تہی ان تقدم
نحر وان تاخر عقر اور جب خط حفصہ کیپاس پہونچا تو گانیوالی عورتون کو
بلایا اور مضمون خط عایشہ کو نظم کرکے پڑہتے تہین اور گاتے
تہین اور منجملہ اون اصحاب غیر مذمومین کے خالد بن ولید ہین کہ
اہل سنت جسکو سیف اللہ کہتے ہین یہ صاحب سخت عداوت
حضرت امیر المومنینؑ سے رکہتے تہے اس رسالہ مختصر مین گنجایش

اونکے حالات کی نقل کی نہین ہے حضرت رسالت مآبؐ نے بار ہا دست
مبارک کو درگاہ الٰہی مین بلند کرکے کہا اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَبْرَءُ اِلَیْکَ مِمَّا فَعَل
خالدبن ولید یعنے خداوندا پناہ چاہتا ہون اور بیزاری کرتا ہون
طرف تیرے اوس فعل سے کہ کیا خالدابن ولید نے اور منجملہ اون
اصحاب غیر ممدوحین کے جناب زبیر اور جناب طلحہ ہین کہ اہل سنت انکو
از جملہ عشرہ مبشرہ اور اہل بہشت جانتے ہین ان دونون صاحبون نے
جنگ جمل مین بڑی امانت اور مدد جناب عایشہ کی فرمائے تھے اور
اوس جنگ مین قتل حضرت امیر المومنینؑ پر محکم کمر ہمت کی باندہی تھی
شارح بخاری نے ابوعبداللہ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولخدا نے
زبیر سے فرمایا اَمَا اِنَّکَ سَتُقَاتِلُ عَلِیًّا وَاَنْتَ ظَالِمٌ کہ معنے یہ ہے کہ تحقیق
کہ وہ زمانہ قریب ہے کہ تو علیؑ سے جنگ کریگا اور اونکو قتل کرنا چاہیگا
اور تو ظلم کرنیوالا ہوگا علیؑ پر اور ابن مسکویہ اور ابن قتیبہ اور ابن
ابی الحدید وغیرہم نے روایت کی ہے کہ جب عایشہ طلحہ اور زبیر کو ہمراہ
لیکے واسطے جنگ کے بصرہ کیطرف چلین اور مقام حواب مین فارد
ہوئین تو اوس مقام مین آواز کتون کے چلانے کی سنے عایشہ نے
پوچھا کہ نام اس مقام کا کیا ہے لوگون نے کہا کہ حواب یہ سنکے ارادہ
بصرہ سے پشیمان ہوئین اور کہا کہ مینے رسولخدا سے سنا ہے کہ فرمایا
کہ ایک زوجہ میری علیؑ سے بغیر حق جنگ کریگی اور جب مقام حواب
مین پہونچیگی تو کتے چلائین گے کوشش کرائے عایشہ کہ وہ عورت

تو بھی طلحہ اور زبیر نے لوگوں سے گواہیاں دلوائیں کہ یہ مقام حجاب نہیں ہے اور وقت روانہ ہونے کے ایک بڑے اونٹ کو واسطے عایشہ کے سواری کے لائے کہ وہ اوسپر سوار ہوئیں اور نام اوس اونٹ کا عسکر تھا عایشہ نے جب نام عسکر سنا پشیمان ہوئیں اور کہا کہ رسول خدا نے مجکو خبر دی تھے کہ اے عایشہ بچا تو اپنے کو اس سے کہ عسکر نام اونٹ پر سوار ہو کے علیؑ سے جنگ کرنیکے لئے جائے تو طلحہ اور زبیر نے نام کو اوس اونٹ کے بدل دیا اور منجملہ اصحاب غیر محدود میں جناب ابو ہریرہ ہیں کہ ان صاحب نے دین کو دنیا کے عوض بیچا اور جھوٹے حدیثیں بنائیں اور جبتک زندہ رہے واسطے حضرات خلفا ثلثہ اور معاویہ کے حدیثیں وضع کرتے تھے اور ایسے شغل میں اوقات بسر فرماتے تھے فخر رازی نے اربعین میں لکھا ہے کہ ابو ہریرہ نے عایشہ سے کہا کہ جبتک مینے سات سو حدیثیں کہ شان علیؑ میں تھیں واسطے تیرے باپ کے روایت نکیا اس خچر پر سوار نہوا اور حمیدی نے جمع بین الصحیحین میں روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ ابو ہریرہ بہت جھوٹ باندھتا ہے اور ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغت میں لکھا ہے کہ اکذب الناس رسول خدا پر ابو ہریرہ تھا اور بخاری و مسلم میں ہے کہ عبد اللہ ابن عمر سے کہا کہ ابو ہریرہ کہتا ہی کہ رسول خدا نے جیسا کہ ساتھ قتل سگ شکاری اور سگ شبان کے امر نہیں کیا ہے ویسا ہی ساتھ قتل سگ زرعو کے بھی امر نہیں کیا ہی

عبداللہ نے کہا کہ ابوہریرہ سگ زرعی رکھتا ہی **خاتمہ چند فواید مین فایدہ**
**اول** بیان کہ جو احادیث کہ اہل سنت فضائل حضرات خلفائے ثلثہ
مین نقل کرتے ہین اصلا محل اعتماد نہین ہین اور امامیہ پر کسی وجہسے
حجت نہین ہوسکتے ہی اسواسطے کہ اون حدیثونکو تابعین بنی امیہ اور بنی
عباس سنے روایت کیا ہے اور منتہی ہوتے ہین وہ روایات اونکی
دشمنان حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب تک مثل عبداللہ ابن عمر
کے کہ حضرت امیر المومنینؑ سے بیعت نکی اور بیعت کی یزید اور عبدالملک
ابن مروان کی چنانچہ حمیدی نے جمع بین الصحیحین مین متفق علیہ بخاری اور
مسلم سے بسند عبداللہ ابن عمر سے روایت کی ہے کہ جب اہل مدینہ نے
یزید کو امامت سے خلع کیا عبداللہ ابن عمر نے کہا کہ ہمنے بیعت کی ہے
یزید کی اوپر بیعت خدا اور رسولؐ کے ایسے شخص کے ساتھ مدنہین
چاہیے کرنا اور دوسری روایت کی ہے صحیح بخاری سے بسند عبداللہ
ابن عمر سے اور ملخص اوس روایت کا یہ ہے کہ جب عبداللہ ابن
عمر نے چاہا کہ ہاتھ حجاج کے بیعت عبدالملک کی کرے تو حجاج نے
باوجود شقاوت اور نفاق کے غصہ مین آکے کہا کہ کل علی ابن ابی
طالب کی بیعت نہ کی تونے اور آج آیا ہے کہ عبدالملک ابن مروان
کے بیعت کرے ہاتھ میرا بیکار نہین ہے پانون میرا پکڑ اور بیعت کر
اور مثل جناب عایشہ کے کہ عداوتین اور جنگ کرنا انکا حضرت
امیر المومنینؑ سے مشہور اور معروف ہے حاجت توضیح کی نہین ہے

اور کسیقدر حال اونکی عداوت کا مذکور ہہی ہوچکا اور مثل ابوہریرہ
کے کہ واسطے نفع دنیا کے حضرت امیرؑ سے منحرف ہوکے معاویہ سے
ملنے اور حضرت امیرؑ سے جنگ کی جیسا کہ کتب سیر و تواریخ مین مذکور ہہی
اور حال انکے صادق اللہجہ ہونیکا کسیقدر بیان ہہی ہوچکا اور مثل
عمر بن عاص کے کہ دین کو ساتہہ دنیا کے بیچا اور طرفداری معاویہ مین
اسلام سے نے نصیب ہوا اور حال اسکا کتب اہل سنت مین مذکور
اور مشہور ہے اور مثل مغیرہ بن شعبہ کے کہ حضرت امیرؑ سے نہایت
عداوت رکہتا تہا چنانچہ ابن ابی الحدید نے ابوجعفر اسکافی سے
روایت کی ہے کہ مغیرہ ابن شعبہ علیؑ کو منبر پر ناسزا کہتا تہا اور یہ بہی
ابوجعفر اسکافی سے روایت کی ہے کہ معاویہ ایک جماعت صحابہ اور
تابعین کو صلہ دیتا تہا کہ اخبار قبیحہ کو حق علی ابن ابی طالبؑ مین روایت
کرین اور اون لوگون مین سے تہا عمرو عاص اور مغیرہ بن شعبہ
اور عروہ بن زبیر اور مثل کعب الاخبار کے ابن ابی الحدید نے
شرح نہج البلاغت مین روایت کی ہے ایک جماعت اہل سیر سے
کہ علی ابن ابی طالب کہتے تہے کہ کعب الاخبار کذاب ہے اور وہ
منحرف تہا آنحضرت سے اور مثل سعد ابی وقاص کے کہ عداوت
سے بیعت جناب امیرؑ کے نکی جیسا کہ کتب سیر مین مذکور ہے
اور مثل ابوموسی اشعری کے کہ بسبب دشمنی کے نفی خلافت
آنحضرت سے کی کہنے سے عمرو بن عاص کے اور مثل عمر بن سعد

اور شمر اور خولی وغیرہم کے کہ عداوت جنکی اہل بیتؑ نبوت سے احتیاج بیان کی نہین رکہتے یاد کرنا واقعہ کربلا کا کافی ہے الحاصل جو روایات کہ اہل سنت و ارباب عقیدہ اپنے فضایل خلفاء ثلثہ مین نقل کرتے ہین البتہ سلسلہ اون روایات کا تابعان بنی امیہ اور دشمنان حضرت امیر المومنینؑ تک پہونچا ہے جیسا کہ ارباب خبر اور اصحاب تتبع پر ظاہر ہے کہ معاویہ اور سایر ظلمہ بنی امیہ آل رسولؐ کے ساتھ کیسی عداوت رکھتے تھے اور ہمیشہ منبرون پر جمعیت خاص و عام مین سب اہل بیتؑ طاہرین اور مذمت عترت خیر المرسلینؐ کرتے تھے اور دوستان اہل بیتؑ طیبینؑ کو قتل اور غارت کرتے تھے اور کسیکو یارا اسکا نہ تہا کہ فضایل علی ابن ابی طالبؑ کو ظاہر کرے اور جو شخص کہ اون حضرت کی مذمت مین کوئی حدیث وضع کرتا تہا صلہ اور انعام پاتا تہا اور جو لوگ کہ اظہار عداوت کا اونحضرت کے کرتے تھے ہمیشہ ظالمون کے نزدیک معزز اور مکرم تھے اور صاحب شوکت وحکومت ہوتے تھے اور جو لوگ کہ اونحضرت کی دوستی کے ساتھ منسوب تھے ہمیشہ خوف اور مظلومی مین بسر کرتے تھے اور خوف سے اصلا اظہار دوستی اور پیروی اہل بیتؑ کا نکرتے تھے اسی سال تک کہ زمانہ بنی امیہ کا تھا حال شیعیان حضرت مرتضی علیؑ کا اسطرح پر تہا کہ کسی زبان کو یارا اوسکی شرح کا اور کسی کان کو تاب سننے کی نہین ہے ہزارون آدمی تہمت محبت اہل بیتؑ مین قتل ہوگئے اور دوستون اور شیعون کا تو کیا

حساب ہو ابن ابی الحدید نے جعفر اسکافی سے روایت کی ہے کہ بنی امیہ
منع کرتے تھے اظہار فضایل علیؑ کو اور سزا دیتے تھے ذاکر اور راوی
فضایل علیؑ کو یہانتک کہ کسیکو جراوت نہ تھے کہ نام اوس شخص ذاکر یا
راوی کا زبان پر لاوے اور ابن ابی الحدید نے اپنی شرح مین روایت
کی ہے علی ابن محمد ابن ابو یوسف مداینی سے کہ اوسنے کتاب احداث
مین لکہا ہے کہ معاویہ نے لکہا اپنے عمال کو کہ قتل کرو راویان فضایل
علی اور اہل بیتؑ کو پس خطبا ہر جگہ منبرون پر اوںحضرت کو ناسزا کہتے
تھے اور معایب واسطے اوںحضرت اور اہل بیتؑ کے روایت کرتے
تھے اور چونکہ کوفہ مین شیعہ علیؑ کے بہت تھے زیاد کو اونپر مقرر کیا کہ
اوسنے اونکو قتل کیا جہان کہین پایا بڑی بڑی عقوبت سے اور اپنے
عمال کو لکہا کہ دوستان عثمان اور راویان فضایل عثمان کا اعزاز
اکرام کرو اور نام اونکے اور اونکے باپ اور قوم کو اونکی لکہ کے
ہمارے پاس بہیجو پس جب نام اور نشان اونکے عمال نے لکہ کے
بہیجا تو اونکو صلاے گران قیمت [illegible] اپنے عمال کو لکہا کہ
پس جو شخص کہ عثمان کی فضیلت کو روایت کرتا تہا نام اوسکا لکہتا تہا
اور اوسکو اپنا مقرب کرتا تہا بعد اسکے عمال کو لکہا کہ روایت کرو
ابوبکر اور عمر اور سایر اصحاب کے فضیلت کو پس روایت کی مناقب
مین انکے احادیث موضوعہ بہت کہ کچہ اصل اور حقیقت نہین اور
اون حدیثون کو منبرون پر پڑہتے تھے اور معلمون کو کہتے تھے کہ

مکتبوں مین لڑکون کو پڑھا دین اور سارون حدیثون کو مثل قران کے تعلیم کرتے تھے یہانتک کہ عورتون کو اور بچونکو اور خدمتگارونکو بھی پڑھایا بعد اسکے عمال کو لکھا کہ سب شہرونمین ڈھونڈہین جو شخص کہ متہم بدوستی علی ابن ابی طالب اور اونکی اہل بیتؑ کی ہو گھر کو اوسکے گرا دین یہ ہی مجمل مضمون روایت ابن ابی الحدید کا کتاب مدا ینی سے اب تامل کرنا چاہیئے اور انصاف سے دیکھنا چاہیئے کہ ہر گاہ حال ایسا تھا اور سب راویان معتبر اہل سنت کے تابع بنی امیہ اور دشمن اہل بیت رسولخداؐ کے تھے تو احادیث فضائل حضرات خلفاء ثلثہ کا کیا اعتبار ہے اور صاحب تحفہ المحبین کتاب المحبین مین اور صنعانی [illegible] الزہری نے در ملتقط مین بکثرت جھوتی وضعی حدیثون کو کہ فضائل حضرات خلفاء ثلثہ مین نقل کر دیا ہے اور امام المحدثین فیروزابادی نے کتاب سفر السعادت مین لکھا ہے اِنَّ کُلَّ مَاوَرَدَ فِیْ شَانِ اَبِیْ بَکْرٍ ہِیَ مِنَ الْمُفْتَرِیَاتِ الَّتِیْ یَشْہَدُ [illegible] العقل بکذبہا حاصل معنی یہ ہی کہ سب حدیثین جو شان ابوبکر مین ہین جھوٹی ہین گواہی دیتی ہے عقل [illegible] تمام اون حدیثون کے جھوٹی ہونے پر فایدہ دوم سب و شتم بمعنے فحش کے ہے کہ یہ طریقہ امامیہ کا نہین ہے اور لعن کہ بمعنے دور کرنے رحمت خدا سے اور نفرین کرنیکے ہے بحکم نص قرانی اُولٰئِکَ یَلْعَنُہُمُ اللّٰہُ وَیَلْعَنُہُمُ اللّٰاعِنُوْنَ اور لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ فرمان خدا ہے اور فرمان برداری خدا کی موجب ثواب و اجر آخرت ہے اور حضرت رسولخداؐ نے

لعن بہت ابوسفیان اور معاویہ وغیرہما پر ثابت ہے جیسا کہ مقصد دوم میں کسیقدر مذکور ہوا کہ عمل کرنا اوسپر تمامی امت پر لازم ہے پس بفرمان برداری خدا و رسول شیوہ امامیہ کا ہے کہ مستحق لعن پر لعن کہین صحابی ہو خواہ پدر صحابی اور حقتعالی نے فرمایا ہے لَا یُحِبُّ اللّٰہُ الْجَہْرَ بِالسُّوْءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ یہ نص قطعی دال ہے اسپر کہ بد کہنا ستم رسیدہ کا باعلان تمام اوس شخص پر کہ ستم اوسپر کیا بلاشک جایز ہے اور زیادہ اس سے ہمپر کیا ستم ہوگا کہ بعض حضرات ہمارے آقاؤن پر انواع ظلم اور ستم اور ایذا عمل مین لائے اور سزاوار لعن ہوتا اونحضرت کا بفرمان خدا اور بارشاد رسولؐ اور امیر المومنینؑ ثابت اور محقق ہے حقتعالی نے فرمایا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَہُمْ عَذَابًا مُّہِیْنًا یعنے بتحقیق کہ وہ لوگ کہ ایذا پہونچاتے ہین خدا اور رسولؐ کو لعنت کی ہے اونپر حقتعالی نے اور واسطے اونکے وہ عذاب ہے کہ موجب اہانت اور فضیحت کا اونکی ہے فقط اور مقصد دوم مین بیان ہو چکا کہ ایذا حضرت امیر المومنینؑ اور حضرت فاطمہؑ مین ایذا رسول خدا اور خدا ہے اور یہ باعث لعن ہے اور ایذا دینے حضرات خلفا ثلثہ و غیرہم کے مقصد مذکور مین ثابت ہو چکی حاجت اعادہ کی نہین ہے اور یہ آیت اوسوقت نازل ہوئی کہ جب جناب عثمان اور جناب طلحہ نے کہا کہ بعد وفات رسول خدا کے ہم ازواج سے نکاح کرینگے کہ یہ کلمہ باعث ایذائے حضرت رسالتمآبؐ ہوا اور اخطب خوارزم سے مناقب

ہین اور ابن ابی الحدید نے انس ابن مالک سے اور بہی اخطب سے نے روایت کی ہے باسناد عبدالرحمن بن ابی لیلے سے اور راوس نے اپنے باپ سے کہ رسول خدا نے علی سے کہا اِتَّقِ الضَّغَائِنَ الَّتِیْ لَکَ فِیْ صُدُوْرِ مَنْ لَا یُظْہِرُہَا اِلَّا بَعْدَ مَوْتِیْ اُوْلٰئِکَ یَلْعَنُہُمُ اللّٰہُ وَیَلْعَنُہُمُ اللَّاعِنُوْنَ یعنے پرحذر رہ کینون سے کہ یہ نسبت تیرے سینون مین ہین اون لوگونکی کہ ظاہر نہین کرتے ہین مگر بعد میری رحلت کی یہ لوگ وہ ہین کہ لعنت کرتا ہے حقتعالی انپر اور لعنت کرتے ہین لعنت کرنیوالے پس حضرت روئے پوچھا یا حضرت کسواسطے ہے رونا آپ کا فرمایا اَخْبَرَنِیْ جِبْرَئِیْلُ اَنَّہُمْ یَظْلِمُوْنَہٗ وَیَمْنَعُوْنَ حَقَّہٗ یعنے خبر دی مجکو جبرئیل نے کہ بتحقیق کہ وہ لوگ ظلم کرینگے علی پر اور منع کرینگے حق کو اوسکے اور مقصد دوم مین ثابت ہو چکا کہ حضرت خلفائے ثلثہ نے کیا ظلم کئے حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب پر اور کینہ جو دلوںمین تھے بعد وفات حضرت رسول خدا کے ظاہر کئے اور غصب کیا اونکے حق کو اور رئیس اشاعرہ محمد بن الکریم شہرستانی نے کتاب ملل ونحل مین اور سید شریف نے شرح مواقف مین اور داؤد اور ترمذی اور مسلم اور حمیدی اور احمد حنبل وغیرہم نے اپنے مصنفات مین لکھا ہے کہ فرمایا رسول خدا نے جَہِّزُوْا جَیْشَ اُسَامَۃَ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْہُ یعنے جاؤ لشکر اسامہ کے ساتھہ لعنت کرے خدا اوسپر کہ جو نہ جائے لشکر اسامہ کے ساتھہ اور نہ جانا حضرات اصحاب ثلثہ کا متحقق اور معلوم ہی جیسا کہ جمال الدین محدث نے روضۃ الاحباب

مین صراحت کی ہے اور ابن ابی الحدید نے کتاب احمد ابن عبد العزیز جوہری سے روایت کی ہے اور مسند احمد حنبل مین مذکور ہے کہ جسوقت کہ حکم الہی ہوا واسطے بند کرنے گھرون کے دروازون کے جو مسجد واقع تھے سب دروازے بند ہوے سواے دروازہ مکان علی ابن ابیطالب کے عباس نے عرض کی کہ ایک ناودان کوٹھے کا ہماری مسجد مین رہے حضرت رسول خدا نے قبول فرمایا اور اپنے دست مبارک سے اپنے چچا کی خوشی کے واسطے ناودان کو نصب کیا اور نصب کرنیکے وقت فرمایا کہ جو شخص کہ اسکو کھودیگا ہمارے چچا کو ناخوش کریگا وہ شخص ملعون ہے عمر ایک روز زمان خلافت مین اپنے اودہر جاتے تھے پانی اوس ناودان سے اونپر ٹپکا عمر غصہ مین آگئے ناودان کے کھودنے کا حکم دیا بعضے اصحاب رسول خدا نے اوس حدیث کو یاد دلایا لیکن کچھ فایدہ نکیا ناودان کھود ڈالا اور اخطب خوارزم نے مناقب مین ایک حدیث طولانی مین روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا من عرف حق علی وَمَن انکر حقہ لعن یعنے جسنے پہچانا حق علی کو وہ پاک اور طیب ہوا اور جسنے انکار کیا اونکی حق سے ملعون ہوا اور مقصد دوم مین منکرین حق حضرت علی ابن ابی طالب مذکور ہوچکے ہین اور روایت صحیح مسلم اور صحیح بخاری متضمن اس امر کے کہ حضرت علی اور حضرت عباس جناب خلیفہ اول اور جناب خلیفہ ثانی کو کاذب اور خاین جانتے تھے مقصد دوم مین نقل ہوچکی ہے اور لعن کاذب پر نص

قرآنی ثابت ہے اور ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغت مین یحیی بن
سعید شہور بابن عالیہ حنبلی سے نقل کیا ہے کہ کہا اوسنے کہ حاضر تہا مین
نزدیک فخر اسمعیل بن علی حنبلی فقیہ کے کہ پیشوا حنبلیون کا بغداد مین تہا
ایک شخص حنبلیون مین سے کہ کچہ قرض ایک شخص اہل کوفہ سے طلب رکہتا
تہا نزدیک شیخ اسمعیل کے آیا اور وہ روز غدیر کا تہا اور خلق کثیر ضریح
حضرت امیر المومنین پر جمع ہوے تہے پس شیخ فخر اسمعیل نے اوس شخص
سے پوچہا کہ آیا قرض تیرے تجکو پہونچے یا کچہ باقی ہے وہ شخص جواب دیتا
تہا تا اینکہ کہا کہ اے سید میرے کاش کہ تم دیکہتے عید غدیر کو کہ سر قبر
علی ابن ابی طالب پہ کیا تشنیعین اور رسوائیان اور اقوال نازیبا اور
سب اصحاب باواز بلند بے باگانہ کرتے ہین پس فخر اسمعیل نے کہا کہ
گناہ اون لوگون کا کیا ہے قسم خدائی کہ خود صاحب قبر نے اون
لوگون کو تعلیم کیا ہے پس اوس شخص نے کہا کہ صاحب قبر کون ہے
کہا علی ابن ابی طالب کہا اے سید میرے آیا علی نے اون لوگون کو
ہدایت کی اور یہ طریقہ تعلیم کیا کہا ہان واللہ کہا اے آقا پس اگر علی حق
پر تہے تو ہم لوگ کیون فلان اور فلان کو دوست رکہین اور اگر
باطل پر تہے پس کسواسطے ہم اونکو دوست رکہین چاہیے کہ تبرا کرین
ہم اونسے یا ان دونون سے پس ابن عالیہ کہتا ہے کہ فخر اسمعیل
جلدی اوٹہے اور کفشون کو پہنا اور کہا کہ لعنت خدا کی اسمعیل پر اگر
جواب اس مسئلہ کا جانے اور اندر مکان کے چلے گئے اگر کوئی اہل سنت

مین سے لکھے کہ کتب اہل سنت مثل ریاض النضرہ اور شفاء قاضی عیاض وغیرہا مین احادیث اس باب مین منقول ہین کہ جو شخص کہ سب اصحاب کرے وہ منافق اور جہنمی ہے اور شفا مین یہ حدیث بھی ہے کہ من سب اصحابی فعلیہ لعنة اللہ والملائکة والناس اجمعین یعنے جو شخص کہ سب کرے میرے اصحاب کو پس اوسپر لعنت ہے خدا اور ملائک اور آدمی سب کی پس کیونکر سب کرنا اصحاب کی شان مین جایز ہوگا تو جواب اوسکا یہ ہے کہ احادیث کتب اہل سنت امامیہ پر حجت نہین ہو سکتی ہین اور علاوہ برین بیان ہو چکا کہ سب بمعنے فحش طریقہ امامیہ کا نہین ہے اور سوا اسکے ہرگاہ بفرمان خدا اور ارشاد رسول خدا اور دلیل عقلی ثابت ہو چکا کہ بعض اصحاب غیر ممدوحین قابل لعن ہین تو لا محالہ اصحاب غیر ممدوحین حکم سے ان احادیث مذمت لعن کے مستثنی سمجھے جاوینگے پس البتہ یہ احادیث عدم جواز لعن حق اصحاب ممدوحین مین اور وہ احادیث حکم لعن مخصوص اصحاب غیر ممدوحین کے حق مین قرار پاوینگے اور کتب اہل سنت سے ثابت ہے کہ اصحاب نے ایک دوسرے پر سب و لعن کئے ہے جیسا کہ تاریخ طبری اور کنز العمال مین ہے کہ جب عمر نے پیغام اسامہ کا ابوبکر کے پاس پہونچایا تو ابوبکر کود پڑے اور داڑہی عمر کی پکڑی اور عمر کو گالی دے پس عمر باہر آئے اور اصحاب رسول کو گالی دے اور فتح الباری مین ہے کہ عمر نے حق سعد بن عبادہ کہ اکابر اصحاب سے تھے کہا قتل اللہ سعدا فانہ صاحب الشر والفتنة یعنے قتل کرے خدا

سعد کو پس بتحقیق کہ وہ صاحب شر و فساد ہے اور کنز الاعمال مین ہے کہ
عباس ابن عبد المطلب نے عمر کو کہا اعقتک اللہ بطر امک یعنے بھیرے
تجھے خدا تیرے ماں کی فرج مین اور ابن عبد البر نے استیعاب مین لکھا ہے
کہ عثمان نے شان نعیمان مین کہ اصحاب رسولؐ سے تھے کہا لعن اللہ نعیمان
یعنے لعنت کرے خدا النیمان پر اور روضۃ الاحباب مین ہے کہ عایشہ
شان مین عثمان کے کہتے تھین لعن اللہ نعثلا قتل اللہ نعثلا یعنے لعنت
کرے خدا نعثل پر اور قتل کرے خدا نعثل کو پس چاہیے کہ اصحاب
ایک دوسرے کو سب اور لعن کرنیکے سبب سے منافق اور جہنمی
اور ملعون ہون **فایدہ سیوم** شیعہ لغت مین بمعنے اتباع اور انصار
اور گروہ اور غالب شدہ کے ہین اور لغت مین ہے کہ عرف مین یہ نام
اون لوگون کا ہے کہ دوست رکھتے ہین علی ابن ابی طالبؑ اور اونکے
فرزندون کو اور مشایعت اور متابعت انکی کرتے ہین اور استعمال
اس لفظ کا واحد اور کثیر مین ہے اور محمد شہرستانی نے کتاب ملل و
نحل مین لکھا ہے الشیعۃ ہم الذین تابعوا علیا یعنے شیعہ وہ لوگ
ہین کہ جن لوگون نے متابعت کی علی کے اور لفظ شیعہ قرآن شریف
مین چند مقام مین ہے وان من شیعتہ لابراہیم اور جنتی ہونے مین
شیعون کے اور انکے فضایل مین احادیث حضرت رسولؐ خدا
کثرت سے کتب معتبرہ اہل سنت مین مذکور اور موجود ہین چنانچہ
بعض اون مین سے اور آخر مقصد اول مین اس رسالہ کے مذکور

ہوئین اور سوائے فرقہ امامیہ کے کوئی فرقہ کسی زمانہ مین بلقب شیعہ
معروف اور مشہور نہین ہوا اور ابن اثیر نے حال مین محمد بن یعقوب
کلینی رہ کے کتاب جامع الاصول مین لکہا ہے ابو جعفر محمد بن یعقوب
الرازی الفقیہ الامام علی مذہب اہل البیت عالم فی مذہبہم لہ فاما
عندہم مشہور لہ ذکرہ فیما کان علی المائۃ الثالثۃ یعنے کنیت اون کے
ابو جعفر اور نام اونکا محمد بن یعقوب ہے اور فقہ اور پیشوا مذہب اہل بیت
کے تھے اور عالم اون کے مذہب کے تھے اور ساتھ فضل و بزرگواری
کے موصوف اور تین سو صدی کے علما مین مشہور اور معروف تھے
اس سے صریح ثابت ہوا کہ شیخ کلینی رہ کہ اکابر متقدمین علمای امامیہ
مین عالم مذہب اہل بیتؑ کے تھے اور مذہب سنت و جماعت سوائے
مذہب اہل بیت علیہ السلام کے ہے اور محمد شہرستانی نے کتاب
ملل و نحل مین اور شرح مواقف نے لکہا ہے الامامیۃ کا نوا فی الاول
علی مذہب ائمتہم یعنے امامیہ تھے پہلے اوپر مذہب اپنے امامون کے
اور نہایہ جزری مین ہے کہ اول رواج دینے والے مذہب امامیہ کے
امام رضا تھے اور مرتبہ دوم مین محمد بن یعقوب کلینی نے اس مذہب کو
رواج دیا اور ابن اثیر نے لکہا ہے کہ ان مجدد مذہب الامامیۃ فی
المائۃ الثانیۃ کان علی بن موسی الرضا ہے یعنے تجدید کرنیوالے مذہب
امامیہ کے دوسرے صدی مین تھے امام رضا اور ارباب سیر لکہتے
ہین کہ بعد وفات سرور عالم کے تابعان علی شیعہ علی مشہور ہوے

اور اسیطرح فریق ثانی اپنے تئین شیعہ ابو بکر و عمر و عثمان لیتے تھے
اور جب معاویہ نے حضرت امیر سے جنگ کی اپنے لشکر مین حکم دیا کہ
معاذ اللہ منبرون پر سب امیر المومنین اور اونکے اصحاب کی کرین اور
اپنے گروہ کو ملقب بسنت وجماعت کیا اور سیوطی نے تاریخ الخلفا
مین لکھا ہے کہ جب سنہ ۴۱ھ مین معاویہ اور امام حسن سے صلح ہوے تو معاویہ نے
نام اوس سال کا جماعت رکھا اور صواعق مین ہے کہ سنہ ۶۱ھ مین جب امام
امام حسین شہید ہوے یزید نے نام اوس سال کا سنت رکھا پس اس
ترکیب سے نام تابعان بنی امیہ کا سنت وجماعت واضح ہے اور جسوقت کہ
جنگ صفین ہوے مسلمان تین فرقہ ہوے تابعان علی الشیعہ علی نامور
ہوے اور تابعان معاویہ سنت وجماعت مشہور ہوے اور ایک گروہ
نے دونون سے انحراف کیا کہ وہ خارجی ہین فایدہ چہارم مسند
احمد حنبل اور جمع بین الصحیحین الستہ و صحیح ابو داود اور صحیح بخاری مین ہے
کہ حضرت رسول خدا نے حضرت امیر سے فرمایا کہ یا علی لا یحبک الا مومن
ولا یبغضک الا کافر او منافق یعنے اے علی دوستی رکھے گا تم سے مگر مومن
اور دشمنی رکھے گا تم سے مگر کافر اور منافق اور صحاح مین ہے کہ فرمایا
رسول خدا نے لا یحب علیا منافق ولا یبغضہ مومن یعنے محبت نکریگا
علی سے منافق اور دشمنی نرکھے گا ان سے مومن اور صحاح مین
ہے من احب علیا فقد احبنی ومن ابغض علیا فقد ابغضنی یعنے جسنے
محبت کی علی سے بتحقیق کہ مجھسے محبت کی اور جسنے عداوت کی

علی سے بتحقیق کہ مجھہ سے عداوت کی اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور
ابن عدی نے روایت کی ہے کہ جو شخص نہ پہچانے حق ہماری عترت کا
ایک شخص ہے تین شخصوں مین سے یا منافق ہے یا پسر زن زانیہ یا بغیر
طہر یعنے مان اوسکی حالت حیض مین حاملہ ہوئے اور طبرانی اور حاکم نے
روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ اگر کوئی شخص درمیان رکن
و مقام کے ساتھہ صلوۃ اور صوم کے قیام کرے اور دشمن ہوا اہلبیت
محمدؐ کا داخل ہوگا آتش دوزخ مین اور احمد حنبل نے مناقب مین ابن
عباس سے روایت کی ہے قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا
الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللہِ صلعم مَنْ قَرَابَتُکَ ھٰؤُلَاءِ وَجَبَتْ
عَلَیْنَا مَوَدَّتُھُمْ قَالَ عَلِیٌّ وَ فَاطِمَۃُ وَ اَوْلَادُ ھُمَا وَ قَالَ النَّبِیُّ صلعم وَالَّذِیْ
نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یُبْغِضُنَا اَھْلَ الْبَیْتِ اَحَدٌ اِلَّا اَدْخَلَہُ النَّارَ حاصل معنے یہ
کہ جسوقت نازل ہوئے آیت لا اسئلکم کہا لوگون نے یا رسول اللہ
کون ہین قرابت دار آپکے کہ واجب ہوئی ہم لوگون پر محبت اونکی
کہا رسول خدا نے کہ وہ علیؑ اور فاطمہؑ ہین اور اولاد اون دونونکی
اور کہا رسول خدا نے کہ قسم ہے اوسکی کہ جان میرے اوس کے
قبضہ قدرت مین ہے کہ نہ دشمنی رکھیگا اہلبیتؑ سے کوئی مگر یہ کہ
حق تعالے اوسکو داخل کریگا جہنم مین بملاحظہ ان احادیث اور مثل
احادیث کے کہ کتب معتبرہ اہل سنت مین کثرت سے موجود
ہین حضرات اہل سنت مجبور ہوئے دعوی محبت اہلبیتؑ کا کرنے پر

بلکہ جناب شاہ عبدالعزیز دہلوی نے کتاب تحفہ اثنا عشریہ میں بکمال
خلافت اپنے تئین شیعہ قرار دیا ہے لیکن درواقع یہ دعوی انحضرات کا
محض مصنوعی اور لسانی اور صرف بیان ظاہری اور زبانی ہو کیونکہ
ونکے اقوال اور اعمال اور افعال سے صریح عداوت اہل بیت
ظاہر ہے حضرت سید المرسلین کے منکشف اور ثابت ہوتی ہو جناب
احمد حنبل نے مسند جعفر مین روایت کی ہے کہ اَلرَّجُلُ لَا یَکُونُ مُؤمِنًا حَتّی
یَبْغَضَ عَلِیًّا قَلِیلًا یعنے مرد نہین ہوتا مومن جبتک کہ عداوت تھوڑی سی علی
سے تھوڑی اور امام غزالی نے کتاب صراط المستقیم مین لکھا ہے
کہ جو شخص تحفۃ اثنا عشریہ کے داخل بہشت ہوگا مگر وہ شخص کہ جو بانی تفرقہ
تفرقہ ڈالنے مین خلافت کے کہ وہ علی ابن ابی طالب مین اور ابن
ابن خلکان نے کہ اکابر علماء اہل سنت سے مین حال مین علی ابن
جہیم کے کہ جسکو اہل سنت بڑا استاد اور متورع جانتے مین لکھا ہو کہ
اِنَّہُ کَانَ مُتَعَذِّرًا بِبُغْضِ عَلِیٍّ وَالْاِنْحِرَافِ عَنْہُ لِاَنَّ مَحَبَّتَہُ لَا تَجْتَمِعُ مَعَ السُّنَّۃِ
یعنے بتحقیق کہ وہ معذور تھا عداوت علی مین اور منحرف ہونے مین اوسے
اسواسطے کہ بتحقیق کہ محبت علی کی نہین جمع ہوتے ساتھ سنت کے
یعنے یہ امر نہین ہو سکتا کہ سنی ہوا اور دوست بھی ہو علی کا اور محی الدین
عربی نے متوکل عباسی کو قطب لکھا ہے اور کمال الدین دمیری نے
حیوۃ الحیوان مین لکھا ہے اَلْمُتَوَکِّلُ کَانَ یَغْلُوا فِی بُغْضِ عَلِیٍّ یعنے متوکل
غلو رکھتا تھا دشمنی علی مین اور سیوطی نے تاریخ الخلفا مین لکھا ہے

سَنَۃَ سِتَّۃَ وَثَلَاثَ مِائَۃَ اَمَرَ المُتَوَکِّلُ بِہَدمِ قَبرِ الحُسَینِؑ وَہَدمِ مَا حَولَہٗ
مِنَ الدُّورِ اَن یَعمَلَ مَزَارِعَ وَمَنَعَ النَّاسَ مِن زِیَارَتِہٖ یعنے ۳۰۶؁ہجری
مین حکم کیا متوکل نے واسطے منہدم کرنے قبر حسینؑ کے اور منہدم کرنے
اوس چیز کے کہ جو گرد قبر کی تہی اور حکم دیا اوسنے کہ زراعت کرین
اوسپر زراعت کرنیوالے اور منع کیا لوگون کو اونکی زیارت کرنے سے
اور ابن عربی مالکی نے لکہا ہے مَا قُتِلَ الحُسَینُ اِلَّا بِسَیفِ جَدِّہٖ اَی لِاَنَّہٗ
الخَلِیفَۃُ وَالحُسَینُ بَغیٰ عَلَیہِ وَالبَیعَۃُ سَبَقَت لِیَزِیدَ یعنے نہین قتل ہوے
حسینؑ مگر اپنے نانا کی شمشیر سے، سو اسطے کہ یزید خلیفہ تہا اور حسینؑ نے
بغاوت کی اوسپر اور بیعت سبقت کر چکے تہے یزید کیطرف اور بعضی نے
کہ علمائے اہل سنت سے ہین لکہا ہے کہ اَوَّلُ خَارِجِیٍّ فِی الاِسلَامِ
حُسَینُ ابنُ عَلِیٍّ یعنے پہلا خارجی جو اسلام مین ہوا حسین بن علی ہین اور
ابن حجر نے صواعق مین لکہا ہے عَنِ الغَزَالِی وَغَیرِہٖ یَحرُمُ عَلَی الوَاعِظِ ذِکرُ
قَتلِ الحُسَینِ وَالحَسَنِ وَمَا جَرٰی بَینَ الصَّحَابَۃِ مِنَ التَّشَاجُرِ وَالتَّخَاصُمِ فَاِنَّہٗ
یَہِیجُ اَلیٰ بُغضِ الصَّحَابَۃِ یعنے غزالی وغیرہ کہتے ہین کہ حرام ہے واعظ پر بیان
کرنا حال قتل حسینؑ اور حسنؑ کا اور بیان کرنا اوس قصہ کا جو واقع
ہوا درمیان صحابہ کے باہمدگر نزاع اور دشمنی سے پس بتحقیق کہ وہ
باعث ہوتا ہے دشمنی اصحاب کا اور شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی نے
قول جمیل مین بیان قصہ کربلا اور حال وفات حضرت امام حسینؑ کو
ناجائز لکہا ہے اور مولوی اسمٰعیل صاحب نے صراط المستقیم مین لکہا ہے

کہ چونکہ حسین مرتبہ شہادت کو فایز ہوے تو محل خوشی کا ہے نہ مقام غم کا
پس معلوم ہوا کہ اہل سنت جو تہمت محبت کی حضرت امیر المومنین اور
سایر اہل بیت طاہرین کے اپنے اوپر کرتے ہین از قبیل یقولون ما
لیس فی قلوبہم سے یعنے کہتے ہین وہ بات کہ نہین ہے اونکے دلون مین
اور از قبیل یقولون ما لا یفعلون سے یعنے کہتے ہین وہ بات کہ نہین
کرتے ہین اور تحقیق ہوا کہ باطن اونکے خلاف ظاہر اور اقوال ونکے
عکس اونکے اعمال کے گواہی دیتے ہین اور بنا بر احادیث کتب معتبرہ
اپنے بجہت عداوت حضرت امیر المومنین اور اہل بیت سید المرسلین کے
کافر اور منافق اور اہل جہنم قرار پاتے ہین فایدہ پنجم احوال مین امام
اعظم اہل سنت یعنے جناب ابو حنیفہ کے ابن جوزی نے کتاب المنتظم مین
لکھا ہے ان الجمیع اتفقوا علی طعن ابی حنیفۃ یعنے تحقیق کہ سب نے اتفاق
کیا ہے اوپر طعن ابو حنیفہ کے اور رسالہ امام ابو حامد غزالی کا طعن مین
ابو حنیفہ کے مشہور ہے اور غزالی نے آخر کتاب منخول کے مسلک اول
مین لکھا ہے فابو حنیفۃ قد قلب الشریعۃ ظہر البطن وشوش مسلکہا وغیر نظامہا فاما ابو حنیفہ مزق حاصل ذہنہ فی تصویر المسایل و تقریر المذاہب
فکثر خبطہ عاصل معنے یہ ہے کہ ابو حنیفہ نے بنایا مسایل کو پس زیادہ
ہوا خبط اون کا اور پھر غزالی نے کہا ہے کہ فاما ابو حنیفہ فقد قلب الشریعۃ
یعنے ابو حنیفہ نے اولٹ دیا شریعت کو اور پھر کہا ہے ان ہذا الا شقاوۃ
یعنے یہ شقاوت اوسکی تھے اور قاضی عضدی نے عضدیہ مین لکھا ہے
ان مذہب ابی حنیفۃ کفر کبیر یعنے مذہب ابو حنیفہ کا بڑا کفر ہے

مخالف مذہب کے جنازہ پر جاتے ہین اور بعد دفن میت کے وارثونکو
پرسا اور دلاسا دیتے ہین دل نہین مانتا کہ خبر اوسکے مرنے کے
سُنکے دوسرے کام مین مشغول ہون کیا غضب ہے اور کیسے وہ
مسلمان اور اصحاب اور یار حضرت رسول خدا کے تھے کہ اپنا سر
پرست اور محسن اور مولی اور پیشوا اور آقا دونون جہان کا تو دنیا
سے اوٹھ جائے اور وہ لوگ اوسکے غسل اور کفن اور دفن مین
شریک اور حاضر نہون پیغمبر خدا کے جسد پاک کو بے غسل اور تکفین
اور بے دفن چہوڑین مروت اور غیرت اور حمیت سے مونھ موڑین حکومت
اور ریاست کے بند و بست اور خوشی مین سقیفہ بنی ساعدہ مین جمع
ہوکے خلاف حکم خدا اور رسول کے جناب ابوبکر کو خلیفہ بنائین
ہاتھ بیعت کا اونکے ہاتھ پر رکھکے تالیان خوشی کی بجائین مبارکبادکا
شور مچائین احسان رسول خدا کو بھولائین عزا پرسے کا تو کیا ذکر ہے
اپنے پیغمبر کی بیٹی اور داماد کو ستائین غم دو ن پر پہاڑ مصیبت کے
گرائین اگر کوئی کہے کہ اس جہت سے شریک تجہیز و تکفین و تدفین
نہوے کہ انتظام خلافت کا تجہیز و تکفین وغیرہ سے عظیم تہا تو ذرا
سمجھنے اور غور کرنے کی بات ہے کہ اوسوقت بدعواے خلافت
کسی نے خروج نہین کیا تہا بفور وفات حضرت رسول خدا عرب
صحرائی کا مدینہ منورہ پر حملہ نہین آیا تہا قبر مین ایک مشت خاک
ڈالنے کے واسطے چند منٹ کا زمانہ درکار تہا سقیفہ بنی ساعدہ سے

اسیطرح مجدالدین فیروزآبادی نے ابوحنیفہ کو کافر لکہا ہے اور کتاب
منخول مین ہے کہ شافعی اور ابوحنیفہ فیمابین اپنے ایک دوسرے کی
تکفیر کرتے تھے اور شعبیر کہ علماے اہل سنت سے ہین کہتے تھے کہ
ایک کف خاک بہتر ہے ابوحنیفہ سے اور سفیان مالک اور عماد شافعی
کہتے تھے کہ پیدا نہین ہوا کوئی شخص اسلام مین شوم زیادہ ابوحنیفہ سے
اور امام شافعی کہتے تھے کہ ابوحنیفہ کی کتابون کو دیکہا مینے ایک سو
تیس ورق پر خلاف کتاب خدا اور رسول کے دیکہا مینے اور امام
مالک کہتے تھے کہ ضرر ابوحنیفہ کا زیادہ ہے امت پر فتنہ ابلیس سے
اور ابن مہدی کہتے تھے کہ فتنہ اسلام پر بعد دجال کے عظیم تر رائے
ابوحنیفہ سے نہوگا جب یہ اوصاف ہین امام اعظم یعنے بہت بڑے امام کا
اہل سنت کے تو اونکے چہوٹے اماموں کے حالات کے لکہنے کی
کچہہ ضرورت نہین ہے **فایدہ ششم** رئیس متکلمین اہل سنت محمد شہرستانی
نے کتاب ملل و نحل مین لکہا ہے کہ اصحاب ثلثہ نے تجہیز و تکفین حضرت
رسول کی نہ کی اور متوجہ امور دنیوی کے ہوے اور رغبت علی کو
فرصت جانکے لوگون سے بیعت لے اس مقام مین مولف کہتا ہے
اور خدمت مین ارباب انصاف اور امانی فہم سلیم کے عرض کرتا ہے
کہ ہمیشہ سے دستور ہے کہ لوگ بسبب مروت اور دوستی اور
برادری دنیا کے یا بسبب ہم قوم ہونے کے یا بخیال اپنے عزت
اور شان یا شخص میت کے عزت اور ریاست کے خیال سے

وقت تک درمیان حضرت رسول خدا تک دو ایک قوس کا فاصلہ نہ تھا
پہنچ قدم کی مسافت تھی ایک لحظہ کی فرصت پر نہ کوئی بلا تھی نہ آفت
تھی کیا کریں اون ہمدم مصاحبوں کے دلون سے مانا کہ چند قدم کے
تکلیف گوارا کر سکے اپنے آقا اور سرور کو مٹی ندے اپنے
نبی کی آخرے زیارت نہ کر سکے ہائے ہائے کیسی ولا اور محبت
اور اخلاص تہا اور اسکے واسطے کیسی ارادت اور عقیدت اور
اختصاص تہا الحمد للہ کہ یہ رسالہ عجالہ بتاریخ ولادت باسعادت
حضرت امیر المومنین سید الوصیین اسد اللہ الغالب علی ابن
ابی طالب یعنے تیرھوین رجب المرجب ۱۲۹۱ سنہ ایک ہزار دو سو
اکانوے ہجری کو ختم ہوا حقتعالی اسکو ذریعہ نجات اور باعث عفو
سیئات کا اس بندہ گنہگار کے کرے اور محشور کرے اس
عاصی کو زمرہ شیعیان اور صف علی ابن ابی طالب
مین اور یہ مختصر مشہور ہو عوام فرقہ ناجیہ اثنا
عشریہ مین اور دوستونکے لئے موجب کوشش تام
پیروی دوازدہ امام علیہم الصلوۃ والسلام
اور دوسرون کیواسطے موجب
استبصار اور راہنما ہو
والسلام علی من اتبع
الہدی فقط